SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, August, 3, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن اظلم ممن ذکر بایت ربه فاعرض عنها و نسی ما قدمت
یداه انا جعلنا علی قلوبهم اکنة ان یفقهوه و فی آذانهم وقرا
وان تدعهم الی الهدی فلن یهتدو اذ ا ابد O و ربک الغفور
ذو الرحمة لو یؤاخذهم بما کسبوا لعجل لهم العذاب ط بل لهم
موعد لن یجدوا من دونه موئلاO

(۵۹ - ۵۸:۱۸)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جس کو اس کے پروردگار کے کلام سے نصیحت کی جائے پس وہ اس سے منہ پھیر لے اور جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں (تکذیبِ حق اور انبیاء سے استہزاء کا جو ذخیرہ) آگے بھیج چکا ہے وہ بھی بھلا دے (کبھی بھولے سے بھی خیال نہ آئے کہ ان کی سزا بھی بھگتنا پڑے گی) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, August, 3, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن اظلم ممن ذکر بایت ربه فاعرض عنها و نسی ما قدمت
یداه انا جعلنا علی قلوبهم اکنة ان یفقهوه و فی آذانهم وقرا
وان تدعهم الی الهدی فلن یهتدو اذ ا ابد ○ و ربک الغفور
ذو الرحمة لو یؤاخذهم بما کسبوا لعجل لهم العذاب ط بل لهم
موعد لن یجدوا من دونه موئلا○

(۵۹ - ۵۸:۱۸)

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جس کو اس کے
پروردگار کے کلام سے نصیحت کی جائے پس وہ اس سے منہ پھیر لے اور
جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں (تکذیب حق اور انبیاء سے استہزاء کا جو ذخیرہ) آگے بھیج
چکا ہے وہ بھی بھلا دے (کبھی بھولے سے بھی خیال نہ آئے کہ ان کی
سزا بھی بھگتنا پڑے گی) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں

کہ اس (قرآن) کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے (نہ دل نصیحت پذیر ہوتا ہے نہ کان سماعت پذیر ہوتے ہیں) اور اگر آپ انہیں(راہ) ہدایت پر بلائیں تو وہ کبھی راہ پر نہ آئیں ۔ پھر بھی ان کی فوری گرفت نہیں ہوتی ۔ اس میں اللہ کی حکمت ہے یہاں بار بار موقع دیتا ہے یہ اس کی رحمت ہے جب وقت آ جائے گا کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے اور آپ کا پروردگار تو بڑا بخشنے والا(اور) رحمت والا ہے ۔ اگر وہ ان کے کئیے پر ان کو پکڑنے لگے تو فوراً ہی ان پر عذاب بھیج دے ۔ لیکن ان کے لئے (عذاب) کا ایک وقت مقرر ہے (جب وہ وقت آ جائے گا تو) وہ اس سے بچ کر پناہ کی جگہ نہ پائیں گے ۔ تاخیر عذاب سے لوگ سمجھتے ہیں کہ کچھ نہ ہو گا ۔ ایسا نہیں ہے اللہ کا جب بھی عذاب آیا ہے بستیاں کی بستیاں تباہ و برباد ہو گئی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ ۔ جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا ! آپ کی وساطت سے میں حکومت کے نوٹس میں ایک ضروری بات لانا چاہتا ہوں ۔ جناب چیئرمین مہمند ایجنسی سے تعلق رکھنے والے چند وفود کی کل بھی مجھ سے ملاقات ہوئی، آج بھی ہوئی اور وہ بہت زیادہ بے چین اور پریشان نظر آ رہے تھے ۔ کیوں کہ ان کے کہنے کے مطابق ایک تجویز حکومت کے زیر غور ہے کہ مہمند ایجنسی کے ایک علاقے کو غالباً پشاور ضلع میں یا چارسدہ میں حکومت ملانا چاہتی ہے اور وہ اس سلسلے میں بڑے بے چین ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ کوئی اچھا کام بھی ہو لیکن لوگوں سے پوچھ کر کرنا چاہئیے ۔ میرے خیال میں ان کا یہ خیال جو ہے جمہوری اصولوں کے مطابق ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس اخباروں کے تراشے بھی ہیں کہ انہوں نے باقاعدہ بیانات دیئے ہیں کہ ایسا کام نہ کیا جائے کہ کل پھر ہم اس کے متعلق کوئی مزاحمت کریں اور خدانخواستہ خون خرابے تک نوبت پہنچ جائے ۔ تو جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بات بالکل جائز ہے ۔ اگر حکومت ایف سی آر وہاں سے withdraw کرنا چاہتی ہے تو بے شک وہ پورے قبائلی علاقے سے کرے ۔ لیکن اس طرح patch work سے کام نہیں چلے گا ۔ تو یہ تجویز بڑی معقول ہے ان کی ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ کوئی respond کرنا چاہے گا ؟

because it is not really a point of order but if you want to respond.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I can give him full answer, we can discuss it later, but prima facie I can say that this area does not really constitute the Agency. It is well outside because the Agency starts from Yakaghund. This is virtually an FR Area lying between Shabqadar and Warsak and this has always been virtually a settled area, the settlement has been done, they pay land revenues and everything else. So for all purposes I think it would be only fair or proper that it should be merged with the district and they are enjoying all the facilities of the district. All the roads and everything in that area maintained by the district. So, therefore, I agree with them that they should have been consulted. It is only Tarakzai Tribe that is affected and I think that could be settled but I can give him full answer after I have consulted the Government.

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جناب راجہ ظفرالحق۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ جناب چیئرمین! پچھلے دنوں سابق وزیر اعظم پاکستان اورمسلم لیگ کے صدر نواز شریف صاحب ڈیرہ غازیخان اور راجن پور کے علاقے میں سیاسی جلسے کے لئے گئے تھے ۔ ان کے دورے کے بعدوہاں مقامی آبادی میں سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو گرفتار کر لیا گیا اور ان پر مختلف مقدمات بنائے گئے ۔ ان لوگوں میں سے اکثر کو عدالتوں نے ضمانت پر رہا کر دیا ہے ۔ لیکن طرح طرح کی انتقامی کارروائیوں سے تنگ آ کر ان میں سے کوئی ڈیڑھ سو کے قریب لوگ آج یہاں اسلام آباد آ رہے تھے اس لئے کہ پاکستان مسلم لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہونا تھا اور پارلیمنٹری پارٹی کا بھی۔ جب وہ گوجر خان کے قریب پہنچے تو ان میں سے سب کو ۱۵۴ آدمیوں کو وہاں اتار کر گرفتار کر لیا گیا اور وہ اس وقت بھی تھانے میں موجود ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر قانون کی حکمرانی ہو، اگر انسانی حقوق کا کوئی پاس ہو، شخصی آزادی کا کوئی پاس ہو تو اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہیں ہونا چاہئیے۔ میں اپیل کروں گا آپ کی وساطت سے وزیر داخلہ صاحب سے کہ وہ اس ناجائز کارروائی کا فوری نوٹس لیں اور انہیں کہیں کہ ان لوگوں کو جو بے گناہ ہیں انہیں رہا کیا جائے ۔

Mr. Chairman: Minister for Interior, you want to ...

Maj. Gen. (Retd)Naseerullah Khan Babar: Mr. Chairman, Sir, these people came in one bus and three coasters. We were not sure about their intention because we stopped them at Gujar Khan last night. There were two impressions - one was that they have come with regard to the concessions about Dhodak. So, this morning the Minister was away and I contacted the Secretary and I asked him to send a senior officer to inform them that all their grievances or requirements have been met. The only requirement they had about the rental which they wanted 75 and they had come down to 25. Even that had been agreed to . So I conveyed that to them. Then I was promptly informed that they want to come to Islamabad and pitch some tents and sit outside the Parliament. Now, you cannot have order through disorder. So, that is why I said, No. I am afraid I have not allowed them for that purpose and I asked the Punjab police in Rawalpindi and the Islamabad police not to allow them to come over here. Then the third thing that came up during that period was that their is a public meeting of Mr. Nawaz Sharif in Attock and they were going for that purpose. You cannot carry a mobile circus with you for public meetings, so, they were stopped. But there are methods of co..veying their grievances. It could have been tabled through a motion over here. It could have been brought to me personally, we would have definitely acted on it and we would have moved and removed the grievances. But disorder cannot result in order and that is why I had taken the action, both last night and this morning and since the Leader the of the Opposition so recommends I will have them freed just after when we have the first break. I will tell the police to release them and let them go back.

Mr. Chairman: Right. Thank you. Mr. Abdul Rehman, please. Haji Abdul Rehman sahib.

حاجی عبدالرحمن۔ ڈاکٹر ریحان صاحب نے ابھی جو موشن move کیا اس بارے میں یہ ہے کہ وہاں پر بہت نازک حالات ہیں۔ جیسے بابر صاحب نے فرمایا یہ وہاں تک نہیں یہ صبحان تک ہمارے جتنے بھی خرچے ہونے سٹرکیں سکول اور جتنے بھی دوسرے اخراجات ہیں وہ ایجنسی کے فنڈز سے ہوتے رہے اور جو بھی چیز آتی تھی صبحان کے مقام پر ایک چوکی ہوتی تھی انگریزوں کے زمانے میں وہاں پر اسلحہ جمع کیا جاتا تھا۔ اور اس کے بعد یہاں اس ایریا میں آتے تھے۔ اس علاقے میں تمام ترکزئی قبیلہ آباد ہے۔ تو یہاں انتہائی نازک حالات ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعد میں یہ کہیں جی جیسے باجوڑ میں ہوا قتل ہونے کے بعد اگر کوئی جرگہ ہوتا ہے تو اس سے پہلے اچھا ہے کہ ان کو اعتماد میں لے کر کوئی بات کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی انہوں نے فرمایا ہے ناں کہ وہ اعتماد میں لے کر بات کریں گے۔ انہوں نے فرمایا ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar. Sir, we talked with the Provincial Government. Sir, Khar is there, Afzal is there and there is Shafqat. They are in the settled Districts. We will talk to them. The Provincial Government will talk to them.

جناب چیئرمین ۔جی جناب پروفیسر خورشید صاحب آپ کچھ فرمائیں گے؟

پروفیسر خورشید احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں آپ کی اجازت سے اور آپ کے توسط سے حکومت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن حکومت کا ایک بڑا ہی اہم ادارہ ہے اور ملک کی جو ایکسپورٹ ہیں اور جو رائس کو جو مقام حاصل ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ ہو یہ رہا ہے۔ کہ اس سے پہلے بھی یہ چیز ہوئی تھی اور سینٹ کی کمیٹی نے اس کا نوٹس لیا تھا کہ bulk sale کے نام پر ایک scandal ہے گورنمنٹ کے نام کا اور وہ گورنمنٹ؟

جناب چیئرمین۔ اس پر آپ کا ایک ایڈجرنمنٹ موشن بھی آیا ہوا ہے؟

پروفیسر خورشید احمد۔ اس ایشو پر تو نہیں ہے وہ دوسرا ایشو ہے۔

جناب چیئرمین۔ رائس ایکسپورٹ کے بارے میں کچھ تھا۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ یہ تو تازہ ترین چیز ہے۔ کہ ٹینڈر کال کیا گیا ہم نے بھی دراصل یہ چیز منظور کی تھی اور حکومت نے یہ مانا تھا کہ چھوٹی چھوٹی گانٹھ سے بکنا چاہیے اور یہ جو

گورنمنٹ کا ٹینڈر ہے وہ غلط ہے بڑا اہم معاملہ یہ ہے کہ ۱۲ جولائی کو ٹینڈر کال کیے گئے تھے اور اس کے بعد آخری موقعے پر ختم کردیے گئے اور گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ ڈیل کیا جارہا ہے اور تقریباً half a million ton کا معاملہ ہے اور اخبارات کی اطلاعات یہ ہیں کہ اس کے اندر کمیشنوں کے چکر ہیں اور چونکہ سینٹ کمیٹی اس سے پہلے اس معاملے میں واضح recommendations دے چکی ہےاور گورنمنٹ نے منظور بھی کرلی ہیں اور جن پر عمل بھی ہورہا تھا ۔ Deviation جو ہیں یہ ایک بڑانازک معاملہ ہے میں چاہوں گا کہ گورنمنٹ اس معاملے کو seriously لے اور ایوان کو اعتماد میں لے اور جو departure وہ کررہی ہے agreed پالیسی پر وہ کیوں کیا جارہا ہے اور ایک بار پھر وہی گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ scandal جس میں Cameron اور ہنگری جو consumers نہیں ہیں دراصل ایجنٹس ہیں جو ان کمپنیوں کے نام پر کام کرتے ہیں اور ان سے معاملات طے کیے جاتے ہیں چونکہ فوری واقعہ ہےجو کہ ۱۲ جولائی کو ٹینڈر کینسل کردیے گئے اس لیے میں چاہوں گا کہ اس مسئلے کو لیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ میرا خیال ہےکہ اس پرآپ کا ایک موشن بھی آیا ہوا ہے وہ دیکھیں گے۔جی جناب اشتیاق اظہر صاحب ۔

سید اشتیاق اظہر ۔ میں آپ کی توجہ پاکستان ٹائمز کی آج کی اشاعت کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ

P.T. workers demand early payment of salary. Executive Committee of the Pakistan Times, Islamabad was held under the chairmanship of the Union President today. The Union, through a Resolution, demanded early payments of the salary for the month of July. It was also demanded that the CBA Union NPT papers be taken into confidence by deciding the fate of this paper.

جناب چیئرمین ۔ یہ صرف پاکستان ٹائمز کے ہیں یا APP کے ہیں ؛ پاکستان ٹائمز کے ملازم ہیں؛ Would you like to say something on it? ۔

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: As far as the employees of the Pakistan Times are concerned they were regularly being paid their salaries, but all these NPT papers have now been handed over to the Privatization Commission for privatization. I assure the Honourable Member that we will clear their salaries very

shortly. We have to borrow money from the Privatization Commission and we will pay them, but they have to be privatized, may be in the next months. Already that advertisement has appeared in the newspaper.

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question hour, No. 22 Ch. Muhammad Anwar Bhinder. Answer taken as read. No reply received.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Monetary affairs to who was to form these laws, so that is why it has not occurred. I am sorry, we have contacted the Law Ministry that they should do so. It has not been done. It is a pending question.

Mr. Chairman: So this is deferred. Next is Qazi Hussain Ahmed, No. 137, on his behalf, answer taken as read. No reply.

137. ***Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) whether it is a fact that interviews and test was held by the FPSC on 13-12-1993 for 26 posts of Inspectors in the F.I.A; if so, the number of persons selected by the FPSC indicating also their names and place of domicile; and

(b) the number of persons appointed in the F.I.A. in B-16 and B-17 during the period of person, regime indicating also their names, educational qualifications and place of domicile separately in each case?

پروفیسر خورشید احمد۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کیس ہے 13-12-1993 کا 26 posts آخر کیا وجہ ہے کہ یہ information اس وقت تک یہاں موجود نہیں ہے اور ساتھ ہی میں بھی عرض کردوں اگر آپ اگلا سوال دیکھیں وہ بھی اس سے related ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 99 appointments have been made in BPS-17 to 20 during this period. سوال یہ

ہے کہ اگر ۹۹ کی فہرست یہاں ان کے پاس موجود ہے تو پھر ان 26 appointments کے بارے میں جواب کیوں نہیں آیا؟

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Before we came into government, requisition had been given to the Public Service Commission. Then we came into government because of the High Court decision. A Cabinet decision was taken that those people, who had been removed by one sroke of pen, who had been employed by the situation and we realized that if we inducted these people we would have surplus staff on hand. So, therefore, we will do the requisition from the Public Service Commission which, I think, is the right of the Federal Government to do so. We will do the requisition in such time as we took stock of the situation, so that is the answer to this.

پروفیسر خورشید احمد۔جناب چیئرمین! کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن ایک دستوری ادارہ ہے، جو اس کا structure ہے اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ سروسز کسی ایک حکومت کے تابع نہ رہیں۔ بلاشبہ حکومت ملک کی executive power ہوتی ہے اور وہی سروسز کو استعمال کرتی ہے لیکن سروس کا appointment جو ہے وہ حکومتوں کا discretion نہ ہو بلکہ ایک ایسا ادارہ جو نیشنل ادارہ ہو، دستوری ادارہ ہو، وہ یہ کام انجام دے۔ جب پچھلی پبلک سروس کمیشن کو needs دی گئیں، interview ہوئے selection ہوئے، competent authority نے recommend کیا۔ اس سب کے بعد جو کاروائی انہوں نے کی ہے کیا یہ فی الحقیقت politicisation اور Civil Services and Government agencies کے مطابق لیں؟

Mr. Chairman: Minister for Interior.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, the point was that I explained, when this decision was taken without which there would have been disorder because then we would have got to go around and get administrative sanctions for additional posts of so and so. To avoid all that I had directed, infact

when we first came into government and decision was taken by the cabinet, I asked the FIA to freeze all appointments, all inductions and then when the requistion came to my view, then I asked them to also please withdraw the requistion because otherwise there will be a total confusion.

پروفیسر خورشید احمد۔ کیا وزیر داخلہ یہ بتا سکیں گے کہ اس معاملے کا وہ کب تک فیصلہ کر سکیں گے اور ہاؤس جو بتا سکیں گے کہ ان 24 selections کے بارے میں کیا ہوا؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ابھی صرف یہی ہے کہ

We have no vacancy. Now, we have only one vacancy for the NWFP. We have only one vacancy for the FATA and, I think, there are no other vacancies.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب فضل آغا صاحب ۔ آج کوشش کریں کہ کم سے کم supplementary ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ محترم وزیر داخلہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ کیا آیا یہ درست ہے کہ vacancies نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت placement bureau میں جنہوں نے appointment order جن لوگوں کو دینے تھے وہ کھپ نہیں سکے اور جب یہ دوبارہ اقتدار میں آئے ہیں تو ان لوگوں کو انہوں نے کھپا دیا ہے اس لئے vacancies نہیں ہیں ۔ کیا یہ درست ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی بابر صاحب ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No, the decision was that they had to produce three document: one was the letter by the Placement Bureau, the other was the proof that he had joined the service andthird was that he had been dismissed or removed from service by the following Government. These three documents were the pre-requisite for any re-appointment.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین کیا دسمبر کے بعد۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ سمجھ لیں جی ہاں 75 ہوئے ہیں ۔

That is why I froze this thing because we knew this figure when they came in , we would be surplus and that is why we call the requisition. There were 75 people appointed, they belong to all parties. Let us put it this way and they belong to all the provinces

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ مشتبہ ہے کہ They belong to all parties -

and I would like to have full information. I have the list of all appointees.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I will bring that to you and I will satisfy you.

Mr. Chairman: Q. No. 146, Fazal Agha Sahib.

146. ***Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister Incharge of the Esta blishment be pleased to state the total number of appointment m ade by the Federal Government and its attached departments since December, 1993?

Syed Iqbal Haider: Establishment Division process cases of appointment to posts in BS-17 and above on the recommendations of the FPSC for approval of the competent authority. Ninty-nine (99) in BS-17 to BS-20 appointments in the Ministries/attached Department have been approved by the competent authority since December 1993.

Appointments in BS-16 and below are made by the Ministers/Divisions/Departments etc. themselve without involving the Establishment Division. Therefore, no informationin respect of sch appointments is available with the Establishment Division.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سید محمد فضل آغا۔ اس میں گزارش میں نے یہ کی تھی کہ total appointments
جو وفاقی حکومت میں ہوئی ہیں وہ دسمبر 1973 سے لے کر اب تک تو انہوں نے بڑی خوبصورتی

سے یہ کہہ دیا کہ جی Establishment Division کی ذمہ داری تو صرف Grade 17 and above کی ہے اور باقی معلومات ہمارے پاس نہیں ہیں ۔ ہم نے تو حکومت سے سوال کیا تھا یہ حکومت کیذمہ داری ہے اگر Establishment Division کی نہیں تو جس Division سے یہ معلومات لیتے وہ ہاؤس کی Table پر place کرتے ۔ اس لئے کہ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ دسمبر 1993 سے لے کر آج تک جتنی بھی appointments جن جن گریڈ میں ہوئی ہیں ان کی ہمیں فہرستبتائی جائے ۔ انہوں نے کہا کہ جی 99 آفیسرز ہم نے گریڈ 17 and20 میں لگائے ہیں وہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن سے آئے ہیں یا کسی کے بھی ذریعہ آئے ہیں۔ ہماری ذمہ داری صرف یہی ہے Grade 16 and below کی ذمہ داری ہماری نہیں ہے ۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ پہلے دوسوالات کی حالت بھی آپ نے دیکھ لی ان کے جواب بھی ندارد والی بات کی اور اس سوال میں بھی یہی حال ہے کہ انہوں نے slip کرنے کی کوشش کی تب ایک بات ہم بار بار دہراتے رہیں گے کہ بتائیں جناب یہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین۔جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین اگر آپ سوال پڑھیں تو آپ کو احساس ہو گا کہ معزز رکن نے سوال ہی اس نوعیت کا کیا ہے جس کے اوپر ایک ریسرچ ہمیں کرنی پڑے اور ہماری یہ عادت ہے کہ ہم بالکل درست جواب دیں ۔ اور اگر ہمارے پاس معلومات نہ ہو تو ہم بجائے اس کے کہ غلط بیانی سے کام لیں ہم کہہ دیں کہ ہمارے پاس معلومات نہیں ہیں ۔ یہ ہماری دیانتداری اور Honesty کی حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے الٹا الزام دیتے ہیں۔ جناب یہ attached departments ہیں اب ہوسکتا ہے کہ attached department میں تو کارپوریشنز بھی آ جاتی ہیں۔ اب کارپوریشنز کے اپنے رولز ہیں ۔ اب وہ گریڈ ایک گریڈ دو گریڈ تین گریڈ چار کے lower ranking وہاں پر وہ لوگ خود بھرتی کرتے ہیں ۔ اب اگر وہ مجھے مجبور کریں گے کہ میں جھوٹ بولوں تو پھر میں ان کو بتا کر جھوٹ بولوں گا کہ بھئی یہ بات ہے ۔ اب آپ یا تو مجھے وقت دیں پھر میں سرکولر دوں تمام کارپوریشنز کو تمام بینکس کو تمام اداروں کو یا تو آپ اپنا سوال مختصر کریں تو میں جواب بھی مستند دوں گا۔ لیکن آپ اگر سوال اتنا طویل کریں گے تو پھر اس کے لئے ایک ریسرچ سیل بنانا پڑے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب فضل آغا صاحب۔

سیدمحمد فضل آغا۔ ایک تو گزارش یہ ہے کہ آپ وہاں تشریف رکھتے ہیں اور میں یہاں

پریس گیلری میں نہ ممبر میں سے کوئی بیٹھا ہے نہ چیئرمین بیٹھا ہے ۔ آدھے وقت تو اقبال حیدر صاحب جواب ہمیں دیتے ہوئے بجائے آپ کی طرف یا ہماری طرف دیکھنے کے پریس گیلری کی طرف دیکھتے رہتے ہیں ۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ میرا سوال تو بالکل سیدھا سادہ ہے جی میں نے پوچھا ہے صرف چھ سات مہینے کی بات پوچھی ہے کوئی لمبی چوڑی بات تو نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ وہ فرمارہے ہیں کہ بہت ساری وزارتیں ہیں ملحقہ ادارے ہیں ---

سید محمد فضل آغا۔ جناب یہ ہمارا کام تو نہیں ہے ---

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وقت دیا جائے تو وہ کرلیں گے ۔

سیدمحمد فضل آغا۔ یہ کہہ رہے ہیں تو ہم وقت دے دیتے ہیں کب لائیں گے جی جواب ۔تو پھر اس کا کیا ہوگا جی ۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جناب کتنا وقت اس کے لئے چاہیے۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین اس میں وقت تو کافی چاہیے کیونکہ وہ لوگ ایک خط کا جواب نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں ویسے بھی کل آخری دن ہے اگلے اجلاس میں جواب دے دیں۔

سید اقبال حیدر۔ آپ دوبارہ repeat کر دیں اگلے اجلاس میں جلدی آجائے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ میں اپنے محترم بھائی اقبال حیدر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب وہ یہاں ہمارے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور میاں صاحب کے ساتھی اس طرف بیٹھا کرتے تھے۔ اسوقت بھی حکومت کا جواب یہی ہوتا تھا کہ معلومات نہیں ہیں اور ہمیں وقت چاہیے۔ یہ تو بڑا اشتراک ہے ان دونوں میں کیا یہ نئی بات ہے کہ آج ہی آپ سچی بات کہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔جناب میں تواپنی پوری کوشش کرتا ہوں کہ ہم جو بھی یہاں پر بات کریں وہ سچ ہو ' اور سچ کے سوا کچھ نہ ہو--------

(اس موقع پر عصر کی نماز کے لئے اجلاس ملتوی کیا گیا۔)

[The House reassembled after Asar Prayers with Mr. Chairman

(Mr. Wasim Sajjad) in the Chair]

جناب چیئرمین - حافظ صاحب۔ جی کیا تھا فرمائیں -

حافظ حسین احمد ۔کتنے agents وہاں تھے already دس نئے appoint کئے ہیں۔

جناب چیئرمین - جی کون جواب دے گا؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, there are total 46 in the UK as of today.

جناب چیئرمین - اچھا جی تو یعنی ۱۰ یہ ہیں اور ۳۶ پہلے ہوں گے ناں۔ جی احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ - جناب میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ PIA نے Sales Agent رکھنے کے لئے کوئی معیار رکھا ہے criterion کوئی رکھا ہے ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جی ہاں - ان کی جو location ہے وہ صحیح ہونی چاہئے ان کے پاس دفتر ہونا چاہئے qualified لوگ ہونے چاہئیں اور اس کے علاوہ they must be financially sound۔

سید احسان شاہ۔ commission margin سر ان کو کتنی دی جاتی ہے ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ وہ according to the rules ہو گی

But in this question it was not asked, this has not been given in the answer.

سید احسان شاہ۔ اسی سے متعلق تھا میں نے اس لئے پوچھ لیا شاید آپ کے پاس اس کا جواب ہو۔

جناب چیئرمین - جی ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ مکران ڈویژن میں ۵۸ ملازمین ہیں ۱۹۸۸ء سے وہ ابھی تک daily wages کی بنیاد پر ہیں ان کو کب یہ مستقل کریں گے۔

جناب چیئرمین - یہ کس سے متعلق ہے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ PIA سے متعلق ہے جی۔

جناب چیئرمین ۔ PIA تو بہت بڑا ادارہ ہے ناں ۔ جی جناب راجہ ظفرالحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ ایک مہتا ہے کاکڑ ہے اور دو شرما ہیں یہ ہندوستانی ہیں یا پاکستانی ہندو ہیں کون ہیں؟

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: There cannot be any criteria because you have to go according to the local laws and that there is no discrimiantiion between the parties. It purely goes on merit and substance. But definitely Sharma cannot be a Pakistani, undoubtedly he must be Hindu.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Hindu, Indians or Pakistanis?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: I suppose they are Hindus.

پروفیسر خورشید احمد ۔ کیا برطانیہ میں کوئی ایسا قانون ہے کہ آپ ہندوؤں کو لازماً دیں ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر۔ وہ کہتے ہیں کہ discrimination نہیں ہو سکتی

Under the law if they apply and they have the requisite qualifications then you have to abide by law.

پروفیسر خورشید احمد ۔ ایسی غالباً کوئی چیز نہیں ہے PIA کے اپنے رولز ہیں discretionary powers ہیں اور انگلستان میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ آپ لازماً دوسروں کو دیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Then, I would request that this part of the question be deferred and pended becasue this would require definite clarification.

Prof. Khurshid Ahmed: Fair enough.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, will the honourable

Minister tell us that whether the performance of these people who are appointed 3Sales Agents, is there any criterion at all that after a certain period of time, is there a performance assessment carried out as to whether the Sales Agents are performing according to PIA's requirements?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: That is why in fact this was one of the basis on which this new recruitment was done because they were fed up with the previous 36 that they had and they kept bargaining all the time and that is why they infused fresh blood so that is to negate the effects of the others.

جناب چیئرمین ۔ شکریہ ۔ جی الیاس بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ یہ جتنے بھی ہیں یہ London میں specially appoint کئے گئے ہیں اور جیسے منسٹر صاحب نے خود فرمایا کہ already 36 وہاں تھے ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کیا ان کی خاص ضرورت تھی کہ ان میں یہ جو دوسرے ملک کے لوگ ہیں کیونکہ already 36 آپ نے فرمایا کہ UK میں ہیں تو اس میں definitely دس تو London میں ہوں گے۔ تو یہ چھ ' سات اور London میں دینے کی ضرورت تھی یا کوئی خاص پیار محبت تھا؛

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: London, actually, is the centre and there are only two places where the flights take off from; Manchester and London. So there must have been a shortage and that is why they took these people.

Mr. Chairman: Thank you. Next question No. 230 - Shujaat Hussain Sahib.

پروفیسر خورشید احمد ۔ ضمنی سوال جناب چیئرمین ۔

جناب چیئرمین ۔ بہت ہو گئے ہیں جی ۔ پھر وہ باقی پریشان ہو جاتے ہیں کہ جی ہمارے سوال رہ گئے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ وزیر صاحب یہ بتا دیں کہ PIA کی flights اس سے

قبلاً انگلستان میں خواہ مانچسٹر ہو یا ہیتھرو ہو پچھلے زمانے میں کم ہوئیں ہیں بڑھیں نہیں ہیں ۔ کام کم ہوا ہوا ہے اضافہ نہیں ہوا ہے ۔ کیا اس پر روشنی ڈال سکیں گے؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ لنڈن کی flights تو کم نہیں ہوئیں because there are only two flights that goes there - the British Airways and the PIA

پروفیسر خورشید احمد ۔ پہلے زیادہ جاتی تھیں اب صرف ۵ جا رہی ہیں آپ کی اطلاع کے لئے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: But they are bigger aircrafts now. So the number of seats are more in these bigger aircrafts.

پروفیسر خورشید احمد ۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے number of seats بھی کم ہیں اب۔

Mr. Chairman: We have had these Jumboes flying now for twenty years I think, so. Any how, No. 230 - Ch. Shujaat Hussain.

230. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Information and broadcasting be pleased to state: (a) the names, designations, grades and date of appointment of Pakistan Television employees who have been given promotions since October, 1993; and

(b) whether the seniority of these employees was taken into consideration while making these promotions.?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: (a) The requisite information is given at Annexure A.

(b) Yes, while making the promotion the seniority of the employees was taken into consideration and promotions were made strictly in accordance with rules.

Annexure-A

S. No.	Name	Designation	Group	Date of Appointment in PTV
	M/s.			
1.	Muhammad Nazir Chaudhry	Controller Revenue	9	01-02-1967
2.	Sarwar Abbas	Controller Revenue	9	22-04-1967
3.	Muhammad Afzal Malik	Dy. Controller Admin and Personnel-II.	8	30-11-1972
4.	Mudabbir Rizvi	Script Editor	8	25-11-1969
5.	Hatim Ali Cheema	Finance Manager	8	29-05-1969
6.	Syed Muhammad Ather	Dy. Controller Revenue	8	11-06-1986
7.	Muhammad Haleem	Sr. Accounts Officer	7	08-05-1969
8.	Muhammad Tariq Cheema	Personnal Officer	6	19-09-1973
9.	Syed Munir Hussain Shah	Accounts Officer	6	08-12-1975
10.	Naseer Ahmed	Accounts Officer	6	08-12-1975
11.	Muhammad Siddique	Admin. Officer	6	04-06-1968
12.	Abdus Saeed Qureshi	Admin. Officer	6	31-10-1968
13.	Muhammad Ashraf Ch.	Sr. Electrical Engineer	6	10-04-1972
14.	Fazal Ahmed Mirza	Asstt. Admin. Officer	5	20-05-1969
15.	Zahid Hussain	Asstt. Admin. Officer	5	01-07-1973
16.	Zafar Iqbal	Asstt. Admin. Officer	5	12-10-1972
17.	Muhammad Akram Malik	Asstt. Admin. Officer	5	11-11-1974
18.	Muhammad Hamid Shah	Asstt. Admin. Officer	5	11-11-1974
19.	Shamshad Ahmed	Asstt. Admin. Officer	5	27-08-1973
20.	Khalid Iqbal	Asstt. Admin. Officer	5	12-10-1972
21.	Muhammad Ishaque	Asstt. Admin. Officer	5	12-10-1976
22.	Manzoor Ahmed	Asstt. Admin. Officer	5	28-10-1974
23.	Sagheer Ahmed	Asstt. Admin. Officer	5	19-01-1971
24.	Abdul Hameed Durrani	Asstt. Admin. Officer	5	22-11-1947
25.	Abdul Qahar	Film Librarian	5	10-01-1987

S. No.	Name	Designation	Group	Date of Appointment in PTV
26.	Sajjad Rabbani	Film Librarian	5	25-04-1986
27.	Muhammad Pervaiz	Film Librarian	5	14-07-1988
28.	Intizar Khan	Secretary	5	01-05-1969
29.	Aftab Hussain	Secretary	5	24-01-1979
30.	Mrs. Robina Sakhi	Secretary	5	08-10-1980
31.	Muhammad Yasin	Secretary	5	04-11-1981
32.	Sultan-ul-Arfeen	Secretary	5	22-03-1983
33.	Qamar-ul-Hasan	Secretary	5	22-01-1981
34.	Muhammad Shafique-II	Secretary	5	24-04-1983
35.	Sarfraz Mughal	Secretary	5	20-11-1979
36.	Muhammad Akhtar	Secretary	5	24-05-1980
37.	Abrar-ul-Haq	Sr. News Monitor	5	04-09-1984
38.	Syed Matloob Hussain Rizvi	Producer	5	12-11-1990
39.	Zahoor Ahmed Shah	Producer	5	17-10-1989
40.	Ejaz Ahmed Niazi	Producer	5	09-10-1989
41.	Sharafat Ali Naqvi	Producer	5	09-10-1989
42.	Slaiman Saeed	Producer	5	10-10-1989
43.	Nawab Ghulam Mehdi Leghari	Producer	5	25-04-1990
44.	Mahmood Ahmed	Planning Officer	5	07-07-1967
45.	Rab Nawaz Malik	Transmission Supervisor	5	12-04-1980
46.	Muhammad Siddique	Electrical Engineer	5	01-03-1973
47.	Abdul Rashid	Electrical Engineer	5	16-01-1974
48.	Salahuddin	Electrical Engineer	5	26-11-1974
49.	Muhammad Ramzan Tahir	Accountant	5	01-08-1967
50.	Azhar Ghalib	Accountant	5	03-04-1976
51.	Muhammad Asif Chaudhry	Accountant	5	21-02-1981
52.	Mushtaq Ahmed	Store Officer	5	29-01-1974
53.	Ghulam Nabi Ejaz	Properties Wardrobe Officer	5	16-12-1970
54.	Manzoor Hussain	Properties Wardrobe Officer	5	01-09-1965
55.	Muhammad Khalid Saeed	Properties Wardrobe Officer	5	11-12-1968
56.	Maqsood Anwar	Properties Wardrobe Officer	5	01-12-1967
57.	Abdul Rashid	Properties Wardrobe Officer	5	01-04-1965
58.	Muhammad Saeed Mughal	Properties Wardrobe Officer	5	20-03-1965
59.	Shamim Ahmed	Properties Wardrobe Officer	5	02-09-1967
60.	Muhammad Riaz	Properties Wardrobe Officer	5	01-09-1968
61.	Ghulam Rasool	Admin. Assistant	4	19-08-1976
62.	Afzal Bhatti	Admin. Assistant	4	28-11-1975
63.	Haroon Rashid	Admin. Assistant	4	08-11-1967
64.	Muhammad Iqbal	Admin. Assistant	4	17-01-1974
65.	Shaukat Ali	Admin. Assistant	4	08-08-1975
66.	Binyamin Tariq	Admin. Assistant	4	01-03-1973
67.	Ghulam Nabi Azad	Admin. Assistant	4	26-10-1974
68.	Fida Hussain	Admin. Assistant	4	17-01-1975
69.	Nisar Afridi	Admin. Assistant	4	02-10-1975
70.	Miss Shaheen Begum	Admin. Assistant	4	08-02-1977
71.	Muhammad Akram	Admin. Assistant	4	15-08-1975
72.	Muhammad Shafique	Admin. Assistant	4	16-08-1975
73.	Muhammad Arif Hussain	Admin. Assistant	4	23-08-1975

S. No.	Name	Designation	Group	*Date of Appointment in PTV
74.	Zulfiqar Ali	Admin. Assistant	4	11-02-1976
75.	Muhammad Asif Raja	Admin. Assistant	4	15-08-1975
76.	Ather Hussain	Admin. Assistant	4	23-12-1975
77.	Zafar Iqbal Butt	Admin. Assistant	4	09-03-1976
78.	Muhammad Amin Khan	Admin. Assistant	4	28-04-1976
79.	Nasir Mehmood	Admin. Assistant	4	01-09-1976
80.	Muhammad Asghar	Admin. Assistant	4	01-09-1976
81.	Tahir Ejaz	Admin. Assistant	4	01-09-1976
82.	Muhammad Shoab	Admin. Assistant	4	01-09-1976
83.	Shamim Ahmed	Admin. Assistant	4	03-10-1974
84.	Habib-ur-Rehman	Admin. Assistant	4	22-10-1974
85.	Saleem Khan	Admin. Assistant	4	28-01-1975
86.	Shujjat Hussain	Admin. Assistant	4	14-07-1972
87.	Abdul Wajid	Admin. Assistant	4	01-12-1975
88.	Muhammad Mushraf	Admin. Assistant	4	01-10-1976
89.	Muhammad Farooq	Admin. Assistant	4	01-10-1976
90.	S. Sibte Hasan	Sr. A C Mechanic	4	23-02-1980
91.	Habib Gul	Sr. Record Keeper	4	05-12-1970
92.	Hafeez-ur-Rehman	Sr. Record Keeper	4	12-10-1989
93.	M. Ijaz Khan	Properties Assistant	4	01-09-1975
94.	Suhail Iqbal Ahmed Shamsi	Sr. Record Keeper	4	22-07-1976
95.	Mubarik Ali	Sr. Record Keeper	4	08-04-1975
96.	Asad Javed Butt	Sr. Record Keeper	4	17-06-1974
97.	Tariq Pervez Shami	Sr. Record Keeper	4	15-08-1975
98.	Wali Muhammad	Properties Assistant	4	17-07-1979
99.	Saeed Ahmed	Sr. Record Keeper	4	17-07-1979
100.	Shabbir Hussain Shah	Sr. Record Keeper	4	25-11-1974
101.	Ahmad Islam	Sr. Record Keeper	4	18-02-1976
102.	Shamshad Ahmed	Sr. Record Keeper	4	24-09-1975
103.	Nazir Ahmed	Sr. Record Keeper	4	17-11-1975
104.	Muhammad Amjad	Wardrobe Assistant	4	15-11-1975
105.	Muhammad Rafique	Sr. Record Keeper	4	18-11-1975
106.	Nasreen Akhtar	Stenotypist	3	02-10-1986
107.	Shakeel Hussain	Stenotypist	3	27-11-1990
108.	Shahbaz Mehmood	Stenotypist	3	02-09-1990

Mr. Chairman: Any supplementary.

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ سوال یہ کہ کیا ان کی کوئی DPCs ہوئی تھیں۔ Departmental Promotion Committee ۔ یا on the basis of record یہ پروموشنز ہو گئی تھیں؟

جناب چیئرمین ۔ جی خالد کھرل صاحب۔

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ جناب چیئرمین میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام پروموشنز جتنی ہوئی ہیں یہ تمام قانون اور قاعدے کے مطابق ہوئی ہیں۔ اگر ان کی نظر میں کوئی غلطی ہے تو وہ point out کریں ہم اس کا floor of the House پر نہ صرف جواب دیں گے بلکہ اس کو rectify بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین ۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ کیا یہ Departmental Promotion Committee نے examine کئے تھے کہ نہیں کئے تھے؟

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ جی definitely جو قاعدہ قانون ہے اگر کوئی ایسی بات ہے۔ کچھ ترقی جناب والا ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں Departmental Promotion Committee کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ ایک چپڑاسی کو میں نے promote کرا دیا تو اس کے لئے اس کمیٹی کی کیا ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں Televison Corporation میں DPC ہوتی ہیں ویسے؟

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ نہیں ہوتی سر۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ نہیں ہوتی سر There is no committee

Mr. Chairman: I don't know but.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, then let him say categorically that there is no committee.

Mr. Chairman: No. No. I don't know,

مطلب ہے کارپوریشنز کا علیحدہ ہوتا ہے ناں ۔ any how

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: Mr. Chairamn, there is a level, at the level of the Directors, there is a Departmental Promotion Committee. Below that there is no Departmental Promotion Committee.

ہر کارپوریشن کے اپنے قاعدے قانون ہیں ۔ میں نے سوال کا جواب بڑا صحیح دیا ہے۔ میں اس پہ insist کر رہا ہوں کہ میں نے یہ کہا ہے ۔ قاعدہ قانون کے مطابق ترقی ہوتی ہے ۔ اگر DPC کی ضرورت ہے تو DPC ہو گی اگر نہیں ہے تو نہیں ہو گی ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ ۲۲ پوسٹوں تک ساری executive posts ہیں DPC ان کی ہونی must ہے ۔ ایک سے لیکر ۲۲ تک کی پوسٹیں ، ساری کی ساری executive posts ہیں یہ صرف seniority اور record of service کی بنیاد پہ پروموشن نہیں ہوتی ۔ Departmental Promotion Committee ہر محکمے میں ہر کارپوریشن میں ہوتی ہے ۔

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ سر اگر وہ چاہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ پھر یہ لمبی بات ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین ۔ پروموشن والی بات پڑھ دیں ناں جہاں پہ یہ پروموشن کا ذکر آیا ہے ۔ کچھ لکھا ہو گا۔

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: In Pakistan Television, serving employees are promoted to higher posts in their channel of promotion according to availability of vacancies. Promotions from Group I to Group VI are made on the basis of seniority-cum-fitness. According to PTV service rules, seniority is ascertained from the seniority list maintained by the Corporation and fitness is determined on the basis of Annual Confidential Reports of each eligible employee, covering of preceeding three years. An employee, earning two above average reports in the last three years performance appraisal is considered fit for promotion.

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی۔ تو وہ جو بھی ہے جی اس criterion میں آتا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ ٹھیک ہے صاحب میں تو پوچھ یہ رہا ہوں کہ Departmental Promotion Committee exist کرتی ہے کہ نہیں کرتی ۔ یا یہ صرف ایک فرد واحد کو فیصلہ کرنا ہے کہ اس کو پروموٹ کرنا ہے' اس کو نہیں کرنا؟

Mr. Chairman: Any clarification on this, Kharal Sahib.

کہ ہے کوئی ایسی کمیٹی؟

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ میری submission پھر یہ ہے کہ یہاں پر Public Corporations میں' جس میں PTV بھی اس کا حصہ ہے' Managing Director iscompetent to promote people and not the DPC۔ ڈی پی سی ہوتی ہے سرکاری محکموں میں۔

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Mr. Chairman, the Minister is not giving a correct statement and I challenge that.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, I challenge it.

جناب چیئرمین ۔ راجہ صاحب آپ بھی Minister for Inforamation رہے ہیں may be you know کہ Television Corporation میں Departmental Promotion Committee ہوتی ہے؟

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ صاحب کہاں نہیں ہوتی ہے مجھے بتا دیں؛ کس رول میں نہیں ہوتی؛

راجہ محمد ظفر الحق۔ ہر ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہے سر ۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا جی۔ جی سعید قادر صاحب۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Sir, the Minsiter has stated while reading out the reply that from Group I to VI they have the DPC but what about the Groups beyond VI and here, there are eight, nine Groups indicated. So what is the policy of promotions beyond group VI. Serial No. 1, 2, and 9. Serial No. 3 upto 6 or 8 and then so on.

جناب چیئرمین ۔ تو آپ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ ۶ سے اوپر کیا طریقہ کار ہے؟

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Exactly Sir. I must challenge his statement.

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: Sir, as I stated earlier that from the post of Directors upward.

Mr. Chairman: Which is, what grade?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: Which is, let us say 20 grade and above.

جناب چیئرمین ۔ یہاں تو اور لکھا ہوا ہے ناں ۔

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ نہیں جی اس کا سسٹم اور ہے ۔ ان کا گروپس کا سسٹم ہے but equivalent in the Government PBS scales کی میں بات کر رہا ہوں ۔ اس کیلئے Departmental Promotion Committee ہوتی ہے لیکن نیچے والے میں Departmental Promotion Committee نہیں ہوتی ہے اور Managing Director competent ہے ان کو promote کرنے کا۔ یہ میں نے in accordance with rules پڑھ دیا ہے اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو مجھے بتائیں تا کہ اس کو correct کریں ہم ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ ایک سے لیکر ۲۲ تک ۔ یہ میرا categorical سوال ہے کہ رولز میں ایک سے لیکر ۱۴ تک کی جو پوسٹس ہیں ان کے لئے Departmental Promotion Committee ہوتی ہیں یا ایک فرد واحد فیصلہ کرتا ہے کہ کس کو پروموٹ کرنا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ کیوں جناب ہے کچھ انفارمیشن ؟

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ پہلے بھی میں نے عرض کی ہے کہ یہاں پر کوئی محکمہ نہیں ہے۔

Departmental Promotion Committee presupposes the existence of a Department, it is not a Department. It is the Pakistan Television Corporation.

ٹیلیویژن کارپوریشن کا اپنے

Deputy Managing Director who deals with the administartion and the Managing Director they sit down together and decide the cases of promotions.

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, let him say 'No', I will sit down.

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے وہ یہی کہہ رہے ہیں ناں -

He is saying 'No', the MD decides, this is what he is saying.

جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - شکریہ - میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ Pakistan Television Corporation ایک بہت بڑا قومی ادارہ ہے کیا اس کے تقرری اور پروموشن میں صوبوں کے جو کوٹے مقرر ہیں اس کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں رکھا جاتا؟

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: Mr. Cahriaman, Sir, certainly at the time of recruitment the provincial quota is strictly adhered to, in point of fact, the learned Member from Balochistan will be pleased to know, already Television is the only Corporation where we have gone over and above the required quota of Balochistan and the recruitment for Balochistan is more for obvious reasons because there are more televison relay stations.

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے - جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد - کیا وزیر محترم آئٹم نمبر ۲۴ پر نگاہ ڈالیں گے جس میں عبدالحمید درانی صاحب کی appointment کی تاریخ جو ہے وہ 22/11/1947 دی گئی۔ اگر یہ typing کی غلطی نہیں ہے تو کیا اس پر روشنی ڈال سکیں گے کہ ایسے جواں سال آپ کے پاس کون سے آفیسر ہیں کہ جن کا appointment ہوا تھا اور وہ ابھی تک ان کو پروموشن کی ضرورت ہے۔

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: Mr. Chairman, I am sure this is a typing error because there was no Televisiion Station in 1947. I am sorry, Sir.

پروفیسر خورشید احمد - آپ کے پاس تو ریکارڈ ہونا چاہئیے ناں -

جناب خالد احمد خان کھرل - جناب چیئرمین میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کو اس کا ریکارڈ بھیج دوں گا 1947 definitely نہیں ہو سکتی۔

Mr. Chairman: O.K. Next question. No. 231 - Shujaat Hussain Sahib.

231. *Ch. Shujaat Hussain: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that three submarines are being purchased for the Pakistan Navy; If so, the names of countries with which negotiations are in progress; and

(b) whether any third party is also involved in the negotiations?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) Yes, Negotiations are in progress with the following countries:-

(i) France

(ii) Sweden

(iii) China

(iv) UK

(b) No third pary is involved in the negotiations.

Syed Ehsan Shah: On his behalf.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, the answer is " 'yes', negotiations are in progress with the following countries". What are the budgetory stage of the negotiations?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We want the best at the cheapest price so resultantly that since 1988 we have been negotiating with these four countries. Initially, three and now UK has also come into it this year. So, we want the best equipment at the cheapest price and we first

negotiated with Sweden, with France. Equipment-wise they are the best, prices are high. Chinese, the prices were low but the equipment is not upto the mark with the result that the United Kingdom has also come into it and the last negotiations was with them in April. So far they have not been finalized.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: We are being told that there are kickbacks involved in this negotiation.

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: I think I would like to prove it because I am not aware of any kickbacks, we are having no third party in it.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Because you are not the relevant Minister.

جناب چیئرمین ۔ بہر حال جو وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission is Sir, he cannot challenge me because he is not the relevant Minister.

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے وہ آج ہیں نہیں ناں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Then defer it, Sir.

جناب چیئرمین ۔ نہیں دیکھیں ناں ان کا جواب تو یہ ہے کہ جی 'No'

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ سر سوال کو ڈیفر کر دیں ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر۔ نہیں جی Why ؟

جناب چیئرمین ۔ سعید قادر صاحب

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: He says I shall prove it.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes.

جناب چیئرمین ۔ وہ کہہ رہے ہیں ناں 'No' ۔

جناب آفتاب احمد شیخ - 'No' تو آپ ڈال رہے ہیں منہ میں سر۔

جناب چیئرمین - بہر حال - جی سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - یہ جو switch over ہے یہ جناب بڑا سست ہے۔

They take a lot of time to switch over on the mike. They should be told to hurry up.

My supplementary is that according to the paper initially only three countries made the bids the first three named countries. The fourth country was inducted much later. In fact, there are protests about the fourth country being inducted. So if the Minister's statement was that for the last many years, these negotiations have been going on because he mentioned 1988, why was it a problem that the fourth country could not have submitted the tenders in time and it is widely circulated to all those countries which manufacture them or are in a position to supply submarines. How come that this was not at that time thought of that the United Kingdom is also one of those countries which could offer and why could not we make an approach to them through our own diplomatic and other channels that if you are interested you can make a bid in good time? Suddenly United Kingdom offers something which was on the shelf. We are not buying submarines of the shelf, so the answer has not been given as to how came the fourth country, was inducted without proper procedure being adopted.

Mr. Chairman: Yes, Minister Sahib.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I made a submission. I think that we were negotiating with three countries. We considered the prices and relative performance of the submarines themselves. Possibly, the matter would have been finalised in about March-April because the cost effectiveness the French then the other factor that we had to take into account was also that in war the country from whom we purchase the submarines

whether they would provide us spares and other equipments or not. Now Sweden generally does not do that. So, that was one of the factors. We also then thought of France because they have been helping us whether in peace or war. Third was the Chinese are very good friends but their equipment was not up to the mark. So, these things were going on as I said an unsolicited offer came from the U.K. Now if we had not accepted that and not delayed by a few months, few only means that few months delay. Personally, I may not be convinced about the class of equipment that they are offering. Sir, the fact is that study had to be made and that is why the study is being made.

جناب چیئرمین-جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب چیئرمین ! جو معلومات اس سلسلے میں پاکستان کے اخبارات کے اندر آچکی ہیں ۔ اور کئی naval experts نے لکھا ہے ۔ اس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ برطانیہ سے جو سب میرین آرہی ہیں وہ ہماری ضرورت کے لئے بالکل نامناسب ہیں۔ کیا میں یہ سوال وزیر داخلہ سے یا وزیر دفاع سےکر سکتا ہوں کہ یہ پاکستان کے دفاع کا ایک نازک مسئلہ ہے اور ماضی میں بھی اس معاملےمیں ایسی چیزیں لی گئی ہیں کہ جس پر پیسہ خرچ ہوا ہے اورہمارے لئے مفید نہیں تھیں ۔ تو اس معاملے کو ڈیفنس کمیٹی کے سامنے لایا جائے ۔ اور تمام چیزوں کی چھان پھٹک کی جائے اور تمام چیزوں کو examine کیا جائے ۔ تاکہ kick backs بھی اور غلط چیزوں کو لے لینا جو ہے اس کا تدارک کیا جائے ؟

جناب چیئرمین-جی جناب جنرل صاحب ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I think one country I can talk about that the kickbacks forbidden the Sweden because they make it publicly. So, there can be no kickbacks and then the parices have to be related and when if a decision is taken it will become public and then we can go into it at that point of time whether any kickbacks have been involved or not.

جناب چیئرمین۔زاہد اختر صاحب ۔

جناب زاہد اختر ۔میں جناب وزیر صاحب سے یہ سوال کروں گا کہ اس کے لئے جب ہم نے اتنی countries سے negotiations کی ہیں۔ تو اس کے لئے ٹینڈرز کیوں نہیں call کئے گئے؟

جناب چیئرمین۔جی کس کے ٹینڈرز جی ؟

جناب زاہد اختر ۔انہی Submarines کے لئے ۔

جناب چیئرمین۔ جی ٹینڈرز کئے گئے ہوں گے ناں ۔ جی جنرل صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: This must have been happened in 1988-89 but the point is that for military equipment at this price actually you have to go for the best and see the technical aspects and compare the prices also.

جناب چیئرمین۔جی جناب الیاس بلور صاحب ۔

جناب الیاس احمد بلور۔جناب، کیا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جیسے اخبارات میں آرہا ہے کہ جو سب میرینز ہیں وہ برطانیہ سے ہی خریدی جارہی ہیں۔ The Government is very much inclined towards Britain. کیا اس میں کوئی خاص وجہ ہے کیا اس میں کوئی kick backs زیادہ ہیں یا کیا چکر ہے ؟

جناب چیئرمین۔ کیا زیادہ ہے ؟

جناب الیاس احمد بلور ۔ یہ kick backs جی ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The point is that no final decision has yet been taken. When it becomes public then we can go into, it as a public matter, discuss it in the House, outside and I think that would be the appropriate time to discuss these things whether it was because of the kickbacks or technical aspects.

جناب چیئرمین۔ جی سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔فاضل وزیر صاحب نے پروفیسر خورشید صاحب کے اس سوال کا جواب نہیں دیا ۔ کہ آیا وہ فیصلہ کرنے سے پہلے سینٹ کی جو ڈیفنس کمیٹی ہے اس کو consult کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerulllah Khan Babar: They will go to the DCC.

Mr. Sartaj Aziz: No, Defence Committee.

Mr. Chairman: They are saying

کہ ہماری سینٹ کی جو ڈیفنس کمیٹی ہے ----

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Then there will be no end to issues because everything, in fact, has to go to the Senate Committee and the National Assembly would demand that that should go to their committee. I am sorry.

(Interruption)

جناب چیئرمین۔ سیداحسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ ۔جناب یہ بتائیں کہ تین آبدوزوں کی قیمت کتنی ہے کہ اتنے سارے ممبران کہہ رہے ہیں تو ان کی قیمت کتنی ہے ؛

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: One billion dollars.

سید احسان شاہ ۔ kick backs تو اس میں ہوگا جی ؛

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Why must you think of kickbacks only for God sake.

(Interruption)

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: If I respond to them about this Type-21 which they bought. In fact I do not want to bring all

that dirt out.

Mr. Chairman: Next question 232, Prof. Khurshid Ahmed.

232. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Defence be pleased to refer to Senate Starred Question No. 61 replied on 24th May, 1994 and state:

(a) unlike the civil hospitals run by the government, why parents of civilians working in the Armed Forces have been excluded for out-door treatment in the military hospitals;

(b) why the families of in-service civilians working in the Armed Forces have been disallowed facilities of in-door treatment in the military hospitals, though these civilians are paid from the defence estimates; and

(c) why the retired civilians and their families have been disallowed out-door in-door treatment facilities in the military hospital?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) parents of civilians working in the Armed Forces are not included in the definition of "Families" for the purpose of medical treatment Military Hospitals.

(b) The medical entitlement of the families of civilian employees is gover.ned by Regulations for Medical Services of Armed Force Volume-I (Rules) 1978. These rules provide only out-door medical treatment to the families of the civilian employees.

(c) The retired civilian employees aned their families are not included in the categories of retired personnel declarred for treatment in the Military Hospitals. Even the families of retired Armed Forces JCOs/OR are not entitled in the Military Hospitals.

Mr. Chairman: Supplementary question?

پروفیسر خورشید احمد۔ ضمنی سوال جی ۔ جناب چیئرمین! یہ بڑا ہی ایک انسانی اور

اسلامی مسئلہ ہے ۔ صورتحال یہ ہے کہ ڈیفنس کے تحت چلنے والے ہسپتالوں میں جو ڈیفنس سروسز کے سول ایمپلائیز ہیں ان کے والدین کا علاج نہیں ہو سکتا ہے۔ indoor treatment نہیں ہو سکتا ہے اور ان سب کا یہ جواب دے دیا جاتا ہے کہ according to rules اگر یہ رولز صحیح ہیں تو یہ رولز دراصل اسلام کے خلاف ہیں ۔ انسانیت کے خلاف ہیں ۔ انسانی حقوق کے خلاف ہیں ۔ آپ ایک شخص سے پوری عمر کام لیتے ہیں ۔ اور اس کے باپ اور ماں کو آپ اس کی فیملی کا ممبر ماننے کو تیار نہیں ہیں ؛ اس کا آپ علاج کرنے کو تیار نہیں ہیں ؛ اس سے آپ پیسہ مانگتے ہیں ۔ یہ کیسی صورتحال ہے ؛

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب ۔

Mr. Chairman: Minister of Interior.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The facilities available to the Army are not sufficient to cope with the rising numbers. The hospitals are virtually the same that they were before partition. The Armed forces have been increased in numbers. Then there has been a systematic policy that the people who belong to the armed forces, in uniform, and the people paid out of the defence estimates and that is what is virtually continuing in one case for the retired people. We pay the civil hospitals after all so that they can be looked after.

پروفیسر خورشید احمد ۔ یعنی آپ کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں بیرون ملک بھیجنے کے لئے لوگوں کو ، ان کے علاج کے لئے ، وہ بھی انسان ہیں آپ وہاں سے کم کیجئے لیکن جہاں پیسہ بڑھائیے ۔ پھر میرا سوال ہے کہ کیا وجہ ہے کہ فیڈرل سروس میڈیکل اٹنڈنس رولز ۱۹۹۰ جس کے اندر اس کا تدارک کیا گیا تھا کہ سب کو مساوی ملنا چاہئیے وہ apply نہیں کئے گئے ۔ armed servicesمیں وہاں کے سول emplyees کیا وجہ ہے ، اسلئے کہ اس کے اندر definition جو ہے فیڈرل گورنمنٹ سرونٹ کی یہ ہے کہ وہ serving and retired اور ان کے فیملی ممبر including their parents are entitled to treatment لیکن یہ رولز جو ہیں یہ apply نہیں کئے گئے ہیں اور چند ہزار چند لاکھ روپے کی خاطر ، یہ نہیں اور آپ نے دو کروڑ روپیہ خرچ کر دیا صدر کے ایک visitکے اوپر ، آپ کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں آسمبلی کے ممبروں کے اوپر تو سوال یہ ہے کہ یہ افراد جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں قوم کی خاطر ان کے والدین علاج کے لئے حقدار

نہیں ہیں کہ ان کا علاج ہم جہاں پر کریں۔ اگر آپ کو خصوصی گرانٹ چاہیے تو بڑھائیے اس پیسے کو آپ۔

Mr. Chairman: Minister of Interior.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: That is why, it has always been a division in the Cantonment, that has always a military hospital and there has been Cantonment General Hospital and that looks after the patients. Secondly, the Notification that he talks about of 1990 has been cancelled in 1993.

Mr. Chairman: Mr. Aftab Shaikh:

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Whether this privilege of facility of use of the Military Hospitals is available to Senators and MNA or not?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: As non-entitled patients, as a cagtegory of civilian non-entitled partients, they can go there, but then they will have to pay for their expenses.

Mr. Chairman: Next is the number 233. Dr. Rehan Sahib. Answer taken as read. Supplementary question.

233. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the steps taken by the Government to prohibit the use of peresure horns in the country?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Under Article 154(2) Chapter VI of Motor Vehicles Rules 1969 the use of pressure horns is strictly prohibited in the country. The article reads as under:-

> "No motor vehicle shall be fited with any multitioned horn giving a succession of different note or with any other sound producing device giving an unduly harsh, shril, loud or alarming noise."

The Provincial Government continue making efforts to control violation of law. The efforts of the Provincial Governments have resulted in challan of 3132 vechiles in NWFP and 47 vehicles in Balochistan during the period from January to June, 1994. The replies from Sindh and Punjab are awaited.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میرے محترم بابر صاحب نے بڑا اچھا فرمایا ہے کہ یہ Motor Vehicle کے ایکٹ کا بھی حوالے دیاہے کہ اس کے مطابق Pressure Horn جو بجاتے ہیں ۔ جو گاڑیوں میں فٹ ہوتے ہیں 'اس کاایکشن لیا جا رہا ہے لیکن ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جنھوں نے کہا ہے کہ the Provincial Government were continuously making effort to control violation of law تو Cantonments جو ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ کے under آتی ہیں اور خصوصاً میں ان سے personally اس بارےمیں درخواست کروں گا کہ وہ نوشہرہ کینٹ جو کہ ان کی اپنی constituency ہے مہربانی کر کے کسی دن ایک گھنٹے کے لئے وقت نکالیں ۔ کھوبرہ چوک' یہاں پر نوے فیصدلوگ جو ہیں آس پاس کے بہرے ہوگئے ہیں ان کو Blood Pressure ہو گیا ہے اور وہ ہر وقت بات بات پر چڑتے ہیں چڑ چڑے ہو گئے ہیں ۔ جناب اگر آپ اس سلسلے میں جناب' اور یہ ایک ٹیسٹ ہو گا جناب اور اس طریقے سے پورا پاکستان اس عذاب میں مبتلا ہے ۔شور 'ایک ہمارے environmental pollution کہ جی بڑا عذاب ہے ۔تومیں اس طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔

Mr. Chairman: Minister of Interior.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I fully agree with the Senator and particularly the area of Nowshera which he talks about. But there are also law enforcing agencies of Police. They are apprehended, pay a gratification of five or ten rupees. They pass and get away from there, but there is, no doubt, we will try and force it with more severity.

Mr. Chairman: Raja Muhammad Zafar-ul-Haq.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: I was coming to the House this

evening and there were two buses ahead of me. Sir, honestly we could not see beyond even three or four feet. There was so much of smoke being emitted by two buses I think the ....

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I totally agree with him and there are buses that you think. Possibly, an army exercise is going on and a smoke- screen being thrown around the road. I fully agree and I think, we will pass instructions and I was also going to Peshawar observing so in the Taxila area, so undoubtey I think we should take strict measures.

جناب چیئرمین - یہ واقعی ہے especially, in the hilly areas, really here is more rare وہاں پر زیادہ تنگ کرتے ہیں یہ' جی جناب۔ جی گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی - جناب والا ' میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا گورنمنٹ کے ہاں یہ مسئلہ زیر غور ہے کہ جتنے بھی آٹوز سپئر پارٹس کی دکانیں ہیں - جہاں پر یہ پریشر ہارن بیچے جاتے ہیں ' وہاں پر اس کی پابندی لاگو کی جائے ؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerulllah Khan Babar: I think it is a very good suggestion. We will incorporate it and we will circulate it to the Provinces that they should take such action.

جناب چیئرمین - جی جناب ' قاضی حسین احمد صاحب -

قاضی حسین احمد - میرا اسی سے متعلق ایک سوال ہے کہ یہ بسوں میں اور ویگنوں میں VCR لگے ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ڈرائیور کی ساری توجہ اس کی طرف ہوتی ہے اور اس پر کبھی کبھی obscene فلمیں بھی چلتی ہیں - جن کی وجہ سے ایکسیڈنٹس میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور یہ ایک پبلک nuisance بن گئی ہے - اس کے لئے اس قانون میں کوئی گنجائش ہے؟

جناب چیئرمین - جی جناب ' منسٹر صاحب -

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر - جی ہاں '

As far as the quality of films are concerned, I have passed a circular about ten days ago that they should be checked. As regards the other part, I don't think

there is any legislation to prevent them from doing so. But if he so desires then we can sponsor this legislation. As far as the quality of the films and such things , we have taken measures on that.

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میرا سوال ہے کہ جتنی ٹریفک laws کی violation ہمارے ملک میں ہوتی ہے ۔ میں کہتا ہوں شاید ہی دنیا میں کہیں ہو ۔ دھواں دار بسیں یہاں چلتی ہیں۔ بسوں میں جو عام غریب لوگ سفر کرتے ہیں ۔ وہ ایسے بھیڑ بکریوں کی طرح ہوتے ہیں۔ یعنی سیٹ بائی سیٹ کا تو یہاں تصور ہی نہیں ۔ اور جو گاڑیاں فٹ نہیں ہوتی ہیں وہ ساری ہمارے ملک میں چلتی ہیں ۔ آخر یہ ٹریفک جو ہے ، ملک کے لئے نظم و ضبط کا مسئلہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ قوانین تو بہت بنے ہوئے ہیں لیکن ان پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوتا ۔ عوام کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ ان کی صحت اور pollution کا مسئلہ ہے ۔ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ کیا وزیر موصوف صاحب اس ایوان کو یہ یقین دہانی کرائیں گے ان traffic laws کو جو عوام کے صحت کے لئے بنائے گئے ہیں اور وہ unfit دھواں دار بسیں اور دوسری کمزوریاں ان کو کب ٹھیک کریں گے؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر ۔ کوشش کریں گے لیکن سفارش نہیں کرنی چاہیئے ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے ۔ جی جناب شہزاد گل صاحب ۔ میرے خیال میں وہ بڑے عرصے سے انتظار کر رہے ہیں ۔ اب پھر سپلیمنٹری سوال زیادہ ہوتے جا رہے ہیں ۔ پھر وہی ہو گا کہ اب وقت نہیں رہا ۔ پھر آپ شکایت کریں گے ۔ جناب شہزاد گل صاحب ۔

جناب شہزاد گل ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ ۲۱۲۲ چالان ہو چکے ہیں ۔ اور ۴۷ بلوچستان میں ہیں ۔ صوبہ سرحد میں ہیں ۔ اس کی سزا کیا ہے ؟ اور کیا اس کو منع کرنے کے لئے ، اس کی بندش کے لئے ، اگر موجودہ سزا ناکافی ہے ، تو کیا حکومت اس کی سزا زیادہ کرنے پر کوئی غور کر رہی ہے یا صوبائی حکومتوں کو سفارش کر رہی ہے کہ سزا زیادہ کرو تاکہ یہ لوگ پریشر ہارن لگانے سے منع ہو جائیں ؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We will take it

up with the Provincial Governments that they should take action in this regard. I think at the moment they only penalize the individuals.

جناب چیئرمین ۔جی جناب ، شفقت محمود صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں ۔

جناب شفقت محمود ۔ یہ صوبائی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور اس سے وفاقی حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ leading questions کیوں quote کرتے ہیں ۔ as if he does not know the answer and you want to put the answer. I think, it is not fair to the Minister. جی جناب ابراہیم صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں ، یہ مناسب نہیں ہو گا ، صرف چالان پر اکتفا نہ کریں ۔ چالان تو ٹھیک ہے پیسہ آ جا تا ہے۔ ان سے جرمانے کا پیسہ آتا ہے کہ وہ جو پریشر کا انسٹرومنٹ فٹ ہوا ہے اس کو وہاں سے نکال دے۔ رکھنے کی اجازت ہی نہ ہو۔ وہ تو پھر بھی وہاں رہتا ہے ۔ چالان ہو جاتے ہیں مگر وہ پھر بھی وہاں رہتا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ نوشہرہ کے چوک میں ایک آدمی ہونا چاہیئے جو پریشر ہارن نکال کر پھینک دے ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Actually, it is the bus stand.

Mr. Chairman: Next question No.4, Sardar Yaqub Nasir Sahib.

جناب منظور احمد گچکی ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ تقریباً اندازے کے مطابق اس ملک کے بجٹ کا ۷۰ فیصد ائرفورس ، آرمی اور نیوی پر خرچ کیا جاتا ہے۔ کیا گورنمنٹ کے ہاں زیر غور ہے یہ بات کہ ان تینوں اداروں میں صوبائی حکومتوں کا کوٹہ رکھا جائے؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: For that, I am going to request that this question be deferred, because I was also not convinced with the answer because, as far as, I remember and know when I was in the Armed Forces, there was a Provincial quota and there should be.

جناب چیئرمین۔یہ سوال ہی ڈیفر ہو گیا ہے ۔ اگلا ہے جی سردار یعقوب ناصر صاحب سوال نمبر ۲۳۵۔

235. *Sardar Muhammad Yaqoob Nasir: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether the Regional Provincial quota is observed in making appointments in various Ministries, in public corporations and other organizations set-up controlled by the Government, if not, its reasons?

Syed Iqbal Haider: Yes.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔جناب والا جی ہاں ہی ہے بس۔ وزیر صاحب بتائیں گے کہ جو آٹھ enrollment انہوں نے بتائے ہیں کیا ان کے پتے ان کے پاس ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ محترم ممبر کو پتہ ہونا چاہئیے کہ وہ سوال اب گزر چکا ہے ۔ یہ دوسرا سوال ہے ۔

جناب چیئرمین۔چلئے جی اگلا سوال نمبر ۲۳۶۔

236. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Information and Braodcasting be pleased to state:

(a) the cost of the advertisement released to various Newspaper, periodicals and the Journals during the year 1993-94; and

(b) whether the Government has framed a uniform policy in this regard, if so its details?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: (a) The approximate cost of advertisements released to the newspapers/periodicals during the financial year 1993-94 is as under:

(i) Newspapers	Rs. 16,43,88,000
(ii) Periodicals	Rs. 50,50,000

Total Rs. 16,94,38,000

(b) Following are the guidelines which are kept in view in selection of Media. Advertisement are not issued to Newspapers and periodicals which publish matter:

(i) Prejudical to integrity, sovereigntly and ideology of Pakistan.

(ii) Repugnant to Islam and sunnah.

(iii) Sacrilegious to Khulfa-e-Rashdeen and Ahle-i-Bait.

(iv) Calculated to bring into contempt Armed Forces of Pakistan.

(v) Calculated to harm Friendly relation with foreign states.

(vi) Pornographic, obscene and immoral.

(vii) Contempt of Court.

(viii) Defamatory.

(ix) Calculated to disturb Public Order.

(x) Glorify Crime.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال جناب محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ میں نے دریافت کیا تھا کہ گزشتہ سال ۹۴-۱۹۹۳ میں نیوز پیپرز کو کل کتنے روپے کے اشتہارات دیئے گئے۔ فاضل وزیر اطلاعات نے فرمایا کہ سولہ کروڑ تینتالیس لاکھ اٹھاسی ہزار کے اشتہارات دیئے گئے۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور اور روزنامہ جنگ لاہور کو کتنے روپوں کے اشتہارات دیئے گئے ؟

جناب چیئرمین۔منسٹر صاحب۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔جناب چیئرمین معزز رکن خود ہی یہ اندازہ لگائیں گے کہ ان کا جو سوال تھا اس کا میں نے پورا جواب دے دیا ہے۔ اگر انہوں نے یہ پوچھنا تھا کہ نوائے وقت اور جنگ کا سوال ہے تو یہ پوچھ لیتے۔ میں اس کا بھی جواب دے دیتا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جب ان کے پاس تفصیل موجود ہے کہ سولہ کروڑ تنتالیس لاکھ کے اشتہارات دیئے گئے تو انہوں نے ساری تفصیل اکٹھی کی ہو گی۔ ان کے پاس لسٹ آئی

ہو گی اورضمنی کے طور پر اس کا بریک اپ ان کے پاس ہونا چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔ہونا تو چاہئیے خالد صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔بتانا نہیں چاہتے ، ان کے پاس ہے۔ بتانا نہیں چاہتے کہ جنگ کا اور نوائے وقت کا کیا فرق ہے ۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ آپ پوچھنا بھی نہیں چاہتے ۔ یہ اگر پوچھنا چاہتے تو سیدھا سوال کیوں نہ کرتے ۔ یہ کیوں نہیں پوچھ سکتے تھے کہ نوائے وقت کو کتنے دیئے اور جنگ کو کتنے دیئے ۔ ہمارا کوئی آپس میں پردہ ہے ۔

Mr.Chairman: Supplementary is related to this.

جناب خالد احمد خان کھرل۔یہ کوئی چھپانے والی بات ہے ۔ جناب میرے پاس انفارمیشن نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔چلیں جی ان کے پاس انفارمیشن نہیں ہے ۔ حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب یہ سوال تو میں نے سوال نمبر ۱۵۲ میں پوچھا ہے کہ روزنامہ جنگ ، نوائے وقت ، خبریں ، انتخاب ، زمانہ ، ڈان ، پاکستان ، دی نیوز کو کل کتنی تعداد میں اشتہارات جاری کئے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین۔جی وہ ڈیفر ہو گیا ہے ۔ اس کو بھی ڈیفر کر دیتے ہیں۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔جناب چیئرمین میں نے انٹرول میں نماز کے وقفے میں ہی منگوا لیا تھا۔ یہ سوال جو کہتے تھے کہ دسمبر میں دیا گیا یہ سوال مجھے ۱۷ جولائی کو دیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔آپ کو یا آپ کے محکمے کو ؟

جناب خالد احمد خان کھرل ۔جی میرے محکمےکو دیا گیا ہے ۔ یہ آپ کے سیکرٹریٹ کا ایشو کیا ہوا ہے ۔

Mr.Chairmam: You see, because normally I think we must give you...

Mr.Khalid Ahmed Kharal: Sir, I will give him a copy right now.

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ۔ سترہ کا مطلب یہ ہے کہ سولہ دن کا نوٹس ہو گیا ۔ کم

حافظ حسین احمد But it may be inadequate in your sense - از کم رولز کے مطابق صحیح ہے
صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ کیا وزیر اطلاعات ونشریات بتائیں گے کہ جن اخبارات کو سولہ کروڑ تینتالیس لاکھ اٹھاسی ہزار روپے کے اشتہارات دیئے گئے ان کے ملازمین کے لئے جو ویج بورڈ آپ نے ایوارڈ کیاہے ، کیا اس پر عمل درآمد کے بارے میں ان سے کوئی بات ہوئی ہے

جناب چیئرمین۔ملازمین کااجرت کابورڈ۔؟

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: Sir, I leave it to your honest judgement. Is it a related question for which I should be prepared? Secondly, let me inform the honourable member that a new Wage Board is in the process of being constituted and it is being notified. Once it is notified it will give its own recommendations on the basis of which the Government will consider it.

حافظ حسین احمد۔ پانچویں پر عملدرآمد ہو چکاہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا سوال تو ہو گیا ہے ۔جناب راجہ ظفر الحق صاحب لیڈر آف اپوزیشن۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین کیا وزیراطلاعات ایوان کو یہ بتائیں گے کہ ہر دفعہ جب نیا ویج بورڈ بنایا جاتاہے تو اس کے ساتھ implementation کےلئے بھی کسی صاحب کو مقرر کیا جاتا ہے جو عموماً ایک جج ہائی کورٹ ہوتے ہیں اور پھرہر تین مہینے بعد وہ اپنی progress بتاتے ہیں کہ اتنا ویج بورڈ نے ایوارڈ دیا تھا اس کی implementation کس حد تک ہوئی ۔ پچیس فیصدی ہوئی ہے ، پچاس فیصدی ہوئی ہے ۔ اگر پہلے wage board کی implementation نہ ہوئی ہو تونیا wage board بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ تو یہ جو پچھلا wage board تھا اس کی کتنے percent implementation ہو چکی ہے ۔

Mr. Chairman: I don't think he will have the information on this.

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: Sir, I don't have these figures because the question is very simple. It takes total amount of money which was ....

جناب چیئرمین۔ آخری سوال آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے critarion lay down کیا ہے اپنے جواب میں اور فرمایا ہے کہ

following are the guidelines which are kept in view in selection of media. Advertisement are not issued to Newspapers and periodicals which publish matter and then you have given ten sectors:

یہ ہو تو اخبارات کو ہم اشتہار نہیں دیں گے ۔ میری عرض یہ ہے کہ کیا جو اخبار ان میں سے کوئی ایک کام کرتا ہے اس کو کوئی show cause notice دیتے ہیں ' اس کا کوئی جواب لیتے ہیں کہ تم نے یہ کام کیا ہے 'ہم تمہارے اشتہار بند کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ کھرل صاحب۔

جناب خالد احمد خان کھرل ۔جناب ہمیشہ یہ جو guidelines نیچے دے دی گئی ہے ہم صرف اس guideline پر اشتہارات دیتے ہیں ۔ اس میں روکنے کی بات نہیں ہے ۔ اس کی basis پر ہم اشتہارات دیتے ہیں------

(مداخلت)

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ یہ جناب قطعی طور پر غلط بات ہے ہم کسی کے شتہارات نہیں روکتے ۔ یہ غلط بات ہے ۔

جناب چیئرمین ۔بس جی question hour is over ٹائم ختم ہو گیا ہے ۔ پھر گڑ بڑ شروع ہو جاتی ہے ۔ نسرین جلیل صاحبہ point of order

مسز نسرین جلیل۔ چیئرمین صاحب آپ کی توجہ میں مبذول کرانا چاہتی ہوں ۔ آج دی نیوز اخبار میں سوشل ایکشن پروگرام کے بارے میں ایک خبر ہے انصار عباسی کی لکھی ہوئی کہ

international agencies funding the social action programme has indicated their intention to withdraw their financial support for the programme because of what they believe its growing politicisation

کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ donors نے یہ غور کیا ہے کہ desired results produce نہیں ہو رہے ہیں ایکشن پروگرام کے کیوں کہ biased طریقے سے لوگوں کو وہ پیسہ

دیا جاتا ہے جو کہ غلط اس کا استعمال کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا but if some body wants to respond it I have no objection

مسز نسرین جلیل۔ جناب یہ پورے ملک میں ہو رہا ہے۔

and this is the boneofcontention.

جناب چیئرمین۔جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔پوائنٹ آف آرڈز کے ذریعے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ میرا سوال نمبر ۲۲۷ تھا۔ اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ daily "Jang" کو سترہ ہزارایک سو اکیس میٹرک ٹن اخباری کاغذ کا کوٹہ دیا گیا۔ جب کہ دوسرے تمام اخبارات کا اس سے کم ہے ۔ یہ figure غلط تو نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔دیکھیں اب ٹائم ختم ہو گیا ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ کیونکہ سب اخباروں کا ملالیں تو اتنا نہیں بنتا۔

جناب چیئرمین۔شفقت محمود صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شفقت محمود ۔چیئرمین صاحب کیا یہ ممکن ہے کہ Point of Order کے ذریعے آپ کے حکم کی نفی کی جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی now you are putting a leading question to me? جناب ڈاکٹر صاحب۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال۔جناب جنگ اخبار ہی میں آج دو خبریں بڑی دلچسپ چھپی ہوئی ہیں ۔ ایک خبر تو یہ ہے کہ بینظیر صاحبہ کی طرف سے نرسما راؤ سمیت چالیس بھارتی شخصیات کے لئے آموں کا تحفہ بھیجا گیاہے ۔ اور دوسری طرف وہ آزادکشمیر میں فرما رہی ہیں کہ جہاں تک حریت پسندوں کا تعلق ہے وہ ان کی حمایت کر رہی ہیں۔ تو کیا یہ inconsistant نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔بہرحال یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا کہ inconsistant ہے کہ نہیں۔

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: Mr. Chairman since he has

raised the issue I can hold his offense.

Mr. Chairman: No, I don't think so, if you get involved. Do you want to clarify? OK.

وضاحت کر دیں جی۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب میں اپنے معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ قطعی طور پر جھوٹی خبر ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے یہ من گھڑت ہے اور شر انگیز ہے کسی قسم کا پرائم منسٹر صاحبہ نے کسی ہندوستانی لیڈر کو کوئی گفٹ نہیں بھیجا۔ یہ قطعی طور پر بے بنیاد ہے۔

حاجی گل خان آفریدی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ گل آفریدی صاحب ۔

حاجی گل خان آفریدی۔ جناب جو question پرنٹ کرنے والا ادارہ ہے اس پر اعتراض ہے ۔ میرا گل آفریدی آدھا نام ہے میرا پورا نام حاجی گل آفریدی ہے میرے سارے خطوط حاجی گل آفریدی کے نام پر آتے ہیں جبکہ یہ گل آفریدی لکھتے ہیں ۔ میں نے ان کو بتایا بھی ہے کہ میرا پورا نام لکھا کریں ۔

جناب چیئرمین۔ حاجی گل آفریدی لکھنا چاہئیے ۔ آئندہ حاجی گل آفریدی لکھا کریں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرے سوال کا جواب نہیں آیا ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جو نہیں آیا بتا دیں وہ ڈیفر ہو جائیں گے ۔

مسز نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین، میرے سوال کا آپ نے انہیں کہا تھا کہ جواب دیں انہوں نے نہیں دیا ۔

جناب چیئرمین۔ کون سا سوال؟

مسز نسرین جلیل۔ یہ سوشل ایکشن پروگرام کے بارے میں ۔

جناب چیئرمین۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔ باقی سوالات و جوابات پڑھے ہوئے تصور کئے جائیں۔

237. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the quota of the newsprint given by the Government to each newspaper from January to June, 1994, with month-wise break-up;

(b) the basis for grant of quota to each newspapers; and

(c) whether the Government has any check over the consumption of this paper by each newspaper?

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: (a) The information is at Annexure-I. Newsprint requirement certificate quota is not issued to newspapers on monthly basis. The figures gisven in Annexure-I cover the period Jan---June, 1994.

(b) The basis for quota of newsprint is given at column 4 of Annexure-I.

(c) The newsprint import requirement certicate is issued to the newspapers with the condition that the management will submit the consumption accounts in respect of newsprint certificate issued to them. The consumption accounts and relevant documents are checked and examined by the Audit Bureau of Circulation. These accounts and documents are taken into consideration when a subsequent request is received from the newspaper for issuance of next newsprint certificate.

Annexure-I

The newsprint requirement certificate for import of duty free newsprint of the quantities mentioned below were issued in favour of the following newspapers/periodicals covering the period Jan—June, 1994.

S. No.	Name of newspaper/periodical	Quantity of newsprint in Metric Tonne	Basis for grant of newsprint quota
1	2	3	4
1.	Monthly Moon Digest, Lahore.	34	On the print order assessed during last circulation audit.
2.	Daily Business Recorder, Karachi.	200	"
3.	Weekly Uqab, Kohat.	3	"
4.	Daily Dawn (Dawn Group of Pub.)	2657	"
5.	Daily Markaz, Islamabad.	216	"
6.	Weekly Azm, Lahore.	7	"
7.	Daily Pakistan Observer, Islamabad.	425	"
8.	Daily Saadat, Lahore.	31	"
9.	Daily Jurat, Lahore/Rawalpindi/Muzafarabad.	201	"
10.	Daily Tijarat, Lahore.	114	"
11.	Daily Eagle, Karachi.	35	
12.	Daily Jang (All Pub. of Jang Group).	17121	"
13.	Monthly Hakayat, Lahore.	19	"
14.	Daily Afaq, Lahore.	25	"
15.	Daily Jiddat, Peshawar.	32	"
16.	Daily Mehran, Hyderabad.	79	"
17.	Daily Sang-e-Meel (All Editions).	436	"
18.	Daily Siyasat, Lahore Gujranwala	40	"
19.	Daily Finance, Karachi.	28	"
20.	Daily Karkun, Lahore Faisalabad.	10	"
21.	Daily the Muslim, Islamabad.	575	"
22.	Daily Mazdoor, Karachi.	33	"
23.	Daily Business Time, Islamabad.	34	"
24.	Daily Nawa-e-Waqat (All Pub. of Nawa-e-Waqat Group).	4000	"
25.	Monthly Urdu Digest, Lahore.	31	"
26.	Daily Business Report, Faisalabad.	177	"
27.	Daily Public, Karachi.	240	"
28.	Daily Pukar, Karachi.	28	"
29.	Daily Jasarat, Karachi.	397	"
30.	Naey Ufaq Publications, Karachi.	102	"
31.	Daily Nawa-e-Asman, Sindh, Guardian, Hyderabad.	121	"
32.	Daily Haider, Rawalpindi.	100	On the print order assessed during last circulation audit.
33.	Daily Financial Post, Karachi.	150	"
34.	Daily Qaumi Awaz, Multan.	56	"
35.	Weekly Hurmat, Islamabad.	40	"
36.	Daily Kawish, Hyderabad.	222	"
37.	Daily Jihad, Peshawar Islamabad.	54	"
38.	Daily Awami Awaz, Karachi.	116	"
39.	Daily Ailan, (All Editions).	36	"
40.	Satrang Digest Pub., Karachi.	25	"
41.	Daily Wifaq (All Editions).	88	"
42.	Daily Aftab, Lahore, Multan and Daily Business News, Multan.	130	"

1	2	3	4
43.	Daily Tameer-e-Sindh. Sukkar.	7	"
44.	Daily Huriyat. Karachi.	36	"
45.	Daily Nara-e-Haq. Quetta.	12	"
46.	Daily Aftab. Hyderabad.	147	"
47.	Daily Sarwan. Hyderabad.	64	"
48.	Daily Shumal. Abbottabad.	85	"
49.	The Frontier. Post, Peshawar.	436	"
50.	Daily Intekhab, Balochistan.	77	"
51.	Daily Pakistan Times (All Editions).	500	"
52.	Daily Surat-e-Hall, Faisalabad.	14	On the print order assesse during last circulation audit
53.	Daily Pak Samachar, Karachi.	25	"
54.	Daily Inquilab. Karachi.	17	"
55.	Monthly Hamdard Naunehal. Karachi.	28	"
56.	Daily Barsat. Karachi.	219	"
57.	Daily Pakistan Lahore/Islamabad.	2498	"
58.	Daily Jehan Numa. Lahore Rawalpindi/Gujranwala.	46	"
59.	Daily Musawat. Lahore Faisalabad.	716	"
60.	Daily Hot Line. Lahore.	50	
61.	Daily Bakhtawar. Hyderabad.	43	"
62.	M/s. Hilal-e-Pakistan. Karachi.	148	"
63.	Daily Khadmin-e-Watan. Hyderabad.	100	"
64.	Daily Awami Akhbar. Lahore.	28	"
65.	Daily Tibbet. Lahore.	7	"
66.	Daily Khabrain (All Editions).	1626	On the basis of assessed Print Order as well as the consumption account submited by the paper.
67.	Weekly Zindgi and Monthly. Qaumi Digest. Lahore.	25	"
68.	Monthly Sayyarah Digest. Lahore.	12	"
69.	Monthly Taleem-o-Tarbiat. Lahore.	20	"
70.	Daily Aghaz. Karachi.	81	"
71.	Monthlies Suspense. Jasoosi and Pakeeza Digests.	343	"
72.	Monthly Akhbar-e-Watan. Karachi.	18	"
73.	Weekly Nigar. Karachi.	25	"
74.	Ibrat Group of Publication. Hyderabad.	441	"
75.	Daily Qaumi Akhbar. Karachi.	226	"
76.	Daily Millat and Leader. Karachi.	185	"

238 . *Ch . Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Information and Braodcasting be pleased to state:

(a) the annual income and expenditure of the Pakistan Television Stations at Karachi, Lahore, Islamabad, Peshawar and Quetta during the last three years; and

(b) the grants given by the Government to these stations during the said period?

Mr . Khalid Ahmad Khan Kharal: (a) The annual income and expenditure of the Pakistan Television Stations at Karachi , Lahore , Islamabad , Peshawar and Quetta during the last three years is given as under:

(Rs. in Million)

	1990-91	1991-92	1992-93
Income			
Lahore	244.307	300.885	340.824
Islamabad	160.218	196.179	229.338
Karachi	254.606	290.390	334.152
Peshawar	25.159	35.575	36.758
Quetta	12.444	15.449	17.624
	696.734	838.478	958.696
Expenditure:			
Lahore	163.256	177.455	198.822
Islamabad	163.693	176.130	188.351
Karachi	169.523	185.343	205.648
Peshawar	123.531	128.422	141.004
Quetta	124.315	127.078	136.503
	744.318	794.428	870.328

(b) There was not grant given by the Government to these stations during the saiu period.

239. * Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state;

(a) the number of projects completed in the Tribal areas under USAID Programme since 1990, indicating also the number of on-going projects; and

(b) the extent of funds utilized so far on each project?

Malik Abdul Qayyum Khan: (a) Under US-AID Programme since 1990-91 Projects have been completed in FATA and 31 Projects are on-going which are scheduled for completion during 1994-95.

(b) 91 Projects have been completed at total cost of Rs. 201.188 million. While total expenditure of Rs. 66.691 million upto end of June, 1994 have been reported on the 31 on-going Projects.

DETAIL OF US-AID FUNDED COMPLETED SCHEMES

S. No.	Name of Schemes	Date of Completion	Completion Cost (Rs. in million)
	Communication		
	South Waziristan Agency		
1.	Constn: of shingled road from Karabkot to Tatti.	6 92	23.506
2.	Constn: of shingled road Daug Sirky Khel link road (7 K.M.).	6 92	6.533
3.	Constn: of shingled road from Wana to Dhana (9 K.M).	6 94	19.096
	North Waziristan Agency		
4.	Black Topping of Ghulam Khan Saidgai Road (12 K.M.).	6 92	13.863
5.	Constn: of road between Boya & Razmak Bridges on Right Bank of Tochi River (29.4 K.M.).	6 94	43.999
	Kurram Agency		
6.	Constn: of Bridge in Mile 16 Sadda Marshan road in Kurram.	6 94	1.629
		Sub Total:	108.626
	Education		
7.	Removal of deficiencies in Existing Education Institution in FATA.	1993-94	18.690

S. No.	Name of Schemes	Date of Completion	Completion Cost (Rs. in million)
	Housing		
8.	PMU Office Building.	1993-94	14.820
	FATA-DC		
	Irrigation		
9.	Lowi Baba Irrigation scheme.	1990-91	2.905
10.	Matako Irrigation scheme.	1991-92	3.398
11.	Kanzana Dero Irrigation scheme.	1992-93	2.000
	F.R. Kohat		
12.	Jamu Jawakai Irrigation scheme.	1993-94	3.078
	Kurram Agency		
13.	Kotkai Irrigation scheme in Mali Khel.	1990-91	0.925
14.	Ali Sheri Irrigation scheme in Shalozon.	1990-91	1.880
15.	Zam Zam Irrigation in Mali Khel Area.	1991-92	1.415
16.	Piala Irrigation scheme.	1992-93	2.936
17.	Sprinkling/Drip Irrigation scheme/system.	1993-94	0.424
	North Waziristan Agency		
18.	Khashi Irrigation scheme.	1991-92	2.500
	South Waziristan Agency		
19.	Dabkot Karez scheme	1989-90	1.788
20.	Lower Tatai Irrigation scheme.	1989-90	5.898
21.	Sarmogh Kach Irrigation scheme.	1990-91	5.528
22.	Mana Irrigation scheme.	1992-93	1.999
23.	Splay Pond Channel No. 2 in Toi Khullah.	1991-92	3.029
24.	Makeen Irrigation scheme.	1993-94	2.372
	F.R. D.I. Khan		
25.	Go Go Wam Irrigation scheme in Sheranix area.	1989-90	3.174
26.	Spina Tanga Irrigation scheme in Sherani area.	1989-90	1.736
		Sub Total:	45.985
	Supportive Rural Development		
27.	Small Rural Development Schemes (65 Nos.).	1990-94	13.067
		Total:	201.188

DETAIL OF US-AID FUNDED ON-GOING PROJECTS

S. No.	Name of Scheme	Approved Cost	Expenditure upto June, 1994
	Communication		
1.	Constn: and Black Topping of Wana Karikot Shin Warsak Road (13.385 K.M.).	27.957	32.743 (11.5 K.M. completed).
	Education		
2.	Non-Formal Education Programme in FATA	*12.994	2.500
3.	US Aid Social Forestry Programme in Bajaur Agency	0.810	0.310
	FATA DC *Irrigation* **South Waziristan Agency**		
4.	Basaki Irrigation Scheme in Sheram Area.	4.745	5.230
	Kurram Agency		
5.	Malana Irrigation Scheme in Kurram Agency.	11.000	10.690
6.	S & I of 12 Nos. Tubewells in Kurram Agency.	7.314	7.016
	Bajaur Agency		
7.	4 Tubewells in Bartress plain in Bajaur Agency.	4.234	4.308
8.	Conversion of 2 testwells into Tubewells.	0.607	0.615
	Supportive Rural Development		
9.	Small Rural Development schemes (23 Nos).	6.000	3.179
	Total:	75.661	66.591

*US aid component Rs. 7.673
GOP component Rs. 5.321

Total: Rs. 12.994

240. * Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to abolosh or withdraw the Frontier Crimes Regulation from FATA?

Malik Abdul Qayyum Khan: There is no such prposal under consideration.

241. * Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the loss of life and property sustained as a result of attack of Afghan Refugees on the local population in Kurram Agency in 1987; and

(b) whether the Government has taken step to compensate the affectees, if not its reasons and the time by which they will be compensated?

Malik Abdul Qayyum Khan: (a) During a clash of 1987 118 person were killed and 255 injured. Though proper assessment of property losses has not been worked out, however the affectees have claimed losses to the tune of Rs. 11,14,94,362 including compensation of Rs. 63,15,000 on account of killed/injured persons.

(b) No compensation has ever been paid by the Government to the affectees of such clashes and enemities either in FATA or in the settled district. Payment of compensation in such a case would amount to opening of a pandora'sbox and would set a bad precedent for numerous other claims of the past in various Agencies and F.Rs of FATA, as such the Government cannot pay compensation to the effectees of 1987 in Kurram Agency.

242.Transferred to the Ministry of Foreign Affairs.

243 *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Information and Braodcasting be pleased to state the value of the government advertisements paid to the Daily Shahbaz, Peshawar from 1-7-1993 30-6-1994?

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: The approximate amount of government advertisements released to the Daily Shahbaz, Peshawar during the period from July 1993 to June 30, 1994 is Rs. 79,400.

244. * Sardar Muhammad Yaqoob Nasir: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether the Government has fixed any quota for recruitment in governmentservices on the recommendations of MNAs and Senators, if so, its detaild?

Syed Iqbal Haider : No. The Government has not fixed any quota for

recruitment in Government services on the basis of recommendations by MNAs and Senators.

245. *Mr. Zahid Akhtar: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of cases filed with the Services Review Board indicating also the number of cases decided by it;

(b) the reasons for winding up the Board without completion of its assignment; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to re-establish the Board;

Syed Iqbal Haider: (a) A total number of 2065 petitions were filed withthe Services Review Board out of which 1790 cases were disposed of.

(b) The Board was wound up w.e.f. 6-5-1992 following the formal approval of the then President of Pakistan.

(c) The Board has since been revived w.e.f. 25-4-1994.

246. *Mrs. Nasreen Jalil: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that the Ministry has distributed huge amounts from its funds to various Journalists of different newspapers, if so, the name of the Journalist, name of newspaper and the amount given separately in each case, during the period of present regime?

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: No. This is not a fact that the Ministry has distributed any amount from its founds to various Journalists.

247. *Mrs. Nasreen Jalil: Will the Minister for Information and Braodcasting be pleased to state the number of advertisements released to various newspapers since November 1993, alongwith the names of newspapers and

amounts of advertisements, indicating also the amount released or not released to each newspaper?

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal: The information is being collected.

248. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to refer to the National Assembly Starred Question No. 27, replied on 4th July, 1993, and state the findings of the inquiry report with the names and designations of the officials held responsible and action if any, taken against each of them?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: During the course of inquiry Prima facie, the charges have been proved and ciminal conduct of the following accused persons has been established.

1. Mr. Rahim-ud-Din, Section Officer.
2. Raja S. M. Satti, Section Officer.
3. Mr. Muhammad Rafique, Section Officer.
4. Mr. Javed Chisti, Deputy Director.
5. Mr. A. H. Sajid, Deputy Director.
6. Mr. Faiz Ahmed Malik, Account Officer.
7. Mr. Tariq, Draftsman.
8. Mr. Mehdi Hassan, Auditor.
9. Mr. Sher Muhammad Joya, Supdt.
10. Mr. Daniyal, Assistant.
11. Mr. Shab-ud-Din, Assistant.
12. Mr. Muhammad Hussain, Private Secretary.
13. Mr. Tariq Muhammad, Stenographer.
14. Mr. Safdar Hussain, P.A. to Deputy Secretary.

Necessary action to register a criminal case, against the accused persons is underway.

جناب چیئرمین ۔ وہ جو آپ نے point of order raise کیا ہے وہ point of order نہیں بنتا ہے۔ اب پریولیج موشن لیتے ہیں ۔پریولیج موشن نمبر ۲۲ زاہد اختر صاحب ۔

Mr. Zahid Akhtar: I hereby move a privilege motion under Rule 61 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988. On my direction the Senators Services Centre, Senate Secretariat has sent a letter regarding booking in the Federal lodge Murree from 14th July to 20th July, 1994, to the P.S. to Minister for Housing and Works, on 29th June, 1994. The concerned booking staff of the Housing and Works Minister has informed that please come on 3rd July for obtaining the booking letter. But when the Staff member of the Senators Services Centre went there on 3rd July they replied "we do not have any room in any Federal Lodge of Murree because all are booked." Thus my privilege has been breached and this motion may kindly be referred to committee on Rules of Procedure and Privileges.

جناب چیئرمین ۔اقبال حیدر صاحب یہ جو زاہد اختر صاحب کا پریولیج موشن ہے ۔ اس کے بارے میں I think similar motion have already gone to the Committee اس کو بھی میرے خیال میں کمیٹی میں جانے دیں اور باقیوں کے ساتھ اس کو بھی دیکھ لیں ۔ وہی چنبہ ہاوس والا تھا۔

سید اقبال حیدر۔ بجا فرمایا ہے ۔ پہلے دو یا تین جا چکے ہیں Without admitting the allegations let it be investigated.

جناب چیئرمین ۔یہ بھی آپ کی کمیٹی اس کو ایگزامن کر ے گی ۔ابھی ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۲، فضل آغا صاحب ۔ sorry ایک معاملہ رہ گیا ہے کچھ leave applications تھی before you start۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین - جناب رفیق احمد شیخ ذاتی وجوہ کی بناء پر ۲۱ جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - سید جواد ہادی صاحب ناگزیر وجوہ کی بناء پر مورخہ تین اور چار اگست کے لئے وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جناب جاوید مینگل صاحب علالت کے باعث مورخہ ۱۴ تا ۱۹ جولائی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے - کیاآپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین -جی آغا صاحب-

ADJOURNMENT MOTION; RE: THE SALE OF OUT DATED AND SUBSTANDARD MEDICINES

Syed Muhammad Fazal Agha: I move under Rule 73 that this House may adjourn to discuss this important news item appearing in the daily 'Dawn' dated the 13th December, 1993. It has been reported that there has been sharp rise in the AIDS cases in Pakistan. This speaks of a very alarming situation and needs to be discussed in the House immediately.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: It is opposed, sir.

جناب چیئرمین- مختصراً فرمائیے کیا مسئلہ ہے -

سید محمد فضل آغا- جناب چیئرمین' اس میں میں سمجھتا ہوں ہمارے ملک میں بہت ساری

بیماریاں اخلاقی اور جسمانی اور بھی لگی ہوئی ہیں ۔ جہاں تک صحت کا مسئلہ ہے پہلے بھی اس ایوان میں اسی سیشن میں Questions اور Adjournment motions آئی ہیں کہ ملک کے اندر ساری دوائیاں دو نمبر کی اور out dated خراب دوائیاں بکتی ہیں ۔ لیکن اس قسم کی مہلک بیماریاں جو کہ ایک ناسور سے بھی زیادہ ہیں اور اس قسم کی خطرناک بیماری شاید ہمارے ملک میں کبھی بھی نہیں آئی وبا کی حیثیت رکھتی ہے ۔ تو اس لئے ایک مسلمان کی حیثیت سے اخلاقاً بھی بہت بری بات ہے اگر ایڈز کی بیماری یہاں بڑھتی ہے تو اس سے ہمارا اخلاقی پردہ بھی چاک ہوتا ہے کیونکہ یہ بیماری دو ہی طریقوں سے پھیلتی ہے یہ personal contact سے بڑھتی ہیں جس سے ہماری اخلاقی پسماندگی کا بھی اظہار ہوتا ہے اور جو اسلامی نقطہ نگاہ سے بہت ہی شرمناک بات ہے ۔ اور دوسرا یہ پوری قوم کے لئے ایک ناسور کی حیثیت بھی اختیار کر سکتی ہے ۔ جہاں ہم عام بیماریوں کے علاج کرنے میں ناکام رہ گئے ہیں آئے دن ہسپتالوں میں جائیں غریب آدمی کو علاج کے لئے دو گولیاں بھی نہیں ملتی اور قطاروں میں صبح سے آ کر شام تک کھڑے رہتے ہیں اور واپس گھروں کو چلے جاتے ہیں ۔ اگر اس قسم کی مہلک بیماری ملک میں زیادہ پھیل گئی تو میں نہیں سمجھتا کہ موجودہ حالات میں اور حکومت اس وقت جس نہج پر چل رہی ہے تو پھر اس بیماری کو کنٹرول کرنابڑا مشکل ہو گا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ خطرناک اور اہم ایشو یہی ہے اس پر بحث ہونی چاہئیے اور واقع ہی اگر اخباری اطلاع صحیح ہے تو اس کے تدارک کے لئے اس ایوان میں بحث ہو تا کہ اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نکل سکے اور گورنمنٹ کے سامنے کوئی تجاویز ہم لا سکیں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جہاں تک مسئلے کی اہمیت کا تعلق ہے ڈاکٹر ریحان نے حسب معمول ایک بہت اہم مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ فضل آغا صاحب نے۔۔۔

سید محمد فضل آغا۔ کم از کم House کے اندر ہوش سے آیا کریں جناب چیئرمین ۔ یہ بہت تعجب کی بات ہے ۔

جناب چیئرمین۔ عینک نہیں پہنی ہوئی تھی ۔

سید اقبال حیدر۔ آغا صاحب بھی بہت اچھے اچھے مسائل پر بات کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔ اس مسئلے کے اوپر ضرور بحث ہو ۔

جناب چیئرمین۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ان کو دیکھ کر کہہ دیں کہ کھرل صاحب نے اچھا بیان دیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ بات یہ ہے جہاں تک رولز کا تعلق ہے یہ ۱۲ تاریخ کے اخبار میں خبر نہیں چھپی ۔ میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ ڈان میں آیا یا خبر چھپی یا نہیں چھپی ۔ مسئلہ ڈان میں خبر کی اشاعت کا نہیں ہے ۔ مسئلہ ایک بہت ہی اہم ہے ایڈز ایک بہت ہی موذی مرض ہے اس کے بارے میں حکومت خود بہت سی تدابیر اور بہت سے اقدامات اٹھا چکی ہے ۔ یہ مسئلہ غور طلب بھی ہے بحث طلب بھی ہے ۔ جس دن بھی آپ چاہیں اس پر بحث کرا لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔

جناب چیئرمین۔ اگر آپ کو اعتراض نہیں تو مجھے کیا اعتراض ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ لیکن رولز کے مطابق Adjournment motion بنتا نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اگر نہیں بنتا تو----

سید اقبال حیدر۔ یہی تو مسئلہ ہے یہ اگر ریزولیوشن ہوتا یا کوئی موشن under 194 ہوتا ۔

قاضی حسین احمد۔ میں ایک اہم بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ کون سی اہم بات ہے ؟

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین' یہ جو مرض ہے یہ سرنج کے ذریعے سے بھی ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں جو ویکسینیشن ہوتی ہے یہ وزیر صحت اگر یہاں موجود ہوں ذرا نوٹ کر لیں ۔ ویکسینیشن میں نے سیلاب کے دنوں میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ایک ویکسینیٹر بیٹھا ہوا ہے ایک disposable سرنج اس کے پاس ہے ۔ disposable سرنج کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک آدمی کو انجیکٹ کر دے تو اس کو dispose off کر دے ۔ اس disposable سرنج پر وہ مسلسل مختلف لوگوں کو ویکسینیٹ کر رہا ہے ۔ ایک سے نکال کر دوسرے کو کر رہا ہے ۔ میں نے اس کو وہاں پر پوچھا ۔ میں نے کہا آپ یہ کیوں کر رہے ہیں ۔ آپ ویکسینیٹ کر رہے ہیں یا آپ مرض کو پھیلا رہے ہیں ۔ اس نے مجھے کہا کہ ہمارے محکمہ صحت کی طرف سے ہمیں محدود تعداد میں سرنجیں سپلائی ہوتی ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم ایک انجکشن کے بعد ڈسپوز آف کر دیں ۔ یا تو یہ vaccination کا عمل چھوڑ دیں یا جو اس کا

proper طریقہ ہے اس طریقے سے کریں ۔ ورنہ آپ immunity لانے کی بجائے مرض کو پھیلانے کاذریعہ بن رہے ہیں ۔

Mr.Chairman: Not only that, General Sahib, you can take note of it . There was a report in the Press and I think it is a correct report that many of these disposable syringes , after they have been disposed, people collect them and sell them.

سید اقبال حیدر ۔ یہ تو صحیح ہے کہ چونکہ مولانا خود ایک بڑے ڈرگ سٹور کے مالک ہیں انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اس طرح کی جو بہت سی غلط باتیں ہیں وہ ہورہی ہیں ان کا سد باب ہونا چاہیے ان کو روکنا چاہیے ۔

جناب قاضی حسین احمد ۔ جناب والا ڈرگ سٹور تو پہلے تھا وہ تو دس سال پرانی معلومات ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ قاضی صاحب یہ وضاحت کردی جائے کہ ڈرگ کا مطلب کیمسٹ کی دکان۔

قاضی حسین احمد ۔جی جناب کیمسٹ کی دکان بھی اب میری نہیں ہے یہ نصیر اللہ بابر صاحب کی پرانی معلومات ہیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب والا اس پر بحث ہوجائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr.Chairman: Does the House agree that it should be discussed.

(ایوان نے منظوری دی)

Mr. Chairman: OK it is admitted. Others are carried forward.

جی اقبال حیدر صاحب نمبر ۲ ۔ جی جناب فرمائیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب یہاں فیصلہ ہوا تھا کہ فرقہ واریت پر بحث ہو پرسوں بھی یہی ہوا تھا وہ کچھ اور فرقے بن گئے تھے ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے.جی پہلے یہ کرلیں ناں جی جو formal business جو ہے ۔ یہ تو انہوں نے صرف آرڈیننس lay کرنے ہیں یہ کرلیں پھر کرلیتے ہیں ۔ جی جناب اقبال

حیدر صاحب ۔

ORDINANCE ---LAID

Syed Iqbal Haider: With your permission Sir, I lay before the Senate the following Ordinances as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

1. The Karachi Port Trust (Amendment) Ordinance, 1994 (XLIV of 1994).

2. The Decorations (Amendment) Ordinance, 1994 (XLV of 1994).

3. The Pakistan Environment Protection (Amendment) Ordinance, 1994 (XLVI of 1945).

4. The Airports Security Force (Second Amendment) Ordinance, 1994 (XLIX of 1994).

5. The Pakistan Postal Services Corporation (Repeal) 1994 (L of 1994).

6. The Special Courts for Speedy Trials (Repeal) Ordinance, 1994 (LII of 1994).

Mr. Chairman: The ordinances stand laid.

جی جناب پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔میں ایک بار پھر یہ بات بڑے افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ان آٹھ مہینوں میں گورنمنٹ نے تقریباً نوے فیصد قانون سازی آرڈیننس کے ذریعے کی ہے۔ اوربمشکل 10 per cent was initiated in the House اور بعد میں مطالبہ کرتے ہیں کہ فوراً بات کرو اور وقت گزر رہا ہے لیکن یہ دستور کے خلاف ہے ۔ یہ قانون سازی اصولوں کے خلاف ہے ۔ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے ۔ کہ آپ اس طرح تھوک کے بھاؤ آرڈیننس کے ذریعے سے قانون سازی کریں ۔ اور قانون initiate نہ ہو ہاؤس میں تاکہ سٹینڈنگ کمیٹیاں ان کو examine کریں اور نوک پلک درست کریں ۔تو میں احتجاج کرتاہوں اس بات کے اوپر اور اعتراف کرتا ہوں کہ یہ

طریقہ گورنمنٹ نے بڑا غلط استعمال کیا ہے ۔ پرانی حکومتوں کی روایات بھی یہی تھیں آپ بھی اسی راستے پر چل رہے ہیں ۔ اس وقت آپ بھی اعتراض کررہے تھے ۔ لیکن آپ خدا کے لیے اس راستے کو بدل لیجئے ۔ home work کیجئے ۔ properly law introduce کیجئے سینٹ میں اور اسمبلی میں کیجئے ۔ اور اس طرح آپ قانون سازی نہ کریں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جی جناب الیاس بلور صاحب ۔

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: My motion was under Rule 58 and you were kind enough to give me half an hour for that , That cannot be dropped then that can be discussed. جب آپ accept کرلیتے ہیں ایک ایڈجرنمنٹ موشن

جناب چیئرمین ۔ وہ اگر ٹائم ہوا تو دیکھیں گے آج ہے ایجنڈے میں ؟

جناب الیاس احمد بلور ۔جی ہاں۔

جناب چیئرمین ۔ تو ٹائم ہواتو دیکھیں گے۔

جناب الیاس احمد بلور وہ تو ۵۸ کے تحت ہے اس کو تو اس سے پہلے آنا چاہیے تھا ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں وہ ایڈجرنمنٹ موشن نہیں ہے ۔ صحیح کہہ رہے ہیں That is under Rule 58 وہ تو علیحدہ چیز ہے ناں وہ جب آئے گا ۔ نہیں اس میں ڈراپ کی بات نہیں۔ ہوئی ۔ عبدالحئی صاحب آپ کا call attention notice ہے ۔ جی آج کوشش کرتے ہیں کہ آپ کا take up ہوجائے ۔ جی ایک منٹ جی ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک آرڈیننس Pakistan Telecommunication Authority frequency allowances board and National Telecommunication Corporation اس کا اور یہ ساتھ ان کو cut کرکے پرانے آرڈیننسز circulate کیے گئے ہیں ۔ جس سے تاثر یہ ملتا ہے کہ پرانے آرڈیننسز کی کاپیاں cross کرکے circulate کر دی گئی ہیں یا table پر lay کر دی گئی ہیں ۔ اگر پریذیڈنٹ نے نئے آرڈیننس جاری کیے ہیں تو نئے آرڈیننسز کی نئی fresh کاپیاں صحیح طور پر آنی چاہیئں۔مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ اسی کو cross کرکے تقسیم کر دی گئی ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں میرے خیال میں وہ بات اور ہے I think what has happened is that they are not laying The Pakistan Telecommunication Ordinance on the table of the House اس کے آخر میں speedy trials کا repeal Ordinance ہو گا میرا خیال ہے اس کو lay کر رہے ہیں اس کو نہیں کر رہے، لہذا اس لئے کاٹا ہے، غالباً یہ بات ہو گی۔ Is that correct?۔

سید اقبال حیدر۔ Pakistan Telecommunication کا تو میں نے lay ہی نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، ہوا یہ ہے کہ The President issued the Telecommunication Ordinance and the Speedy Repeal Ordinance on the same day تو لہذا اس کو کاٹ کر وہ اب lay کر رہے ہیں غالباً یہ problem ہے۔دیکھ لیں۔

سید اقبال حیدر۔ میں Office of the Senate سے بات کروں۔ انہوں نے مجھے کاپی نہیں دی ہے۔مجھے ذرا دیجئے گا۔

جناب چیئرمین۔جی دکھا دیں ان کو۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ یہ جو انہوں نے دیا ہے۔ Further to amend the Decoration Act جو lay کیا ہے اس کے اگلے page کے اوپر ہے further to amend the wealth tax ہے اس کو کاٹا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔اس میں ہوا یہ ہے کہ wealth tax نہیں replace کر رہے ہوں گے They probably are not laying the Wealth Tax Ordinance on the table of the House.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔لیکن اگر Gazette Notification ایک صفحے پر دو آ گئے ہیں تو ان کو کاٹنے کی بجائے یہ تو کوئی طریقہ نہیں کہ سینٹ میں اور نیشنل اسمبلی میں اس طرح سے جناب والا ---- سر اس کی independant کاپیاں ہونی چاہئیں۔ صدر صاحب نے جب یہ sign کیا ہو گا تو کیا یہ کاٹ کر انہوں نے sign کرایا ہو گا۔

سید اقبال حیدر۔نہیں اس طرح سے نہیں sign ہوا یہ بات میرے معزز رکن کی درست نہیں ہےجو printed کاپیاں دی گئی ہیں اس میں ان آرڈیننسز کو کاٹ دیا گیا ہے جو کہ

layنہیں کیے گئے ہیں ۔ اور کیونکہ وہ گزٹ میں ایک ساتھ چھپے تھے اس لئے آپ کو یہ -----

جناب چیئرمین۔ تو reason یہ ہے

Whether it is a corrrect reason or not, that is for you to examine?

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وہ جو آرڈیننسز جاری ہوتے ہیں ۔ مثلاً ویلتھ ٹیکس کا دوسرا ، ان کو کیوں نہیں lay کیا گیا؟

Mr. Chairman:Because they must be saying it is the Money bill.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ money bill اور یہاں نہیں کیا گیا۔ لیکن سر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس لحاظ سے عرض نہیں کر رہا کہ میں کوئی اس میں illegality کی نشاندہی کر رہا ہوں ۔ لیکن میں آئندہ کے لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ ہونا چاہیئے کہ for the sanctity of the Houses جو بھی آپ آرڈیننس جاری کریں وہ independent آنا چاہیئے اس طرح قطع برید پیش کرنا جو ہے That doesn't give a good impression.

جناب چیئرمین۔ صحیح ہے جی۔ آئٹم نمبر ۴ ۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Thank you I seek permission to introduce a Bill further to amend the Railways Act, 1890 [The Railways(Amendment) Bill, 1994].

جناب چیئرمین - Stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned. اب آ گیا جی وہ مسئلہ Sectarian clashes کا۔ حافظ حسین احمد صاحب فرما رہے تھے ۔ اس پر حافظ حسین احمد صاحب اور سب نے تقریر کرنی ہے ۔ تو آج کوشش کریں گے کہ عبدالحئی صاحب کا جو Call Attention Notice ہے وہ لے لیں اس کے بعد ----

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ اس کو پہلے لے لیں جی۔

CALL ATTENTION NOTICE RE: THEY ILLEGAL ENTRY OF AFGHAN REFUGEE IN BALOCHISTAN

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی پہلے لے لیتے ہیں ۔ وقت ہے ہمارے پاس۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب اس پر فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔چیئرمین صاحب شکریہ' آپ نے مجھے موقع دیا۔ میری اس سلسلے میں چند گزارشات ہیں ۔ موجودہ وفاقی حکومت کی یہ مثبت پالیسی ہے کہ اس معزز ایوان میں وزیر داخلہ صاحب نے یہ فرمایا کہ جہاد کا جو سلسلہ ہے وہ ختم ہو چکا ہے ۔ اور ہم اس پالیسی کو سراہتے ہیں اور اس کی حمایت کرتے ہیں ۔ دوسری بات جو انہوں نے فرمائی کہ ہم اپنے ملک کی سرزمین پر دہشت گردی کی اجازت کسی کو نہیں دیں گے۔میں سمجھتا ہوں یہ ایک اچھی اور مثبت بات ہے ' کسی بھی جمہوری معاشرے میں کسی بھی ایسے مہذب معاشرے میں ایک ایسے جمہوری ملک میں یہ باتیں واقعی نہیں ہونی چاہئیں کسی کو بھی اس کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ سرزمین دہشت گردی کے لئے استعمال کرے۔ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ سارے ملک کے لئے بالخصوص اور بلوچستان کے افغان مہاجرین کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے افغان مہاجرین ایک بہت بڑا مسئلہ ہیں ۔ اور ہمارے ہاں امن و امان کے علاوہ وہاں معاشی طور پر بھی لوگ اس مسئلے سے بے حد پریشان ہیں ۔ اور کافی حد تک وہاں یہ لوگ مستقل آباد ہونے کی کوشش کر رہے ہیں ۔بالخصوص کوئٹہ شہر کی پوری آبادی اس سے متاثر ہے ۔ یہاں تک کہ جعلی شناختی کارڈ اور پاسپورٹ اور انتخابی فہرستوں میں بھی ان کے نام ہیں ۔ اور ملازمتوں میں بھی حصہ لے رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک غیر ملکی کو یہ حق تو کسی بھی صورت میں حاصل نہیں ہے اور ایک ملک کے ساتھ اس کا اس طرح کا کوئی رشتہ نہیں ہے کہ اس کے شہری حقوق کو حاصل کرے ۔ نہ صرف یہ بلکہ جناب والا ! میں اس معزز ایوان میں یہ عرض کرتا چلوں کہ اس وقت جو کلاشنکوف کلچر ہے ' ہیروئن کلچر ہے ملک کے اندر بالخصوص بلوچستان میں بڑی حد تک اس میں افغان مہاجرین کا دخل ہے ۔ وہ اس طرح کے ناجائز کاروبار میں بڑی حد تک ملوث ہیں ہزاروں کی تعداد میں یہ جو پیلو کیب ٹیکسی ہیں یہ آپ کو افغانستان باڈر پار ملیں گی۔ اس میں بھی یہی لوگ ملوث ہیں ۔ اور اس طرح کے بے شمار واقعات ہوتے ہیں بلوچستان میں ' ڈکیتی کے واقعات ہوتے ہیں' لوٹ مار کے واقعات ہوتے ہیں' اور ٹیکسی ڈرائیورز' وغیرہ کی گاڑیاں چھین کر ان کو قتل کرکے وہ باڈر پار افغانستان گاڑیاں لے گئے ہیں۔آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے ذمہ دار ڈی سی زیارت اور ایسے بہت سے افراد چائنیز انجینیرز ' بلوچستان سے اغواء ہوئے ہیں ان افغان مہاجرین کے ہاتھوں سے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ملک گیر مسئلہ ہے جب حکومت کی یہ پالیسی سامنے آئی ہے ۔ جہاد ختم ہوا ہے اور ان کو واپس جانا چاہیے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر داخلہ صاحب کو اس سلسلے میں ایک واضح پالیسی معزز ایوان کے سامنے لانی چاہیے ۔ کیونکہ اس سے سارا ملک متاثر ہو رہا ہے ۔ غیر

ملکیوں کا بہت انبار ہے اور بلوچستان کا جو بارڈر ہے وہ بھی sealed نہیں ہے اور وہاں پر ایسے مناسب انتظامات ہونے چاہئیں کہ افغان مہاجرین کم ازکم داخل نہ ہوسکیں۔ اس وقت تو حالت یہ ہے کہ جب سے ایران نے پابندی لگائی ہے یا ان کو نکالنے کا فیصلہ کیا ہے کافی بڑی تعداد میں ایران سے بھی لوگ آرہے ہیں اس کا تدارک ہونا چاہئیے۔ دوسرا افغانستان ہمارا ہمسایہ ملک ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کی مدد کرنی چاہئیے یہ لوگ وہاں جائیں تاکہ یہ اپنے معاملات اور اپنے مسائل خود وہاں سلجھا سکیں۔ اپنے معاشرے کو بہتر کرسکیں ان لوگوں کے وہاں جانے سے ایک مثبت معاشرہ بن سکتا ہے یہ سارے لوگ وہاں کے سیاسی عمل میں حصہ لیں، شریک ہوں تو اس سے ہمارے ملک کا جو سنگین مسئلہ ہے وہ بھی حل ہو جائے گا۔ افغانستان کے ساتھ ہمارے تعلقات بھی اچھے ہوں گے اور ان کی جو واپسی ہے وہ افغانستان کے بھی مفاد میں ہے۔ اس طرح سے اس مسئلے کو اگر ہم اہمیت دیں گے تو اس کے ساتھ ساتھ کراچی میں، اسلام آباد میں جہاں بھی اس طرح کے لوگ ہیں، افغان مہاجرین ہیں، دوسرے غیر ملکی لوگ ہیں ان سب کا اس ملک سے نکالا جانا اشد ضروری ہے۔ ان کے جو پاسپورٹ ہیں، شناختی کارڈ ہیں، یا انتخابی فہرست میں ان کے نام درج ہیں یا ان کو جو دوسری مراعات دی گئی ہیں وہ سارے ختم ہونی چاہئیں۔ ان کی ملازمتیں ختم ہونی چاہئیں۔ وہ غیر قانونی طور پر ہمارے ملک میں آکر ذاتی گھروں میں ملازمتیں کر رہے ہیں۔ ان سب کا خاتمہ ہونا چاہئیے اس لئے کہ آج امن و امان کا جو مسئلہ ہے اس میں غیر ملکیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس سنجیدہ مسئلے پر ہم توجہ چاہتے ہیں شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ جی point of order کیا ہے جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جہاں تک بلوچستان میں غیر ملکیوں کا تعلق ہے تو ----

جناب چیئرمین۔ یہ معاملہ ختم ہو جائے تو پھر آپ کی بات کرتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں عرض کر رہا ہوں ایران سے جن لوگوں کو نکالا گیا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں ----

جناب چیئرمین۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس میں ختم کر لوں۔ ایک معاملہ ختم کر لینے دیں مجھے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ کہ بلوچ علاقے میں واقعی کوئی نہ چھوڑیں میں کہتا ہوں کہ ان کا حق ہے ------

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب ایک مسئلہ ہے' آپ اتنے اچھے پارلیمنٹیرین ہیں۔ آپ ایک مسئلہ ختم کرنے دیں۔جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Chairman, Sir, as far as Iran is concerned, the very true number is coming and we have stopped them and we have taken into custody and then deported them. As far as the othere borders are concerned, yesterday, we had a meeting because this question had been by both the MNA's and the Senators from Balochistan. So, yesterday it was limited to Balochistan, we had a fruitful discussion, their administration was also here and did go into certain redical measures. One was, I mean, administrative I said all right. Chaman Border will also be closed like Turkham Border. People will only come in emergency or on formal documents, i.e. being applied in the NWFP so there is no reason why should not be applied in Baluchistan. As far as, the second, aspect is concerned we thought we should lay a deadline a sort of cut of date i.e. 1st January 1980 going zone-wise we will cancel all identity cards as of 1st January 1980. And then we will go through them as to how then we will go through identity cards and then we will see which are alien who have through wrongful method secured those identity cards and got the domicile and other facilities and we will do that exercise but now it is with the Provincial Government because it is a provincial matter, they said we will go back to the provincial government of the Provincial Cabinet, discuss over there and then come up with an answer. So that is being looked into and we will have to do this exercise some day. This Government, undoubtedly, has the will to enforce its measures and we will do so 'Inshallah'.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی حافظ حسین احمد صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں ان کا شکریہ ادا کروں گا اگر وفاقی حکومت نے اور انہوں نے اس اہم مسئلے پر توجہ دے گی۔

جناب چیئرمین۔ یہ ہے جی sectarian پر آپ۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب ٹائم مقرر کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ پہلے نہیں وہ تو آدھے گھنٹے کی ڈسکشن ہوتی ہے۔ یہ تو تھا پانچ منٹ، پانچ منٹ، وہ لمبی بات ہے۔ وہ آخر میں کوشش کرتے ہیں۔ ابھی ہمارے پاس وقت ہے۔ حافظ حسین احمد۔

DISCUSSION ON ADJOURNMENT MOTION REGARDING SECTARIAN CLASHES

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں مشکور ہوں ان دوست احباب کا جنہوں نے ایک اہم مسئلے پر اظہار خیال کے لئے پورے ایوان کو موقع فراہم کیا۔ جناب چیئرمین جہاں تک فرقہ واریت کا تعلق ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ فرقہ واریت صرف مذہبی نہیں بلکہ فرقہ واریت چاہے وہ مذہبی ہو، چاہے وہ لسانی ہو، چاہے وہ قومی ہو یا علاقائی ہو، تمام کے تمام میرے نزدیک قابل مذمت ہیں۔ اللہ کے نزدیک وہی زیادہ شرف مند ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے۔ چیئرمین صاحب، پاکستان میں فرقہ واریت کی لہر کے کچھ قومی اور کچھ بین الاقوامی عوامل ہیں قیام پاکستان سے لے کر پاکستان کی اڑتالیس سالہ تاریخ میں ہم اگر بغور جائزہ لیں تو ہمارے سامنے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ کون سا دور ہے جس میں مذہبی قومی اور لسانی فرقہ واریت نے جنم لیا اور انتہائی خطرناک حد تک وہ فرقہ واریت پھیلتی گئی؛ جناب چیئرمین صاحب، یہ ہم گزارش کریں گے کہ گیارہ سالہ مارشل لاء کا دور جو آمریت کا دور تھا، وہ موجودہ قومی، مذہبی، لسانی فرقہ واریت کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ حقائق ہیں کہ اگر آپ مرض کی دوا اور علاج کی بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے مرض کی تشخیص ہونی چاہئے اور مرض کی تشخیص یہی ہے کہ آمریت کے اس گیارہ سالہ سیاہ دور میں باقاعدہ طور پر ہمارے ملک کی مختلف ایجنسیز نے فرقہ واریت کے حوالے سے انتہائی انتھک محنت کے ذریعے کچھ جماعتیں تشکیل دیں اور فرقہ واریت کو پروان چڑھانے کی کوشش کی۔ اور بدقسمتی سے ہماری وہ ایجنسیز جن کی ذمہ داری ملکی سالمیت، ملک کا تحفظ اور غیرممالک کے جاسوسی ادارے اور ایجنسیوں کا تدارک ہے، جن کا کام را موساد اور دوسرے ایجنسیز کی کارروائیوں کو روکنا ہے وہ اپنے اس فرض منصبی سے غافل رہے اور انہوں نے اپنے ہیڈکوارٹرز میں بیٹھ کر مختلف فرقوں مختلف قومیتوں، مختلف لسانی جماعتوں کو بلا کر اس ملک میں فرقہ واریت کا بیج بویا۔ اور جناب چیئرمین! یکم محرم کو ڈی سی کے ذریعے چند علماء کو بلایا جانے اور ان کو

بٹھا کر یہ وعظ وتلقین کی جائے کہ دس محرم تک آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بعد فرقہ واریت کا خاتمہ ہو گا اور امن و امان قائم ہو گا۔ جناب چیئرمین! کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ایک ڈی سی کے پاس ایک فہرست ہوتی ہے اور اس فہرست میں جو لوگ تین سال قبل اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں ان پر بھی ڈیرہ اسمٰعیل خان، جھنگ اور چکوال میں داخلے پر پابندی کا حکم نامہ جاری ہوتا ہے؛ یہ سنجیدگی ہے فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے۔ اور وہ عناصر جو ملوث ہوتے ہیں، جن کا کام فرقہ واریت کو پروان چڑھانا ہوتا ہے، ان کو ڈی سی بلاتے ہیں اور وہ اپنی اس روئی کے لئے اور اپنے اس چھوٹے سے منصب کے لئے اور اپنے اس چھوٹے سے مفاد کے لئے جناب چیئرمین! وہ خود فرقہ واریت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس فرقہ واریت کے کچھ بین الاقوامی عوامل بھی ہیں۔ چونکہ میں بحیثیت رکن پارلیمنٹ اللہ کے سامنے اور عوام کے سامنے جوابدہ ہوں اور اللہ کو حاضر و ناظر جان کر حقائق بیان کروں گا۔ کیا خلیج کی جنگ کی وجہ سے پاکستان میں شیعہ اور سنی فساد کا منبع، خلیج میں ایران اور عراق کی لڑائی نہیں تھی؟ کیا آپ مجھے یہ کہنے دیں گے کہ ہماری فرقہ واریت کے وہ ستون جو اپنے آپ کو اس وقت مذہبی سکالر اور مذہب کے سب سے بڑے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں کیا وہ ہدایات اپنے school of thought سے لیتے رہے یا وہ ہدایات غیرملکی سفارتخانوں سے لیتے رہے؛ میں برملا اس سینٹ میں یہ بات کہنے کے لئے حق بجانب ہوں کہ جب ایران اور عراق کی لڑائی چھڑی تو عراقی سفارتخانے نے بھی کچھ علماء سو کو اپنے ہاتھ میں لیا اور ایرانی سفارتخانے نے بھی کچھ علماء کو لیا اور سعودی سفارتخانے بھی کچھ علماء کو لیا اور باقاعدہ طور پر شیعوں کے خلاف سنیوں کی طرف سے فتوے جاری ہوئے اور سنیوں کے خلاف شیعوں کی طرف سے فتوے جاری کئے گئے۔ اور اس وقت ہماری حکومت، ہمارے وہ فلاسفر، ہمارے وہ ممبران پارلیمنٹ، ہمارے وہ عزیز، ہمارے وہ دانشور خواب خرگوش میں تھے۔ انہیں یہ ہوش نہیں آیا کہ جناب کیا کچھ ہو رہا ہے۔ آج ایران اور عراق کی لڑائی ختم ہو گئی، آج بین الاقوامی صورتحال تبدیل ہو گئی، آج کے بعد جو صورتحال ہو گی اس کے بعد ہمارے ملک کا کیا بنے گا؛

جناب چیئرمین! کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس وقت سعودی عرب نے باقاعدہ طور پر لاکھوں ریال خرچ کئے اور ان لوگوں کو دیئے کہ آپ شیعوں کے خلاف کفر کا فتویٰ دیں؛ آج میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج سعودی عرب میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ شیعہ زائرین کو گھسنے دینے والے کا نام کیا شاہ فہد نہیں ہے؛ جناب چیئرمین! یہ حساس معاملات ہیں۔ لیکن ہم یہ

پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر لڑائی ایران اور عراق میں ہوتی ہے ' اگر لڑائی خلیج میں اور کویت میں ہوتی ہے۔اس کے اثرات ہم پر کیوں پڑتے ہیں؟ ہم کیوں اس کے آلہ کار بنتے ہیں؟ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ اپنے اس وطن عزیز کو اور اپنے ملک کو اس آگ میں بھسم کریں؟ جناب چیئرمین میں یہ ثابت کروں گا کہ جناب کل جو حالات تھے' کل عراق اور ایران کی لڑائی تھی' کل عراق اور ایران دشمن تھے'حالات کچھ اور تھے' اس وقت عراق کے ساتھ سعودی عرب تھا' اس وقت سیاسی اور بین الاقوامی حالات تھے۔ لیکن ہم نے ان حالات کا اثر قبول کیا۔ جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ نے فرقہ واریت کی اس آگ کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنا ہے تو اس کی تشخیص کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور جہاں تک جناب فتووں کا تعلق ہے' میں نہیں سمجھتا کہ جو ہمارے وزیر قانون صاحب کہتے ہیں کہ جناب فتویٰ کوئی نہ دے اور خود دس فتوے اپنی تقریر میں دے چکے ہیں۔ دس فتوے انہوں نے دیئے۔ میں گزارش کروں گا کہ فتوی اور اجتہاد کا ایک بلند مقام ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہوں' ان کی توہین کے بارے میں یقیناً کوئی ایسی بات نہیں کی جا سکتی۔ لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہان عوامل کو بے نقاب کیا جائے' ان عوامل کی نشاندہی کی جائے' ان کا کھوج لگایا جائے' آخر وہ کون سے عوامل ہیں جن کی وجہ سے فرقہ واریت کی بات ہوتی ہے؟ جناب صرف مذہبی فرقہ وارینگی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لسانی فرقہ واریت ہے' قومی فرقہ واریت ہے۔ اقبال حیدر صاحب نے یہ کہا کہ جناب یہاں پر مذہبی عناصر جو ہیں' علماء دس کلاشنکوف لے کر پھرتے ہیں۔ میں نے کہا جی بالکل صحیح ہے۔ اگر ایک عالم دین اپنے حالات کے تحت کلاشنکوف لے کر پھرتا ہے۔ اگر آپ کی حکومت اور نصیراللہ بابر صاحب اور آپ کی فورسز میں وہ کمال ہے کہ مارٹر گنوں کے سائے میں اس ایوان میں آتے ہیں؟ بلوچستان اسمبلی کے اجلاس کا جو موجودہ سیشن گزرا ہے' کیا وہ دس ایجنسیوں اور فورسز کے نرغے اور محاصرے میں منعقد نہیں کیا گیا تھا؟ وہاں کون سی مذہبی فرقہ واریت ہے؟ وہاں کون سا مذہب ہے؟ قومی اسمبلی کے ممبران جو کلاشنکوف بردار فوج اپنے ساتھ رکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جناب نہ یہاں پر قومی حوالے سے' نہ مذہبی حوالے سے' کسی بھی حوالے سے' کسی بھی شخص کی عزت اور اس کا مال محفوظ نہیں۔ جناب چیئرمین! کل کے اخبار میں آپ دیکھیں کہ ہمارے قاضی صاحب کو بھی شہداء میں شامل کیا گیا ہے۔ اخبارات میں خبر چھپی ہے کہ فلاں شخص قتل ہونے والا ہے۔ فلاں درجہ شہادت کو پہنچے گا۔ کون چھاپ رہا ہے؟ آپ مجھے بتائیں کہ اگر آپ کے قومی اخبارات میں' تقریباً جتنے بھی اخبارات میری نظر سے گزرے ہیں سب میں دو تین چار کالمی سرخی لگی ہوئی تھی کہ قاضی حسین

احمد کو بھی قتل کیا جائے گا' نواز شریف صاحب بھی جام شہادت نوش کریں گے' فلاں صاحب' فلاں صاحب' یہ کون دے رہا ہے؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جو ارکان پارلیمنٹ ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جن کے پیچھے لوگ ہیں' پارلیمنٹ کے ممبران کی ایک کثیر تعداد ان کے ساتھ ہیں۔ جو سابق وزیر اعظم ہیں' جو ایک جماعت کے امیر ہیں' اگر ان کے بارے میں آپ کی ایجنسیاں یہ رپورٹ دیتی ہیں کہ جناب آپ جنت جانے والے ہیں تو وہ بے چارے کلاشنکوف لے کر نہ پھریں تو کیا کریں؟ گھروں میں رہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہی گزارش کروں گا کہ آخر ان عوامل کو کیوں بے نقاب نہیں کیا جاتا؟ اور وہ ہماری وزارت داخلہ' وہ بے چارے یہاں پر بیٹھے رہتے ہیں اور انہیں کچھ پتہ نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین۔ یہ میں وضاحت کروں کہ دس منٹ تقریر ہوتی ہے موشن پر۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں عرض کروں' آپ وضاحت فرمائیں لیکن ہم نے جو موشن پیش کی تھی اس میں' میں mover تھا۔ تقریبا آدھا گھنٹہ۔

جناب چیئرمین۔ mover کا زیادہ ہے۔ اچھا۔ آپ mover ہیں اس موشن پر؟

حافظ حسین احمد۔ آدھا گھنٹہ تو ویسے حق ہے' ویسے آپ مہربانی کریں تو گھنٹوں کی کیا بات ہے؟

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ نہیں آدھا گھنٹہ۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں گا کہ جہاں تک یہ سوال ہے۔ یہاں ایک بات کی گئی کہ جناب مختلف فرقے ہیں۔ کس کا اسلام لایا جائے؟ کون سے فرقے کی بات کی جائے؟ میں پوچھنا چاہوں کا اقبال حیدر صاحب سے' جو وزیر قانون ہیں' اس وقت ان کی کیا مصروفیات ہیں۔ اللہ ہی جانے کہاں ہیں؟ کس کونے میں ہیں؟ کس حال میں ہیں؟ یا بدحال ہیں۔ جناب چیئرمین میں گزارش کروں گا کہ اس وقت جو قانون------

جناب چیئرمین۔ جی جناب' شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ جناب کسی کے ذاتی کردار کے بارے میں اس قسم کی بحث نہ کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ حسین احمد صاحب' ویسے کسی وزیر صاحب کو ہونا چاہیئے۔ جو اس کو wind up کرے۔ کیا آپ اس کو wind up کریں گے؟

حافظ حسین احمد ۔ اس معصوم کو کیا معلوم جی!

جناب چیئرمین ۔ تو میرے خیال میں جو اس کو wind up کرے ۔ اس کو یہ دلائل سننے چاہییے ۔ اقبال حیدر صاحب کا موشن ہے ۔ جی جناب حافظ صاحب ۔ آج ختم نہیں ہو گا ۔ یہ میں نے نہیں کہا ۔ جی جناب حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئر مین ! میں شفقت محمود کی شفقت سے کافی دیر سے محروم ہوں ۔ اللہ کرے یہ اپوزیشن میں ہوں تو پھر ان کے اور ہمارے تعلقات بہتر ہو جائیں گے ۔ اب یہ کچھ آگے گئے ہیں ۔ ہم اسی جگہ پر ہیں ۔ جناب چیئر مین! میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ ہمارے ہاں بدقسمتی سے بین الاقوامی صورت حال اور سفارت خانوں کا جو رول ہے، یقین جانیے وہ انتہائی اہم ہے ۔ اورمیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو دوست ممالک ہیں، یہ نہیں کہ ہم دشمنکو مداخلت کی اجازت نہیں دیتے ۔ میں یہ صاف کہتا ہوں کہ جو دشمن ممالک ہیں ان کوبھی پاکستان کے معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں ہے لیکن جو دوست ہیں انہیں بھی اجازت نہیں ہے ۔ اگر آپ یہاں قانون سازی کرتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ جناب یہ دس مصری ہیں ۔ ہم ان کو نکالیں گے لیکن میں پوچھنا چاہوں گا 'جناب چیئرمین کہ جناب معراج خالد صاحب کے ساتھ ہم ایران کے دورے پر گئے ۔ وہاں انہوں نے یہی بات کی کہ جناب ہم چاہتے ہیں کہ (ہائے میری قسمت)

(اس موقع پر کرسی صدارت جناب مسعود کوثر نے سنبھالی)

حافظ حسین احمد ۔ آپ بھی مجھ پر اسی طرح شفقت فرمائیں گے س طرح ----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ اب تو آپ کو الوداع کہنے کا وقت ہے ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب! ابھی تو کافی وقت ہے ۔ ابھی تو میں نے شروع کیا ہے ۔ میں نے کہا کتنی اچھی قسمت ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ بہت بہت شکریہ ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب! میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ ہمارے ہاں یقین جانیے کہ اگر پاکستان آزاد خارجہ پالیسی پر گامزن ہے تو ہم اپنے ان دوست ممالک سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ ہماری حالت پر رحم فرمائیں ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جب میں قومی اسمبلی کا ممبر تھا تو میرا جناب معراج خالد کے ساتھ ایران جانے کا اتفاق ہوا اور وہاں کے

انقلابی رہنماؤں نے ہم سے بات کی کہ جناب پاکستان میں شیعہ۔ سنی فساد کو ختم کیا جائے۔ تو میں نے تجویز پیش کی ' ہمارے ساتھ قومی اسمبلی کے ممبر تھے۔

Mr. Presiding Officer: Please order in the House

حافظ حسین احمد۔ ۔ میں نے ان سے کہا کہ کچھ لوگ پاکستان میں رہ کر یہ بات کرتے ہیں کہ ہمیں قائد ایرانی انقلاب خمینی صاحب کی طرف سے واضح ہدایات ہیں کہ ہم پورے پاکستان میں شیعہ انقلاب لائیں ۔ کیا واقعی آپ لوگوں نے کوئی ایسی ہدایات پاکستان کی کسی تنظیم کو دی ہیں ؟ انہوں نے کہا قطعاً ہم نے نہیں دیں ۔ میں نے کہا اگر آپ نے نہیں دی ہے ۔ آپ کم از کم ایک ویڈیو کیسٹ میں یہ بات کہہ دیں اور ہم جا کر لوگوں کو کہیں کہ وہاں کچھ عناصر ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جناب ہمیں احکامات ہیں اور ہمارا مذہبی اور عقیدے کا فرض ہے کہ ہم وہاں پہ انقلاب لائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں شیعہ انقلاب کی بات نہیں کرنی ہے ۔ سنی انقلاب کی بات نہیں کرنی ہے ۔ کاش ہم اسلامی انقلاب کی بات کریں ۔ اسلامی مساوات کی بات کریں ۔

جناب چیئرمین! میں یہی گزارش کروں گا کہ ایران اور عراق کی لڑائی میں لڑائی وہاں ہو رہی تھی لیکن یہاں پر وہ سفارت خانے مختلف لوگوں کو ' جن کی اگر آپ تحقیقات کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمارے وزیر داخلہ ہوتے تو میں کہتا کہ آپ اس دور کی بھی تحقیقات کریں کہ جناب اس حوالے سے کس نے کیا کیا ؟ اور ہم سمجھتے ہیں ۔ اس سے بہت سے چہرے بے نقاب ہو سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین! حکومت کا کام تو یہ ہے کہ عوام کو لڑاؤ اور حکومت کرو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ دور اب گزر چکا ہے ۔ حکومت کو چاہئے کہ اپنی ان agencies کو جن کا کام ملکی سالمیت اور اس کے استحکام کے لئے کام کرنا ہے ' ملک کی فضا میں اخوت اور رواداری پیدا کرنا ہے' یہ کہے کہ عوام کو لڑانے کی سرگرمیوں کو ترک کر دیں اور ملک کی تعمیر و ترقی میں شامل ہو جائیں۔

جناب والا! میرے اور بھی بہت سارے ساتھی اور بزرگ تقریر کرنا چاہتے ہیں' اس لئے میں اپنی بات مختصر کر کے یہ گزارش کروں گا کہ ظفر علی خان نے کیا خوب کہا ۔

رہے آباد پاکستان ' اندلس یاد آتا ہے
وہاں کی مسجدیں بھی ہیں مستقل تصویر ویرانی

وہاں کے مسلمان بھی اپنے آخری دور میں یہ کہتے تھے کہ فلاں مصری ہے ، فلاں سوڈانی ہے ، فلاں شامی ہے اور فلاں عربی ہے ۔ شکریہ ۔

Mr. Presiding Officer: I call upon Dr. Abdul Hayee Baluch

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب والا! آج ہم اس معزز ایوان میں ایک ایسے مسئلے پر بحث کر رہے ہیں ، جسے ہم ملک کے معاشرے ، عوام اور جمہوری اداروں کے لئے بہت اہم سمجھتے ہیں ۔ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم فرقہ واریت پر قابو پائیں ۔

جناب والا! اس مسئلہ کی بہت بڑی back ground ہے ۔ میں مختصراً ماضی کی طرف جاؤں گا ۔ اپنی جگہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے ملک میں ان تمام غیرجمہوری قوتوں نے جنہوں نے اقتدار پر غاصبانہ قبضہ کیا ہے ، ہمیشہ اسلام کا سہارا لیا ہے ، مذہب کا سہارا لیاہے ۔ جس بے دردی سے ہمارے ملک میں مذہب کا نام اپنے اقتدار کو دوام دینے کے لئے استعمال کیا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی ملک نے اتنی بڑی زیادتی اپنے مذہب کے ساتھ نہیں کی ہوگی جتنی ہمارے ملک میں ہمارے مذہب کے ساتھ ہوئی ہے ۔ ہمارے ملک میں مذہب کو گروہی مفادات اور اقتدار کے لئے استعمال کیا گیا ۔ عوام کے معاشی ، سیاسی اور معاشرتی حقوق کو کچلنے کے لئے مذہب کا سہارا لیا گیا ۔ جب بھی عوام نے اپنے مسائل کی طرف توجہ دلانا چاہی ، جب بھی عوام نے اپنے مسائل کے لئے احتجاج کیا تو ہمیشہ ان کے قومی ، وطنی ،معاشی اور سیاسی حقوق کو یہ کہہ کر روندا گیا کہ جناب! یہ لوگ اسلام کے خلاف باتیں کرتے ہیں ، مذہب کے خلاف باتیں کر رہے ہیں ۔عوام کے حقوق کو اس طرح کا رنگ دیا گیا کہ صاحب! یہ سوشلزم چاہتے ہیں ، یہ روس کے لئے کام کرتے ہیں ، یہ انڈیا سے کچھ مدد چاہتے ہیں ۔ عوام کے مسائل کو عجیب و غریب نمونے کے طور پر پیش کیا گیا ۔یہ ایک ایسی صورت حال تھی ، جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے ، کم ہے ۔ عوام کو جو مسائل درپیش تھے ، ان کو حل کرنے کی بجائے انہیں دوسرا رنگ دے دیا گیا ۔ مثلاً ملک میں اگر قومی وحدتوں کے اختیارات کی بات ہوئی ، ان کو زیادہ سے زیادہ خودمختاری دینے کی بات ہوئی ، ان کو اپنے وسائل استعمال کرنے کے اختیارات دینے کی بات ہوئی تاکہ ملک کی خوشحالی کے لئے قومی وحدتیں بہتر طریقے سے کام کر سکیں ، اپنے وسائل کو اپنے عوام تک پہنچا سکیں تو ان مسائل کو بھی ایسا رنگ دیا جاتا کہ صاحب! یہ سب ملک اور اسلام کے خلاف ہیں ۔

جناب والا! اسی طرح اس ملک کے نوے فیصد مظلوم محنت کش عوام کی بات کی جاتی

تو اس کے بارے میں بھی یہی فتویٰ دیا جاتا کہ دیکھیں جی! یہ لوگ ترقی پسند نظام چاہتے ہیں۔ یہ جمہوری نظام چاہتے ہیں ۔یہ سوشلزم چاہتے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب والا! ہاؤس میں کچھ معزز اراکین میٹنگ کر رہے ہیں ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر ۔ میں معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں کیونکہ جو معزز رکن ارشاد فرما رہے ہیں ان کی concentration پر فرق آتا ہے ۔شکریہ ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ ویسے بھی یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ تو ملک کے نظام حکومت کو صحیح معنوں میں جمہوری وفاقی بنانے کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے کے لئے مذہب کا سہارا لیا اور مارشل لاؤں کو طول دینے کے لیے غیر جمہوری اقدار کو لمبا کرنے کے لیے ہمیشہ اس طرح کے حربے استعمال ہوتے رہے اور عوام کے حقیقی مسائل پر کبھی توجہ نہیں دی گئی مہنگائی، بیروزگاری، بھوک، افلاس، جہالت اور عوام کے روزگار کا حق ضمانت اس پر کبھی توجہ نہیں دی گئی اور اپنے ملک کے عوام کے اندر بھائی چارہ اور ان میں محبت اور ایک ضلع کے حقوق کا احترام اور ایک ضلع کی زبان، ثقافت، کلچر، ادب کا احترام اور ایک ضلع کے قریب آنے کے لیے کوئی کاوش نہیں کی گئی بس ایک ہی رٹ لگائی گئی کہ اس ملک کے اندر سب مسلمان ہیں۔ بھئی مسلمان تو ہیں اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو نا چاہیئے۔ مگر ہر ایک کے اپنے قومی حقوق ہیں ۔معاشرتی حقوق ہیں ۔ سیاسی حقوق ہیں ۔ اقتصادی حقوق ہیں ان کی زبان ہے ثقافت ہے ۔ ہزاروں سال کی ان کی تاریخ ہے ۔ اس سب پر توجہ دینی چاہیئے ۔ مگر یہاں تمام حقیقی مسئلوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا اس کا نتیجہ یہ نکلا جو طاقتیں جمہوریت، عوام کے اقتدار اعلیٰ کی بالادستی سے خائف تھیں ۔ انہوں نے فرقہ واریت کو بھی ہوا دی ۔ انہوں نے مذہب کا بھی ناجائز استعمال کیا۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس طرح سے عرض کروں گا۔ کہ ماضی میں تمام عوام کے شہری حقوق کو غصب کرنے کی خاطر عدلیہ کی آزادی کو غصب کرنے کی خاطر ،پریس کی آزادی کو ختم کرنے کی خاطر ہمیشہ اپنے مفاد کو ملک کا مفاد سمجھا گیا۔ اور مذہب کو بھی یہ حکمران اور ارباب اقتدار یہ سمجھتے رہے کہ صرف وہی مذہب کے مالک ہیں ۔ حالانکہ ہمارے ۹۵ فیصد عوام مسلمان ہیں اور اللہ کے فضل سے یہاں سب مذہب سے اچھی طرح واقف ہیں اور مذہب کا احترام سب کے دلوں میں ہے لیکن سیاست کی خاطر

اور اپنے مفادات کی خاطر ماضی میں اس ملک میں حکمران مذہب کا ڈھنڈھورا پیٹتے رہے ۔ اور ترقی پسند خیالات کے اوپر وہ الزام تراشی کرتے رہے تاکہ یہ ملک حقیقی معنوں میں ایک جمہوری اور ایک ترقی پسند ملک نہ بن سکے۔ اور اس ملک کے عوام ایک ایسا معاشرہ تشکیل نہ دے سکیں۔ جہاں حقیقی معنوں میں اقتدار اعلیٰ کا مالک عوام ہوں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ملک کے ابتدائی سالوں میں اس قسم کے مسئلے کھڑے کیے گئے ۔ ۱۹۵۲ء میں لاہور میں جو منی مارشل لاء لگا وہ بھی غیر جمہوری قوتوں کی پیداوار تھی ۔ کہ عوام کو آپس میں لاہور میں ٹکرایا گیا۔ پھر عوام کو ۵۶ء کا آئین دینے کی بات تھی۔ یا عوام پر ون یونٹ جو مسلط کیا گیا۔ اس کو تقویت دینے کی خاطر اور ۵۶ء کے آئین سے انحراف کی خاطر ۵۸ء میں مارشل لاء نافذ کیا گیا۔ تو اس زمانے سے لیکر ۷۰ء تک عوام جو ہیں اپنے جمہوری اور سیاسی حقوق سے محروم رہے۔ اس کے بعد ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ڈاکٹر صاحب ایک منٹ کے لیے آپ کو interrupt کرتا ہوں ۔ آپ کے پاس مزید صرف دو منٹ ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے میں mover ہوں اور ۲۰ منٹ میرا حق ہے ۔ میں تو Mover ہوں اس لیے میں بات کر رہا ہوں ۔ میں تو شروع میں اس مسئلے کو لانے والا ہوں ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۱۹۷۰ء میں جب جمہوری اور one man one vote یا adult franchise کا حق پہلی بار اس ملک میں عوام کو ملا ۔ آپ نے دیکھا کہ عوام کا جو فیصلہ تھا۔ اس کا بھی احترام نہیں ہوا۔ عوام کے فیصلے کا احترام نہ ہونے کی وجہ سے ملک کو جو شدید نقصان ہوا وہ ہمارے اور آپ کے سامنے ہے کہ ملک کا ایک بہت بڑا حصہ ہم سے بنگلہ دیش کی شکل میں الگ ہو گیا۔ تو اس طرح سے آپ تھوڑا سا آگے جائیں۔ ۱۹۷۷ء کا جو مارشل لاء ہے اور ۱۹۸۵ء میں جو غیر جماعتی انتخابات ہونے یہ پیریڈ بھی آپ کے سامنے ہے ۔ یہ بہت بڑا بھیانک اور سیاہ تاریخ کا دور تھا۔ جس میں حکومتی اختیار میں رہنے والے لوگوں نے فرقہ واریت کو جان بوجھ کر دانستہ طور پر ہوا دی اور کوشش کی گئی کہ ملک کے اندر عوام کو الجھایا جائے ۔ شیعہ سنی و ذکری کے نام سے ' دیوبندی اور بریلوی کے نام سے الجھایا جائے ۔ یہاں دانستہ حکومتی سطح پر اس طرح کی کوششیں ہوتی رہی ہیں ۔ اور قومی وحدتوں میں جو مختلف زبان بولنے والے لوگ رہتے تھے ان کے درمیان بھی خلیج کو وسیع کرنے کی کوشش کی گئی ۔ سندھ کے اندر بھی اردو سپیکنگ اورسندھی سپیکنگ عوام کو آپس میں الجھانے کی کوشش کی گئی ۔ اسی طریقے سے بلوچستان میں عوام کو' پشتون اور بلوچ' جو آپس میں

محبت اور بھائی چارے کے رشتے میں منسلک ہیں' ان کو آپس میں ٹکرانے کی کوشش کی گئی ۔ تو یہ عجیب و غریب سلسلہ تھا خاص طور سے 1977ء سے 85ء تک یہاں تو عجیب صورتحال تھی ۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ جو سب سے دقت آمیز اور مشکل بات بنی ۔ وہ یہ بن گئی کہ ایک طرف سے یہ کوششیں اور سازشیں اور دوسری طرف سے ایک اور مصیبت ہمارے ملک کے عوام پر نازل کی کہ جی ہم روس کے خلاف لڑنا چاہتے ہیں ۔ جی ہم یہاں جہاد سے مدد کرتے ہیں ۔ ہم افغان جہاد کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں ۔ بھئی افغان جہاد کا ہمارے ملک کے غریب عوام سے کیا تعلق ہے ؟ وہاں تو امریکہ کا مفاد ہے ۔ امریکہ افغانستان کے عوام کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم نہیں کرتا ہے ۔ امریکہ کے مفادات ہیں ۔ کہ وہ اپنے طور پر جو روس اس زمانے میں ایک اس کے ہم پلہ قوت تھی وہ اس کو contain کرنا چاہتا تھا ۔ وہ اس کے آگے بڑھنے نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس کے لئے ہم skip board بنے جی ۔ ہمارے ملک کے عوام' سرزمین' وسائل سب اس کے لئے استعمال ہوئے ۔ اور اتنی بیدردی سے استعمال ہوئے ۔ کہ ہم خود حیران تھے کہ جیسے ہمیں ہی اس کے لئے واحد لوگ ہیں جو روس کو روک سکتے ہیں ۔ یا سوشلزم کو روک سکتے ہیں ۔ یا امریکی مفادات کے لئے محض ہم ہی رہ گئے ہیں دنیا میں ؟ ان کو آگے بڑھانے والے' انکے لئے استعمال ہونے والے ۔ تو اس سے کافی الجھن ملک کے عوام کے لئے پیدا ہوئی ۔ اور میں سمجھتا ہوں اس عرصے میں فرقہ واریت کو بہت بڑا دخل تھا۔ اسلام کے حوالے سے' مذہب کے حوالے سے' اس کو کافی اچھالا گیا۔ تو میری ----

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب بات یہ ہے کہ یہاں جہاد افغانستان کا مسئلہ ایک مستقل مسئلہ ہے ۔ آپ ان مسائل پر الگ بحث کرسکتے ہیں ۔ اس کا تعلق فرقہ واریت سے قطعاً نہیں ۔ فرقہ واریت شیعہ سنی میں ---

جناب پریزائیڈنگ افسر ۔ ٹھیک ہے مولانا صاحب ! آپ ان کو تقریر کرنے دیں۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

Please take your seat; ..... you please address the chair if you want to say something.

جی ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین ! یہ 1977ء سے وہ غیر جمہوری طور پر ظالمانہ

نظام تھا جس نے ہمارے قومی دھارے کو پاش پاش کیا۔ جس نے ہماری قومی وحدت ہمارے اندر محبت' بھائی چارہ' جمہوری اقدار سب کو پامال کیا۔ او ر اس میں صرف یہی ایک بات واضح تھی کہ آپ ان چیزوں سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آج تک دنیا میں نہیں ہوا ہے۔ ایک غلط جھوٹا ریفرنڈم ہوا۔ کہ اگر آپ اسلام چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ووٹ دو' ہمیں کامیاب کرو۔ آج تک دنیا میں ایسا کہیں نہیں ہوا۔ کہ صدر ہم کو بناؤ۔ بھئی کیسے آپ کو بنائیں؟ کیونکہ آپ اسلام چاہتے ہیں۔ بھئی اسلام سے آپ کا کیا تعلق ہے؟ بس صاحب۔ اگر آپ اسلام کی بات کرتے ہو۔ تو بس صدر ہمیں بنائیے۔ یہ سارے مذاق ہمارے ملک کے عوام سے ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے معاشرے میں اس طرح کی باتوں کو اگر ہوا دی جائے۔ اور وہ بھی ریاستی نظام کے حوالے سے تو وہ لوگ جو اقتدار میں ہیں وہ نہ صرف یہ' بلکہ ہم نے اپنے افغان بھائیوں کے ساتھ بھی ظلم و زیادتی کی ہے۔ اور ان کو بھی دربدر اور خوار کیا۔ ان کو آپس میں ٹکرا کر لڑا کر۔ ابھی تک مصیبت سے وہ نہیں نکل رہے۔ بھئی یہ کس طرح کی خدمت ہوئی؟ اچھا لوگ کہتے ہیں کہ جی ہم نے اسلام کی خدمت کی۔ میں کہتا ہوں کہ آج تو روس بھی افغانستان میں نہیں ہے۔ سب چلے گئے ہیں۔ اس کے باوجود وہاں بھائی بھائی کے ساتھ لڑ رہا ہے۔ بھائی ہیں آپس میں' سب مسلمان ہیں۔ تو یہ ساری باتیں ہمارے لئے غور طلب ہیں۔ میں یہ باتیں اس لئے کررہا ہوں۔ کہ میں اس معزز ایوان کے ذریعے ---

(اس مرحلہ پر اذان مغرب ہوئی)

Mr. PresidingOfficer: The House is adjourned for 15 minutes for Maghrib prayer

---

[The House adjourned for prayers]

[The House re-assembled after interval with Mr. Presiding Officer (Mr. Masud Kausar) in the Chair].

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ عبدالحئی صاحب! مزید ۵ منٹ آپ کو دیں گے۔ کیونکہ میرے حساب میں آپ کا آدھا گھنٹہ پورا ہو جانے گا۔ بہت بڑی لسٹ ہے۔ جو مطلب کی باتیں تھیں ' وہ آپ نے تقریباً کر لی ہیں۔ آپ ختم کریں ۵ منٹ میں۔ گورنمنٹ کی نمائندگی ہو رہی ہے۔ اعتزاز صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ وہ نوٹس لے لیں اور ابھی منسٹر صاحب بھی آ گئے ہیں۔ شاہ صاحب ابھی وہ تشریف لائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۲۰ منٹ کے بعد جو سپیکر بولتے ہیں ' وہ اپنے آپ کو repeat کرتے ہیں اور آپ تو ماشاء اللہ بہت ہی اچھے مقرر ہیں تو ۵ منٹ کافی ہیں۔ کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ بہت لمبی لسٹ ہے ہمارے پاس اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ تمام معزز اراکین کو موقع مل سکے ' ورنہ کل بہت کم وقت ہو گا اور بہت کم معزز اراکین کو موقع ملے گا۔ شروع کریں جی۔ بسم اللہ کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین صاحب۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۵ء تک جو سیاہ دور تھا۔ اس دور میں حکمرانوں کی طرف سے ہمارے عوام کو یہ تحفے ملے۔ کلاشنکوف کلچر ' ہیروئن کلچر ' دہشت گردی ' لاقانونیت اور عوام کی دولت کا چند ہاتھوں میں مرکوز ہونا ' ملک کی معیشت کو IMF اور ورلڈ بنک کے کنٹرول میں لانا اور جمہوری اقدار کی نفی۔ سب سے بڑھ کر ملک کا جو دستور تھا۔ امیر ' امیر ترین بن گئے اور غریب ' غریب تر ہوتے گئے۔ یہ ہمارے معیشت کی بنیاد تھی اور مذہبی منافرت کو ' فرقہ واریت کو ' ان سب کو ہوا دی گئی اور سب سے بڑھ کر جو ظلم ملک کے ساتھ کیا گیا کہ ۱۹۷۳ء کا جو آئین تھا ' حالانکہ میں نے ۱۹۷۳ء کے آئین پر دستخط نہیں کئے تھے۔ میں ان چند ممبران قومی اسمبلی میں سے ہوں جنہوں نے ۷۳ء کے آئین پر دستخط نہیں کئے تھے ' لیکن ایک اسمبلی کے پاس شدہ آئین میں ایک آمر نے اپنی مرضی کے مطابق ترمیم کی جس سے اس کی پوری شکل تبدیل ہو گئی۔ ۱۹۷۳ء کا آئین ۸۵ء کا آئین نظر آنے لگا۔ اور اس میں عوام کے ساتھ جو سب سے بڑی زیادتی ہوئی وہ اسکی آٹھویں ترمیم تھی۔ جس آٹھویں ترمیم کی بدولت آج بھی ہمارے ملک کے اندر جمہوری نظام مستحکم نہیں ہو رہا اور ۱۹۹۰ء کی جو حکومت گئی وہ بھی اس غیر جمہوری۔ آٹھویں ترمیم کی مہربانی سے گئی۔ ۱۹۹۳ء میں جو گئی وہ بھی اس معصیت آٹھویں ترمیم کے حوالے سے گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ جو سب سے بڑی زیادتی کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک فرد واحد کو اس ملک میں یہ اختیار دیا گیا کہ وہ پوری اسمبلی کو جب چاہے ' جب اس کا موڈ ہو ' برخاست کر دے۔ جب اس کے مفادات متاثر ہوں ' صدر کی حیثیت سے وہ اسمبلی کو برخاست کر سکتا ہے۔ تمام دنیا کے

جمہوری معاشرے میں ایسا کہیں نہیں ہوا کہ ایک فرد واحد کو ساری اسمبلی اور حکومت کو برخاست کرنے کی اجازت ملے ۔ یہ ۱۹۸۵ء کا تحفہ تھا ۔ دوسرا اس میں عوام کے ساتھ جو زبردست زیادتی ہوئی وہ فرقہ واریت کو ہوا دینے کی خاطر ' مخلوط انتخاب ' جو ۱۹۷۳ء کے آئین میں تھا ' اس کو جداگانہ انتخاب کا نام دیا گیا ۔ اس سے اور زیادہ لوگ فرقہ واریت کی طرف گئے ۔ اقلیت خود کو دوسرے درجے کا شہری سمجھنے لگی ۔ ایک جمہوری معاشرے میں سارے شہری برابر ہیں ۔ سب کے جمہوری حقوق برابر ہیں ۔ یہاں عیسائی ' ہندو ' پارسی اور دوسری جو اقلیتیں تھیں وہ اپنے آپ کو دوسرے درجے شہری سمجھنے لگیں ۔ اور اس طرح سے آپ ایک ملک میں ' ایک جمہوری معاشرے میں ' تمام شہریوں کا برابر حق ہے ۔ ان کو آپ کیوں الگ کر رہے ہیں ۔ ۱۹۷۳ء کے دستور میں ' جو اسمبلی نے پاس کیا تھا ۔ آپ نے اس کی کیوں خلاف ورزی کی ۔ تو ان ساری باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس طرح سے فرقہ واریت کو آگے بڑھایا گیا کہ اب وہ بابری مسجد کا مسئلہ جو انڈیا میں تھا اور ہم نے یہاں ہندوؤں کو روند ڈالا ۔ ان کے گھر جلائے ۔ ان کے بچوں کو قتل کیا ۔ ایک افراتفری ملک میں کر دی ۔ یعنی اسلام میں تو اقلیت کا تحفظ ہے ۔ اسلام تو اقلیت کیلئے بہت تعاون کی بات کرتا ہے ۔ یہاں ساری باتیں ہوئیں اور دوسری جو اہم بات ہے وہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ زیادہ عرصہ غیر جمہوری قوتوں کے اقتدار میں رہنے کی وجہ سے ہمارے ملک کے اندر صحیح معنوں میں جمہوری اقدار فروغ نہ پا سکیں اور ملک میں دولت کی جو تقسیم ہے وہ بھی صحیح نہیں ہوئی ۔ منصفانہ نہیں ہوئی نوے فیصد عوام اپنے ملک کے وسائل سے محروم ہیں اور ان کو دو وقت کی روٹی کھانے کو نہیں ہے ۔ گھر رہنے کو نہیں ہے سر چھپانے کو جگہ نہیں ہے ۔ یہ ساری باتیں ظاہر ہے ایک ایسا معاشرہ جہاں بنیاد بے انصافی پر ہو ' ظلم پر ہو ' زیادتی پر ہو ' لوٹ مار پر ہو ' استحصال پر ہو قانون کی نظر میں سب شہری برابر نہ ہوں ۔ چند بڑے لوگوں کیلئے اور مراعات یافتہ لوگوں کیلئے تو قانون میں کوئی بندش نہیں ہے ۔ وہ قانون سے بالاتر ہیں وہ قتل بھی کریں ان کو کوئی نہیں پوچھتا ہے ۔ وہ لوٹ مار کریں بھی تو کوئی نہیں پوچھتا ہے ۔ وہ ہیروئین کا کاروبار بھی کریں تو کوئی نہیں پوچھتا ہے ۔ یہ ہمارے ملک کے دولت مند لوگ اور امیر ترین لوگ ' حکمران قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہیں ۔ وہ قانون کا احترام نہیں کرتے ہیں ۔ اور ہر وقت اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے ہیں ۔ تو اس طرح کا ناہموار معاشرہ غیر برابری کی بنیاد پر معاشرہ ' قوموں کے درمیان ان کے حق کا مسئلہ ' حقوق کا مسئلہ ' قومی خود مختاری کا مسئلہ ' یہ سارے مسائل عوام کا جمہوری مسئلہ ' پریس کی آزادی ' اخبارات کی آزادی ' عدلیہ کی آزادی ' شہریوں کی آزادی ' ان کے جان و مال کی حفاظت ' جب یہ ساری باتیں ایک

معاشرے میں نہ ہوں جہاں لاقانونیت کا دور دورہ ہو جہاں عوام کی دولت کو لوٹ مار کرکے بڑے بڑے محلات اور بنگلے بنائیں ' اور اس پر " ھذا من فضل ربی لکھوائیں۔ بس " ھذا من فضل ربی " جو لکھ دیا کہ جی ہم نے اسلام کی خدمت کی ہے۔ ارے آپ نے تو ظلم کیا ہے۔ غریب عوام کا خون چوسا ' عوام کو محروم کیا۔ اس کے بنیادی حقوق سے ' اس کو خوشحالی سے آپ نے محروم کیا اور یہ " ھذا من فضل ربی " بنگلے پر لکھ کر یہ خوش ہو جاتے ہیں ۔ تو جناب والا' اسلام کی جو اساس ہے جو روح ہے وہ انسانیت پر ہے ۔ انسان کا سب سے بڑا احترام اور عزت ہمارے مذہب میں ہے' اسلام میں ہے۔ ہم نے روح کو چھوڑا جو اس کا اصل مقصد تھا اور خدمت ' انسانیت اور نیک نیتی اور استحصال سے پاک معاشرہ ' ظلم و جبر سے پاک معاشرہ ' قانون کی نظر میں سب برابر ' اس سب کو ہم نے چھوڑ دیا اور دوسری فروعی باتوں کی طرف مذہب کو لے گئے ہیں اور فروعی باتوں کی طرف ہماری توجہ گئی ۔ تو یہ ساری میری گزارشات اس طرح سے ہیں میں ان تجاویز کا مختصر تجزیہ کرنے کے بعد اس طرح سے اس معزز ایوان میں پیش کروں گا کہ ہمارے ملک کو صحیح معنوں میں فرقہ واریت سے نکلنا چاہئیے۔ صحیح معنوں میں وفاقی جمہوری نظام کیلئے جد و جہد کرنا چاہئیے ۔ جمہوری کلچر کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اور ایسا جمہوری کلچر کہ ہماری اقتصادیات میں بھی جمہوریت ہے ۔ معاشرے میں جمہوریت one man, one vote کے ساتھ اقتصادی جمہوریت بھی ہو اور دولت کی تقسیم کا بھی' معیشت کو بھی اس طرح سے ہم استوار کریں جس سے ہمارے غریب کسان ' ہاری ' کاشتکار ' مزدور اور دوسرے لوگ جو ہیں جو نچلے اور متوسط طبقے کے عوام ' چھوٹے ملازمین سب اس سے استفادہ کر سکیں اور ملک کو صحیح معنوں میں ایسا سوشل معاشرہ بنائیں جہاں علاج و معالجہ مفت ہو۔ جہاں روزگار کی ضمانت ہو۔ جہاں قانون کی بالادستی ہو ۔ جہاں رول آف لاء ہو ۔ جہاں تمام شہری ریاست کے نظام میں برابر ہوں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے ضروری ہے کہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے اور اس مشترکہ اجلاس میں تمام پارٹیوں کو جو نمائندگی کر رہی ہیں قومی اسمبلی میں اور سینٹ میں' ان سب کو موقع ملے ۔ وہ ایک ایسی کمیٹی بنائیں اور باہمی مشاورت سے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی سارے مل کر ایک ایسے معاشرے کیلئے پالیسی مرتب کریں جو اس کمیٹی پر چھوڑ دیں اور وہ ایک ایسی پالیسی مرتب کریں کہ جس سے ہم جمہوری اور معاشی طور پر ہم آزاد ہوں۔ اور آئی ایم ایف سے آزاد اور ورلڈ بینک سے آزاد ہوں۔ اور جو تمام وفاقی اکائیاں ہیں وحدت ہیں قومی وحدتیں ہیں ان کے اختیارات ' حاکمیت اور آئین میں انکے وسائل پر جو اختیارات ہیں ان سب کو تسلیم کرے اور اس کے ساتھ ساتھ ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ شکریہ ڈاکٹر صاحب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں وائینڈ اپ کرتا ہوں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔بڑی مہربانی شکریہ ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں صرف تجاویز دے رہا ہوں بس۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ نہیں ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شرح خواند گی کے بارے میں صرف دو منٹ ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ نہیں دو منٹ میں نہیں دے سکتا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ دوسری تجویز یہ ہے جناب کہ شرح خواندگی کو سو فیصد ٹارگٹ پر پہنچانے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر تعلیم بالغاں کیلئے منصوبہ بندی کی جائے اور ایک خاص مدت تک کیلئے پوری آبادی کو literate بنایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ڈاکٹر صاحب میں اس روایت کو قائم نہیں کرنا چاہتا کہ چیئر کہے کہ بس کریں اور آپ بولتے جائیں ۔ میں اس روایت کو اب ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ کی بڑی مہربانی ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جی میں وائینڈ اپ کر رہا ہوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ڈاکٹر صاحب میں request کرتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں ۔ بڑی مہربانی ۔ اگلے مقرر لسٹ کے مطابق راجہ محمد ظفر الحق صاحب ہیں ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی میں کل تقریر کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی آپ کل تقریر کریں گے ؛ محترمہ نسرین جلیل صاحبہ

Please keep in mind that allother speakers will have ten minutes and you also keep this factor in mind.

Mrs. Nasreen Jalil: Mr. Chairman, between my speech, please, don't interrupt me otherwise I will get distracted. So, I am glad that we are

discussing the motion concerning sectarian violence in the country and the law and order sitution in Sindh both of which, I feel, are irrevocably linked together and are doing irreparable harm to the unity of the country and are striking at the very foundation , the very roots of democracy. I believe that some members might think that what I am going to say is to malign the Government but I want to make it clear that it is not to malign the Government , the discussion as well as the conclusion and the solution will be able to help us to save the country, to save our dignity and to save our future generations. Mr. Chairman, Putting the issues under the carpet would further lead to violence, to law and order situation and a further sense of deprivation among the people whether it is in Sindh , Balochistan, NWFP or Punjab. Mr. Chairman , it is apparent that since the sectarian violence has been on the increase in the past many years. But I would like to point out here that the inception of MQM in 1984 , an effort on the part of Mr. Altaf Hussain , MQM leader, was made to bring about peace and harmony and understanding amongst various sectarian groups in Sindh. No sectarian violence occurred there in 8 years , from 1984 onwards till I believe this year and Senator Jawad and others, who are present here, are witness to that and aware of the fact. I would also like to point out that urban areas of Sindh are the stronghold of MQM and the urbanized in Sindh voted for MQM in general elections of 1988, 1990 and 1993, making MQM the sole and single largest political party in Sindh and the third largest political party in Pakisan. Despite the clear mandate of the people in favour of MQM and Mr. Altaf Hussain, today I am the prisoner of the People's Party Government. I am standing before you as the representative of the people, Excuse me Sir.

Mr. Presideing Officer: No interruptions.

Mrs. Nasreen Jalil: I am standing here, representing the people

whose civil and political rights have been usurped. Who are being hounded, oppressed, and crushed, intimidated and harassed not by the enemy this is serious, Mr. Chairman, not by the enemy my dear Sir, but by you, by our own countrymen, by our own government.

Mr. Presiding Officer: You are addressing the Chair and you are saying ....

Mrs. Nasreen Jalil: I am sorry Sir, by our own forces. Mr. Chairman, this is a very serious matter for me, so if somebody thinks that it can be sort of to be laughed at, it is very serious. I mean, I am really concerned, so should the rest of the House be concerned about it. I want to tell you that in the last 45 years Mohajirs have been deprived. There has been a sense of deprivation amongst the Mohajirs, which was elaborated and explained in this House, when there was a debate on Sindh earlier, and it has been carried out by each successive Governments without exception, Sir.

سندھ میں جب تک discrimination جاری رہے گی ۔ جب تک لوگوں کو ان کے حقوق نہیں دیے جائیں گے۔ اس وقت تک سندھ کے حالات بہتر ہونے کے کوئی امکانات نظر نہیں آتے ۔ ایم کیو ایم جو کہ سندھ کے شہریوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے اس نے اپنے اٹھارہ پوائنٹ جاری کر دیے ہیں

Which I have over here

اس پر ضروری ہے کہ مذاکرات ہوں جس سے اب تک حکومت وقت گریز کر رہی ہے کہا تو یہ جاتا ہے کہ

We are in contact with MQM. We are having dialouge with MQM. We are in negotiations with the MQM but for the past so many months, the People's Party has been in (ent. and there has been no forward step towards that Mr. Chairman, we demand the fundamental and constitutional rights of the Mohajirs, not only for Mohajirs but all the down troddens, oppressed people of

Pakistan and we want those rights within the boundaries of Pakistan. I want to make this clear that we want these rights within the boundaries of Pakistan. Sir, we might call ourselves as Mohajirs but we are here to stay. Nobody should have illusions that Mohajirs will be forced to migrate or they can be subjugated.

ہم نے اپنے اس ملک کو بہت قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے ہم نے اس ملک کو اپنے خون سے سینچا ہے یہ ملک ہمارا ہے ۔

We and our children are the sons of the soil. You can atleast thump the desks. I hope you are thinking, I am speaking seriously. The continuing failure of army operation clean up is synonymous with the worsening law and order situation in Karachi, Sir, when the army operation was started it was claimed that it was to apprehend criminals, dacoits, and the robbers. A list of 72 persons was issued or shown to the Government but none of those people have been apprehended. People like us are being targetted.

نہیں سر آج بھی یہی ہو رہا ہے

Mr. Chairman, instead the operation targetted Mohajirs in Sindh. Thousands of Mohajirs have been arrested or kidnapped. Hundreds of Mohajirs were killed by law enforcement agencies and are being killed. Thousands have been tortured in state torture cells. Thousands have been rendered homeless and thousands of houses have been looted.

جناب والا ہر پولیس سٹیشن کراچی شہر کا ٹارچر سیل ہے State Torture Cells جہاں پر ہمارے لوگوں کو blindfolded لے جا کر بہیمانہ تشدد کیا گیا ہے ۔ پولیس سٹیشن کے علاوہ آپریشن کلین اپ کے دوران ایف آئی ٹی which is Field Investigation Team انہوں نے اپنے سپیشل ٹارچر سیل بنائے ہوئے ہیں جن کو آج ایف آئی یو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہاں پر لوگوں پر بہیمانہ تشدد کیا جا رہا ہے ۔

which is field invest[illegible] team, they have special torture cell which have the name of FIU.

وہاں پر لوگوں پہ بہیمانہ تشدد کیا جا رہا ہے ، ان کو مارا جاتا ہے ، ان کی آنکھوں پہ پٹی

باندھے رکھتے ہیں مہینہ ، پندرہ دن ، اٹھارہ دن ، دو مہینے اس کی کوئی قید نہیں ہے and innocent people are taken there.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں ایک request کروں گا کہ آج کا جو موضوع ہے وہ بنیادی طور پر فرقہ واریت کے مسئلے پر ہے ۔ کوشش یہی کریں کہ ایسی باتیں جو فرقہ واریت کے مسئلے سے تعلق رکھتی ہیں ان پر زیادہ بحث کریں ۔ کیوں کہ اور controvertial issues ایسے ہیں جن کے لئے اور کسی وقت بحث کریں گے ۔

بیگم نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین یہ controvertial issues نہیں ہیں I am giving you the facts that have ......

Mr. Presiding Officer: Because I believe that there is no sects in Islam unlike Chrisctianity , where you have Protestant and you have Roman Catholic. In Islam there is no sects. They may have different schools of thought but there are no sects. So, basically ......

Mrs. Nasreen Jalil: I believe, both the motions were clubbed together that is why I am speaking on the subject and Senator Aftab Ahmed Sheikh had given a question on ...... excuse me Sir,

Mr. Presiding Officer: Anyway, Mrs. Jalil, you know, you have already taken about more than ten minutes. So, if you want to wind up, I give you another minute.

Mrs. Nasreen Jalil: Sir, I will walk out if this is the attitude of the Chair.

Mr. Presiding Officer: No, please don't take a walk out.

Mrs. Nasreen Jalil: I have to speak, Mr. Chairman, being a lady as well somebody who is from Sindh.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے جی آپ بولیں۔

بیگم نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین! ان ٹارچر سیلز میں ہماری عزت نفس پر حملہ کیا جاتا ہے ۔ جو لوگ پکڑے جاتے ہیں ان میں جوان ۔ بوڑھے ۔ بچوں کی کوئی قید نہیں ہے ۔ صرف ایک شرط ہے کہ that they should be either MQM members their relative or sympathizer not even just Mohajir, they have to be some how affiliated with MQM جناب آرمی آپریشن کلین اپ کا مقصد یہ بھی تھا کہ زبردستی وفاداریوں کو تبدیل کروایا جائے۔

Mr. Chairman I believe that you don't know the background of this. Please, may I have your attention?

Mr. Presiding Officer: I am sitting here as an impartial person and I am not supposed to pre-judge the issue. So, I am listening to you.

بیگم نسرین جلیل۔ زبردستی وفاداریاں تبدیل کروانے کی کوشش کی گئی تاکہ ایم کیو ایم کا ووٹ بینک توڑا جا سکے ۔ جناب والا! میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ معصوم لوگوں کو گرفتار کیا جاتا تھا ان سے extortion میں لاکھوں روپے اس آپریشن کلین اپ کے دوران لئے گئے ۔ میں آپ کو بتاؤں کہ ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے ایک ممبر ہیں شکیل اعظم he is very young person but at one time twelve members of his family were in detention center Sir ڈاکٹر عمران فاروق جو کہ پارلیمانی گروپ کے لیڈر تھے at one time his whole family brothers, sisters, father uncles were tortured to reveal his whereabouts and no where in the history of Pakistan political prisoners have had head money placed on them. This is what was done to MQM members. سر آپریشن کلین اپ جو کہ مہاجروں کی unity کو break کرنے کے لئے اور مہاجروں کو ٹارگٹ کرنے کے لئے لایا گیا تھا اور استعمال کیا گیا اس کا مقصد ایم کیو ایم کو at the same time it was to hijack the MQM کہ لوگ Member of the Assemby رہیں مگر ان کو ٹارچر کر کے ان سے کہا جائے کہ آپ اپنی وفاداریاں تبدیل کریں ۔ اس سلسلے میں اسمبلی کے ممبران کو اغواء بھی کیا گیا اور زبردستی وفاداریاں تبدیل کروانے کا عمل اپنایا گیا۔ میں اس سلسلے میں آپ کو بتاؤں کہ میرے شوہر ایم اے جلیل صوبائی اسمبلی کے ممبر تھے۔ He was not available to the officials of the army during operation clean up. So, they went to my daughter's

office, her name is Aisha and she is in early twenties, they surrounded the office as if she was a criminal. They cordoned off the full area and they stayed in that office for four hours demanding the establishment to produce Aisha

اگر عائشہ ان
کے ہاتھ اس وقت لگ جاتی تو کیا آج جلیل ایم کیو ایم میں ہوتے یا کسی اور پولیٹیکل پارٹی میں
میں ؟ جناب والا آرمی آپریشن کلین اپ ہمارے خلاف شروع کیا گیا تاکہ ایم کیو ایم کو ختم کیا
جا سکے اور جنرل اسلم بیگ صاحب نے باقاعدہ ان لوگوں کو جن کو ایم کیو ایم نے ، ایم کیو ایم
ممبران کو جو کہ criminal activities میں ملوث تھے ان کو ایم کیو ایم سے خارج کردیا تھا ۔ ان کو
باقاعدہ لایا گیا ان کو سال بھر کی ٹریننگ دی گئی مسٹر چیئرمین ان کو ٹریننگ دے کر ہمارے
سروں پہ مسلط کیا گیا ۔ اور

On 19th June,1992 they were brought into the city of Karachi under the protection of the army, police, ranger, the whole administration, as well as the law enforcing agencies. General Asif Nawaz is on record saying if there can be so many Muslim Leagues, why cannot there be more then one MQM.

جناب والا آج بھی ہمارے لوگوں کو سرکاری دہشت گرد مار رہے ہیں۔

This is the problem in Karachi today. Adminstation and Law enforcing agencies, they have decided to kill anybody and everybody who is associated with MQM.

پچھلے پانچ ماہ میں پچاس سے زیادہ لوگوں کو مارا گیا ہے۔

Mr. Presiding Officer: You have another one minute now.

Mrs. Nasreen Jalil: Mr. Chairman, General Abdul Waheed has claimed that he is a political. He is very much aware that terrorists creating law and order situation in Karachi have the protection of the Government and Agencies and these terrorists roam about the city of Karachi openly carrying lethal weapaon in the presence of the Army but nothing is done about it. I am discussing the law and order sitaution, sir, not only sectarian violence. He has adopted a policy of Laissez Faire but which doesnot absolve him of the responsibility as it does not absolve anyone of us of the responsibility of what is happening in Sindh.

جناب چیئرمین! اس ملک میں ہر نہج پر انفرادی اور مختلف حکومتوں نے فوج کو استعمال کیا ہے۔ اپنے فائدے اور اپنے مفادات کے لیے۔ ایوب خان کی آمریت جس نے فوج کو carte blanche دیا۔ یحییٰ خان جنہوں نے بھٹو کے ایماء پر ملک کو دولخت کیا۔ جناب چیئرمین! بلوچستان پر بمباری کروائی گئی یہ کس کے زمانے میں ہوا۔ I am talking about the reasons and what is taking place here today ضیاء الحق کا مارشل لاء جس نے سندھ دیہی علاقوں پر فوج کشی کی۔ اور پی پی پی کیا کر رہی ہے۔ ان الیکشن کے بعد ہمارا خیال تھا کہ ملک میں۔ جمہوریت کا دور آنے گا اس کے بجائے آرمی کو استعمال کرکے سندھ کے شہری علاقوں کو زیر کیا جارہا ہے۔ پولیٹیکل سٹینٹ کی بجائے عوام کو brute force سے دبایا جا رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نسرین جلیل صاحبہ آپ کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔

Mr. Presiding Officer: I am not allowing any speaker. The Time is over.

Mrs. Nasreen Jalil : No democracy can survive through the barrel of a gun ! why are Mohajirs being victimised? What are the aims?

اس کا مقصد کیا ہے؟

Malik Muhammad Qasim: Mr. Chairman, I am on a point of order, Sir. Actually I gave the honourable member time to talk on sectarianism but unfortunately, I mean. I am happy she is making a good speech, it is very unfair on her part that instead of talking on sectarianism, she is talking on everything but not sectarianism.

Mrs. Nasreen Jalil: I will come to that.

Mr. Presiding Officer: No, No, I will not allow to speak any further. No, your time is over. Qazi Hussain Ahmad Sahib to talk. Please take your seat. Qazi Hussain Ahmad.

قاضی حسین احمد ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ آپ نے خود کہا ۔ اسلام میں فرقے نہیں ہیں ۔ بلکہ ہم

مسلمان ہیں ۔ ہمارا مذہب اسلام ہے ۔ خود قرآن کریم اس بات پر گواہی دیتا ہے ۔ جب قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نصیحت دیتا ہے۔

Mr. Presidinng Officer:Sorry , Shafqat Mahmood sahib, since Qazi sahib had requested and he is a Leader of a political party, so I just wanted to show that much courtesy.

قاضی حسین احمد ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ " اللہ کے راستے میں جہاد کرو جیسے کہ جہاد کرنے کا حق ہے ۔ اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور اس دین میں تمہارے اوپر کوئی تنگی نہیں رکھی ۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ۔ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، مسلم رکھا ہے تا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اوپر گواہ بن جائیں اور تم لوگوں پر گواہ بنو ۔ اس بڑے کام کی تیاری کے لئے نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ ۔ وہ تمہارا مولا ہے ۔ بس کیا ہی اچھا مولا اور کیا ہی اچھا مدد گار ہے۔"

یہ بنیادی فریضہ ہے مسلمان کا ' اللہ نے نام مسلم رکھا ہے ۔ اللہ نے ہمیں منتخب امت قرار دیا ہے ' اللہ نے کہا ہے تمہارا فریضہ لوگوں کی امامت کرنا ' لوگوں کو حق کی دعوت پہنچانا ہے ' پوری انسانیت کو ۔ اور اللہ نے کہا ہے کہ تمہارا وہی کام ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔ وہ رحمت اللعالمین تھے ۔ یہ فرقے کیسے پیدا ہونے کہاں سے پیدا ہونے ' قرآن و سنت میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دو political groups پیدا ہو گئے تھے ۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ' امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں political groups تھے ' سیاسی گروپس تھے لیکن وہ مذہبی فرقے نہیں تھے ۔ اس کو بعد میں مذہبی فرقے بنایا گیا ہے ۔ بنیادی جو دو بڑے فرقے کہے جاتے ہیں شیعہ سنی ان کے اندر بھی ' جو اتحاد کی چیزیں ہیں وہ اختلاف کی نسبت کہیں زیادہ اہم اور کہیں زیادہ بنیادی ہیں ۔

جناب والا ! یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ایک طویل دور شہنشاہیت کا اور طویل دور استعمار کا یہاں گزرا ہے اور انہوں نے کوشش کی ہے کہ ہمارے اندر جتنے اختلافات ہیں ان اختلافات کو اور بڑھایا جائے ہمارے اندر سختی اور تلخی پیدا کردی جائے ۔ اور ہماری توجہ اپنے بنیادی مقاصد سے ہٹا کر ' ہمیں چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیوں میں مصروف رکھا جائے ' کھلی شاہراہ سے کھینچ کر ہمیں بند گلیوں کی طرف کھینچا جائے ۔ اس وقت بھی جناب چیئرمین ! امت مسلمہ بحیثیت مجموعی ایک بہت بڑی قوت ہے ۔ امت مسلمہ اگر اکٹھی ہو جائے ۔ وہاں بلقان سے لے کر پاکستان تک اور اس

طرف ملائشیا اور انڈونیشیا اور پھر عالم عرب میں مراکش سے لے کر عراق تک ، شمال سے لے کر یمن تک بہت بڑا علاقہ مسلمانوں کا پڑا ہوا ہے ۔ اور میرا خود ذاتی تجربہ ہے میں ان میں سے اکثر علاقوں میں گیا ہوں ۔ کسی مسجد میں آپ چلے جائیں ۔ آپ کو اپنائیت محسوس ہو گی ، آپ محسوس کریں گے کہ میں اپنے بھائیوں میں آ گیا ہوں ۔ آپ کی ساری بیگانگی ختم ہو جاتی ہے ۔ اور اگر ایک مسلمان یہ احتیاط برتے کہ وہ کسی controversy اور کسی تنازعہ میں نہ پڑے بلکہ عموی اتفاق کی بات کرتا رہے تو یہ ناممکن بات نہیں ہے ۔ مجھے ایران کے بارے میں بتایا گیا کہ آپ کو لوگ پوچھیں گے اور اگر آپ کہیں گے کہ میں "سنی" ہوں ، آپ کو گالی دیں گے ، آپ کے بزرگوں کو گالی دیں گے اور آپ کو مشتعل کریں گے ۔ میں ایک مہینے تک ۱۹۷۲ء میں ایران میں پھرتا رہا ۔ "قم" گیا ہوں ۔ ان کے دارالتبلیغ الاسلامی میں میں نے رات گزاری ہے ۔ اس وقت شاہ کے زمانے میں ان کے بڑے بڑے لیڈروں سے ملا ہوں ۔ بسوں میں سفر کیا ہے اور ان کے پورے معاشرے کو دیکھا ہے ۔ اس میں شک نہیں ہے کہ وہاں بھی سنی شیعہ والا تعصب موجود ہے اور لوگ اس طرح کے معاملات کو اور بات کو چھیڑنے کا شوق بھی رکھتے ہیں ۔ میں نے کوشش کی کہ میں اس طرح کے کسی تنازعے میں نہ پڑوں ۔ مجھے یاد ہے کہ ایک آدمی نے مجھے بہت پوچھا کہ تم سنی ہو یا شیعہ ہو میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں ۔ اس نے کہا کہ نہیں مسلمان تو ہیں پھر بھی ۔ میں نے کہا کہ میرے لئے یہ کافی ہے کہ اللہ نے میرا نام مسلم رکھا ہے میں کیوں کسی دوسرے نام پر فخر کروں ۔ اس نے پھر کہا کہ تم چار کو مانتے ہو یا پانچ کو مانتے ہو میں نے کہاکہ میں ایک کو مانتا ہوں ۔ اس طریقے سے میں نے اپنے آپ کو ہمیشہ بچایا ۔ جناب چیئرمین ۔ یہ سارا جو کھیل ہے ، یہ استعمار کے جو آلہ کار لوگ ہیں وہ یہاں پر خود اس کو ہوا دیتے ہیں ۔ ہماری Bureaucracy کی training ہے ۔ divide and rule اور divide and rule کے ذریعے سے وہ خود یہ پیدا کرتے ہیں اگر کہیں شیعہ سنی پیدا نہ ہو سکے تو بریلوی دیوبندی پیدا کر لیں گے ۔ اگر کہیں بریلوی دیوبندی بھی نہ ہوں تو ہمارے صوبہ سرحد میں پنج پیری اور غیر پنج پیری پیدا کر دیتے ہیں ۔ اتنی سی بات پر بھی لوگوں کو لڑاتے ہیں کہ سنت کے بعد جو دعا ہے وہ مسنون ہے یا مسنون نہیں ہے ۔ اتنی سی بات پر بھی لوگوں کو لڑاتے ہیں کہ تم نے آمین بالجہر کہا ہے یا آمین بالسر کہا ہے ۔ یہ تمام چیزیں ہمارے اندر پیدا کی جاتی ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے سے لڑتے رہیں ۔ جناب چیئرمین جب آپ کے اپنے Bureaucracy کے لوگ اپنے محدود اور چھوٹے مقاصد کے لئے لوگوں کو لڑا دیتے ہیں تو پھر باہر کے دشمنوں کو بھی موقع ملتا ہے ۔ انڈیا تو چاہتا ہے کہ یہاں کوئی اختلاف پیدا ہو اور وہ اس کو ہوا دے ۔ انڈیا

کی یہ مرضی ہے کہ آپ شیعہ سنی کا مسئلہ پیدا کریں۔ پنجاب میں کوئی اور چیز پیدا نہیں ہوئی۔ وہاں کوئی ethnic problem پیدا نہیں ہوا تو اس لئے وہ اس تلاش میں تھے کہ پنجاب میں کیا چیز پیدا کریں۔ بلوچستان میں انہوں نے بلوچوں اور پختونوں کو لڑایا۔ سندھ میں انہوں نے سندھی اور مہاجروں کو لڑایا۔ اور پنجاب میں کوئی ethnic problem نہیں تھا، سارے پنجابی تھے، انہوں نے کوشش کی کہ سرائیکی اور غیر سرائیکی کا مسئلہ پیدا کر دیا جائے، لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ وہاں انہوں نے کوشش کی کہ شیعہ سنی اختلافات کو ابھارا جائے۔ مجھے حافظ حسین احمد سے اتفاق ہے کہ اس مسئلے کو ہوا دینے میں خلیج کی جنگ کو بہت بڑا دخل تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ہم سے اس بنیاد پر کچھ لوگ ناراض ہوئے کہ تم خلیج کی جنگ میں ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ ایران عراق لڑائی میں صدام حسین کا ساتھ نہیں دیتے۔ ہم نے کہا کہ دو مسلمان ممالک کی لڑائی ہے ہم اس میں فریق نہیں بننا چاہتے۔ اگر کوئی ہماری good will کام آ سکتی ہے ہم صلح کرا سکتے ہیں۔ ہم اس میں فریق نہیں بنتے۔ پھر خلیج کا دوسرا مسئلہ بن گیا ایران عراق جنگ کے بعد، تو وہی لوگ اس بنیاد پر ہم سے ناراض ہوئے کہ تم امریکہ کے مقابلے میں صدام حسین کی حمایت کیوں کرتے ہو۔ وہی صدام حسین جو ایران عراق جنگ کے دوران ان کا ہیرو تھا وہی صدام حسین Villain بن گیا اگر کچھ لوگ اپنی بنیاد اور اپنے معیار اپنے حق و ناحق کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے زیر دست ہو کر اور ان کی مرضی کے مطابق اپنی پالیسی کو بنائیں گے تو اس کے نتیجے میں یہی مصیبت آئے گی۔ شیعہ کافر، شیعہ کافر کا یہاں نعرہ بلند ہوتا رہا ہم نے لوگوں کو کہا کہ بھائی یہ بہت پرانا مسئلہ ہے اور ہماری تاریخ میں کہیں بھی اہلسنت و الجماعت کی جمہور نے شیعہ کو کافر قرار نہیں دیا۔ اختلافات کے باوجود تمام معلومات موجود تھیں لیکن ان کو نہیں کہا کہ تم کافر ہو۔ تو آپ اس مسئلے کو نہ اٹھائیں، پھر جن لوگوں کے excite سے آپ اس کو اٹھاتے ہیں وہ لوگ وہاں پر حج میں ان کو اجازت دیتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں حرم میں رہنے کی اجازت دیتے ہیں، ان کو بہت تیل حاصل ہے، oil , rich areas میں ان کی آبادی ہے۔ پورے عالم اسلام کو آپ دو ٹکڑوں میں تقسیم نہ کریں ہر ملک کے اندر یہ مصیبت پڑ جائے گی، اس نہ ختم ہونے والی جنگ میں اپنے آپ کو مت ڈالیں۔ جن لوگوں نے اس کو نہیں چھیڑا انہوں نے جان بوجھ کر اس کو نہیں چھیڑا کہ یہ چھیڑیں گے تو اس میں نہ ختم ہونے والی جنگ ہے۔

جناب چیئرمین! اس کا علاج صرف یہی ہے کہ بلند مقاصد کی خاطر قوم کو اکٹھا کیا جائے۔ ابلیس کی مجلس شوری کی نظم آپ نے پڑھی ہو گی۔ ابلیس کی مجلس شوری اقبال نے بہت معرکۃ الآرا نظم لکھی ہے۔ اور ہم ان کو اپنا مفکر سمجھتے ہیں۔ ہمارا قومی شاعر، نہ صرف قومی شاعر بلکہ

پاکستان کی فکر کا ان کو خالق سمجھتے ہیں اور ان کو قائداعظم کے ساتھ ساتھ اپنا بنیادی راہنما، فکری راہنما سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اس ابلیس کی مجلس شوریٰ میں ابلیس کی زبانی کہا ہے۔ اس نے اپنی مجلس شوریٰ سے پوچھا ہے کہ میرے ابلیسی نظام کو کہاں کہاں سے خطرہ ہے۔ ہر شاگرد اور مشیر نے مختلف خطرات پیش کئے ہیں، آخر میں وہ خود کہتا ہے کہ نہ ہی اشتراکیت اور نہ ہی کوئی اور چیز میرے ابلیسی نظام کے لئے خطرہ ہے، میرے نظام کے لئے یہی اسلام آج بھی خطرہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ اعتراف کرتا ہے کہ اس امت مسلمہ میں جو خرابی ہے اس کو وہ گنواتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ

جانتا ہوں میں کہ یہ ملت حامل قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندہ مومن کا دین
جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں
بے ید بیضا ہے پیران حرم کی آستین
عہد حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
آشکارا ہو نہ جائے شرع پیغمبر کہیں
الحذر آئین پیغمبر سے سو بار الحذر
حافظ ناموس زن مرد آزما، مرد آفریں
کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک و صاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
پادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں

یہ سارا بیان کرنے کے بعد وہ کہتا ہے کہ علاج کیا ہے پھر اس کا؟ یہ امت جو میرے ابلیسی نظام کے لئے خطرہ ہے، اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا علاج بتاتا ہے اس کو کہ تم ان کو مسائل میں الجھاؤ کہ

ابن مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے
ہیں صفات ذات حق حق سے جدا یا عین ذات
آنے والے سے مسیح ناصری مقصود ہے
یا مجدد جس میں ہوں فرزند مریم کی صفات

ہیں کتاب اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم
امت مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات
کیا مسلماں کے لئے کافی نہیں اس دور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات

اور آخر میں اس کو کہتا ہے کہ

مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

کہ اسے کہوں کہ دنیا کی اس زندگی کو چھوڑ دو۔ اس کو خانقاہوں میں لے جاؤ۔ جس طرح ہماری بات میں یہ بات آ گئی ہے، پیپلز پارٹی والے ناراض نہ ہوں، لیکن یہ بینظیر صاحبہ بھی ہمیں کہتی ہیں کہ تم روحانی علاج کرو، اور اس بکھیڑے سے نکل جاؤ، روحانی علاج کرو لوگوں کا، خانقاہوں کی طرف چلے جاؤ اور خلوت اختیار کرو، اس کے بارے میں بھی اقبال کہتا ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم----

جناب پریذائڈنگ آفیسر - پلیز اب wind up کریں۔

قاضی حسین احمد - میں بس ختم کرنے والا ہوں۔ جناب چیئرمین! اقبال نے مسلمانوں کے اصل درد کا جو مداوا ہے وہ بیان کیا ہے کہ اقبال کہتا ہے

شبے بگریستم پیش خدا زار
مسلمانان چرا خوار اند و زار اند
ندا آمد نمیدانی کہ ایں قوم
دلے دارند و محبوبے ندارند

کہ ایک رات میں زار و قطار اپنے رب کے سامنے رویا کہ میرے پروردگار مسلمان کیوں خوار و زار ہیں، تو آواز آئی کہ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ ان لوگوں کے سینوں میں دل ہے لیکن اس میں محبوب نہیں ہے، پھر اقبال محبوب کی نشاندہی کرتا ہے، اس کو علاج کے طور پہ بیان کرتا ہے کہ

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است
در شبستان حرا خلوت گزید

قوم و آئین و حکومت آفرین

از کلید دیں در دنیا کشاد

ہمچو او بطن ام گیتی نہ زاد

مسلمان کے دل میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے۔ ہماری آبرو اس کے نام سے ہے۔ حرا کے شبستان میں انہوں نے خلوت پکڑی، قوم بنائی، آئین بنایا، حکومت بنائی اور دین کی چابی سے دنیا کادروازہ کھولا۔ جناب چیئرمین اس بات کو سمجھ لیجئے کہ دین کی چابی سے دنیا کا دروازہ کھولا، ایک سمندر کو ایک کوزے میں بند کر دیا ہے

از کلید دیں در دنیا کشاد

ہمچو او بطن ام گیتی نہ زاد

اس جیسا کائنات کے اس بطن نے کسی کو بھی نہیں پیدا کیا۔ دین کی چابی سے دنیا کا دراوزہ کھولنے کی ضرورت ہے۔ دین کیا ہے؟ قرآن و سنت دین ہے، ہمارے درمیان مشترک ہے، کوئی اس میں اختلاف نہیں ہے اور آئیے سب مسلمان بنیں، مسلم بنیں، اللہ کے اطاعت گزار، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اطاعت گزار بنیں اور اپنے دلوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے آباد کریں اور یہ تمام چھوٹے چھوٹے بو ----

بتان رنگ و بو کو چھوڑ کر ملت میں گم ہو جا

نہ افغانی رہے باقی نہ ایرانی نہ طورانی

یہ سارے بت ٹوٹ جائیں گے اگر ہم اپنے محبوب کی محبت سے اپنے دلوں کو آراستہ کرلیں گے۔

وآخرو دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر ۔ معزز اراکین! جیسے کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ کافی طویل فہرست ہے معزز اراکین کی جو کہ تقریر کرنا چاہتے ہیں اس موضوع پر۔ میں نےتھوڑی سی ترتیب میں تبدیلی کی ایک تو راجہ ظفر الحق صاحب نے request کی تھی کہ وہ آج نہیں بولنا چاہتے تو ان کا نام ہم نے کل تک ملتوی کر دیا اور ایک قاضی حسین احمد صاحب نے یہ request کی تھی کہ انہیں آج تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین نے جاتے وقت ایک رقعہ میرے لئے چھوڑا تھا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ آئیٹم نمبر ۱۰ کو آپ کسی وقت لے لیں۔ تو چونکہ یہ ان کی خواہش تھی تو اس کا احترام کرتے ہوئے آئیٹم نمبر ۱۰ ہم لیتے ہیں لیکن جہاں تک اس آئیٹم sectarian clashes کا جو موضوع ہے اس پر انشاء اللہ کل بھی مزید

بحث ہو گی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں نے حافظ صاحب کو بھی یہ بات عرض کی تھی کہ آپ یہ بات اپنی تقریر میں کریں۔ ایک دن باقی ہے ہم چاہیں گے کہ آپ کا ٹائم regulate ہو اور کل اصل میں آپ نے فیصلہ کیا تھا' جب آپ chair کر رہے تھے کہ question hour کے علاوہ باقی جو آئیٹمز ہیں ان کو چھوڑ کر اس موضوع پر بحث ہو گی۔ لیکن کل اس پر عمل نہیں ہوا' اور اب ایک دن باقی ہے' میں request کروں گا کہ کل question hour ضروری ہے' اس کے علاوہ باقی جو ہے صرف اس موضوع کو لیا جائے تو ہم زیادہ بات بھی کر سکیں گے اور ٹائم regulate بھی ہو سکے گا۔

جناب پریذائڈ نگ آفیسر ۔جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین میرے معزز رکن کی تجویز اگر یہ اتفاق رائے سے ہو تو ہمارے پاس یہ debate بہت اہم ہے اور میری یہ خواہش ہوگی کہ کل ہی conclude ہو جائے۔ میں تو یہ چاہوں گا کہ اگر معزز اراکین چاہیں تو question hour کو بھی waive کرنا پڑے۔ مجھے غلط نہ سمجھیں' ہماری طرف سے راضی ہیں اگر آپ چاہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ باقی privilege motions اور adjournment motions کو کل نہ رکھیں' ان تمام کو چھوڑ کر کل صرف اور صرف اس موضوع پر بحث کریں تو بالکل صحیح رہے گا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ جی حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب ایک تو یہ کہ صبح آپ نو بجے اجلاس رکھیں۔ اور ۹ بجے سے مراد ۹ ہی ہو۔ ہم دس بجے اجلاس رکھتے ہیں اور اجلاس گیارہ بجے شروع ہوتا ہے جی اور پھر کہتے ہیں کہ نماز کو ذرا پیچھے رکھیں اور پھر کہتے ہیں جی نماز کو ذرا آپ پیچھے کریں۔ ۹ بجے ٹھیک ہے جی۔ کل نو بجے۔

سید اقبال حیدر۔بالکل مجھے کوئی اعتراض نہیں' ہمیشہ کی طرح۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ حافظ صاحب یہ question hour کے متعلق جو وزیر قانون نے اپنی تجویز پیش کی تھی' میرے خیال میں ہاؤس میں تو generally ایسے لگتا ہے کہ اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر تمام اکثریت' ہماری اکثریت معزز اراکین کی یہی چاہتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا ہر شہری اس بات پر بہت پریشان ہے کہ آئین میں یہ جو سلسلہ

ہے اس کو ختم ہونا چاہئیے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی اہم ادارہ ہے جس میں کہ آپ نے کچھ قوم کو بتانا ہے کہ کیا کیا آپ نے تجاویز دیں ہیں کہ کس طریقے سے اس مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے۔ یہ کوئی عام موشن نہیں ہے کہ جس پہ تقاریر ہو گئیں اور بات ختم ہو گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ questions ٹھیک ہیں، questions بھی ضروری ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ ضروری ہیں تو ہاؤس کی یہ رائے معلوم ہوتی ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ایک سیکنڈ جی ایک سیکنڈ ابھی جو باتیں طے ہو گئی ہیں ان پر بات کرتے ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ question hour کو suspend کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں، نہیں، ابھی نہیں ہوا، ابھی تو مشورہ کر رہے ہیں اور Law Minister صاحب نے اور اپوزیشن کے ارکان اور یہ سب کے مشورے سے یہ بات کرتے ہیں۔ اگر یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ کل کا سیشن ساڑھے نو بجے بلایا جائے، اصل میں بات یہ ہے جناب کہ there will be no adjournment motions and privilege motions as will only question hour اور question hour میں بھی اصل میں اکثر بے چارے لوگوں کے questions اس لیے رہ جاتے ہیں کہ جو شخص question کرتا ہے، عام طور پر اسی کو supplementary question کرنے کی اجازت ہونی چاہئیے ورنہ تو آپ دوسروں کی محنت سے فائدہ اٹھاتے ہیں کوئی ایک جگہ کی بات کرتا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے علاقے کے مسئلے اتنے ہی important ہیں تو آپ کو چاہئیے کہ آپ پھر question کریں اپنے علاقے کے متعلق۔ تو question hour تو کل ہو گا۔ اور اب میں ---

جناب امداد علی اعوان۔ اگر آج رات کو بھی گیارہ بجے تک چلا لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔بھئی ایک دو چلے جائیں گے باقی جن کو بولنا ہے وہ بولیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ایک بات میں ویسے بھی generally ممبران صاحبان سے request کروں گا کہ یہ بہت unfair ہے جب آپ سیشن کے لیے آتے ہیں تو آپ ہر sitting کے لیئے شروع سے لے کر آخر تک ہر ممبر کو موجود ہونا چاہئیے اور یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے کہ کوئی اپنی تقریر کر کے چلا جاتا ہے اور پھر دوسرے بے چارے جو ہیں ان

کو موقع نہیں ملتا تو میری یہ خواہش ہو گی کہ آج کے حوالے سے میں بات کرتا ہوں کہ تمام ممبران صاحبان کو جب تک ان کو کوئی انتہائی ضروری کام درپیش نہ ہو تو کوشش یہی کرنی چاہئیے کہ sitting کے دوران میں شروع سے آخر تک بیٹھنا چاہئیے تاکہ اس ہاؤس کی سنجیدگی جو ہے اس کا اظہار بھی ہو سکے۔ ہاں جی آپ کیا فرمانا چاہتے تھے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا میری گزارش یہ ہے آپ سے بھی یا جو بھی chair occupy کرتا ہو تو وہ Mr. Chairman, whosoever the gentleman is جونسا وقت ایجنڈے میں order of the day پر موجود ہو' چاہے وہ دس بجے ہو چاہے نو بجے یا گیارہ بجے اجلاس exact اسی وقت شروع ہونا چاہئیے جی۔ we most often waste lot of time and we don't have any regard for the precious time Sir, so that is my request Sir.

Mr. Presiding Officer: I request every body and all the honourable Members are requested that the Session's sitting will commence at 9.30 hrs. This is one. Number 2, there will be no adjournment motions, no privilege motions and there will be one question hour and after that we will continue with the discussions.

ابھی میں وہ ایک item لیتا ہوں جس کا کہ چیئرمین صاحب نے کہا تھا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اگر ابھی یہ معلوم ہو جائے کہ کل دو سیشن ہوں گے؟

Syed Iqbal Haider: Sanction of the Bill. It will take only one or half a minute and laying of the Ordinances. That is all.

(مداخلت)

راجہ محمد ظفرالحق۔ جناب چیئرمین' آپ نے اس وقت بھی دیکھا ہو گا کہ اپوزیشن کی طرف سے ۱۸' ۱۹ ممبرز موجود ہیں جب کہ حکومت کی طرف سے صرف ۹ یا دس ممبر موجود ہیں۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کل چونکہ آخری دن ہے۔ اس لئے صبح اجلاس بھی ہو اور شام کو بھی ہو۔ تاکہ درست طریقے سے اس پر بحث ہو سکے۔ اس لئے ایک تو یہ فیصلہ ہے کہ چونکہ معلوم نہیں کہ صبح اجلاس کی صدارت کس نے کرنی ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ تو کرلیں کہ کل صبح ساڑھے نو بجے اجلاس ہو گا اور سوالات اس میں ہوں گے۔ باقی باتوں

کے بارے میں کہ تھوڑی سی اس کو اجازت دی اور تھوڑی سی اس کو اجازت دے دی تو پھر اس کو کل پر ہی رہنے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں تھوڑی مداخلت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کل ہو سکے تو وقت کی تھوڑی سی پابندی کا خیال رکھا جائے اور دس ' دس منٹ دیئے جائیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ تھوڑا سا اجلاس طویل ہو جائے گا اور دوسرے ٹائم میں اجلاس بلانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔اب مصیبت یہ ہے کہ اب دس بجے کی بجائے گیارہ بجے شروع کریں اور پھر دس منٹ کے بعد بریک ہو جائے ۔ آدھ گھنٹے کے بعد پھر بریک ہو جائے تو اسکی بجائے کل ایک کوشش یہ کرتے ہیں کہ ساڑھے نو بجے شروع کرتے ہیں اور کوشش یہی ہو گی کہ چیئر مین صاحب جو بھی ہوں ۔ وہ اس کو دس ' دس منٹ سے زیادہ ٹائم نہ دیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ایک تو بہت سا گراؤنڈ cover ہو چکا ہے ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بہتر یہ ہو گا کہ جن جن باتوں کی نشاندہی کی جا چکی ہے ۔ جس پر تجاویز دی جا چکی ہیں ۔ ان کو چھوڑ کر ان باتوں کو زیادہ زیر بحث لایا جائے جن کو ابھی تک زیر بحث نہیں لایا گیا ۔ آپ کے تعاون کا بہت بہت شکریہ ۔ میں ابھی آخری ایٹم کے طور پر چیئر مین کی ہدایت کے مطابق ایٹم ۱۰ کو لیتا ہوں اور یہ it is a motion moved by Mr.Ilyas Bilour this is perhaps regarding Gadoon Amazai اچھا اس پر ایک سیکنڈ میں بات کرنا چاہتا ہوں ۔ اس میں ایک پریشانی ہے کہ یا تو پھر آپ کے point of view کو سننے کے بعد حکومت کے point of view کو بھی سنا جائے ۔ اگر ہم نے آپ کو ۱۵ منٹ دے دئیے اور اجلاس ختم ہو گیا تو پھر ایک point of view لوگوں کے سامنے آ جائے گا اور دوسرا point of view نہیں آنے گا تو میں چاہتا ہوں کہ حزب اقتدار تیار رہے کہ ۱۵ منٹ وہ بولیں گے اور ۱۵ منٹ اگر وہ اس کا جواب دینا چاہیں تو وہ جواب دے دیں ۔ ٹھیک ہے جی ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب چیئر مین رولز کے مطابق جہاں تک رول ۵۸ کا تعلق ہے ۔ اس میں دوسرے افراد بھی بول سکتے ہیں اور یہ آپ کی بات درست ہے کہ حکومت کا نمائندہ ہونا چاہیے تاکہ وہ آخر میں اس کو wind up کرے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جس نے موشن move کیا ہے وہی بولے اور اس میں دس منٹ دے دیں پندرہ منٹ نہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں آپ سے پورا اتفاق کرتا ہوں ۔ بد قسمتی یہ ہے کہ آخری دن ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ نہایت ہی اہم معاملہ زیر بحث ہے ۔ اگر اس میں دو تین دن اور ہوتے تو شاید ہم یہ چاہتے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ مقررین بول سکتے اور اس بحث میں حصہ لے سکتے ۔ آپ ایسا کریں کہ آپ کسی وقت بھی چیئرمین سے اس سلسلے میں بات کر لیں ۔ جو بھی اس وقت آپ لوگ فیصلہ کرنا چاہیں تو ----- ابھی الیاس بلور صاحب آپ اپنا موشن move کریں۔

MOTION UNDER RULE 58

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Thank you very much Mr. Chairman. This matter which was the subject of the question No 56 answered in the House on 21 July, 1994 may kindly be discussed under Section 58 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, as this matter is of public importance. Half an hour may kindly be allotted for discussion on this matter

جناب چیئرمین! میں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا ۔ یہ ایک بہت ہی اہم subject ہے ۔ ۵۶ کے سوال کے جواب میں لکھا ہوا تھا ۔

The Prime Minister had said that the Government will restore the rights of the Gadoon Amazai. The matter of the Gadoon Amazai is under consideration by the Government.

جناب چیئرمین! میں ذرا پیچھے جاؤں گا۔ ۱۹۸۵ء میں گدون امازئی میں ایک بڑا آرمی action ہوا تھا ، جس میں کئی لوگ شہید ہوئے تھے ۔ یہ سب کچھ popy growing area کی وجہ سے ہوا ۔ اس مسئلہ پر ہمارے قائدین نے جیلیں کاٹیں اور قربانیاں بھی دیں۔ اس کے بعد ۱۹۸۶ء میں ایک فیصلہ ہوا تھا کہ گدون امازئی نام سے ایک industrial estate بنائی جائے گی ، جہاں کچھ incentives دیئے جائیں گے جناب والا ! میں اس سلسلے میں بڑی relevant باتیں کروں گا اور گورنمنٹ کے جو ساتھی معزز اراکین ہیں ، ان کو یہ باتیں سننا چاہیئے ۔ یہ باتیں ان کے لئے بھی بڑی موزوں ہیں ۔میں اپنی باتیں facts and figures کے ساتھ پیش کروں اور وہ facts and figures پیش کروں گا جو کہ گورنمنٹ نے ہمیں دئے ہیں ۔

جناب چیئرمین! ۱۹۸۶ء میں جب یہ فیصلہ ہوا تو ہم نے یہ سوچا کہ یہ popy growing area جو ہے۔ اگر یہاں کے عوام کو کچھ facilities دی جائیں تو شاید اس سے ان کو کچھ سہولتیں ملیں گی لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔ ۱۹۸۶ء میں جو زمینیں وہاں کے عوام سے خریدی گئی تھیں۔ آج ان کی قیمتیں دگنی ہو گئی ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ وہ بے چارے در بدر پھر رہے ہیں۔

جناب والا! ۱۹۸۸ء میں موجودہ گورنمنٹ نے ایک SRO کے تحت ایک extra-ordinary incentive دیا جو میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

The total exemption of the import duty on machinery, the total exemption on the import duty as well as of import surcharge on the raw material import, charges on the electricity used, 50% on tariff, tax holidays for eight days, sales tax exemption on finished product.

جناب والا! جب یہ incentive دیا گیا تو ہم نے کہا کہ چلیں، شاید اس سے بھی وہاں کے عوام کو کوئی فائدہ پہنچے گا لیکن اس سے بھی علاقے کے عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ اس سے چند industrialists کو اربوں روپے کا فائدہ پہنچا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کی توجہ ۱۲ تاریخ کے سوال نمبر ۵۹، ۶۰، ۶۱ کی طرف دلانا چاہتا ہوں، جس میں وزیر خزانہ نے تین items پر جواب دیا۔ ان میں textile میں PVC without chemical - yarn, without chemical اور گھی میں صرف آئل شامل ہیں۔ اس جواب کے figures کے مطابق ۱۴۰ کروڑ روپے صرف import duty پر وہاں کے صنعت کاروں کو بچت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۲۷ اور items ہیں اور ہمارے اعداد و شمار کے مطابق صرف ایک ہزار کروڑ روپیہ وہاں کے صنعت کاروں کو گدون امازئی industrial estate سے چھوٹ ملی ہے۔

جناب والا! جب ۱۹۹۰ء میں عبوری حکومت بنی تو گورنمنٹ نے وہاں ایک کمیٹی بنائی، جس کا سینیٹر سید عباس شاہ اور سینیٹر سید مظہر علی شاہ جو کہ کراچی سے تعلق رکھتے تھے، کو ممبر بنایا گیا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ آج ان دونوں میں سے کوئی بھی اس ہاؤس میں موجود نہیں ہے۔ یہ ساری باتیں ان کے علم میں ہیں۔ فائلیں بھی موجود ہیں۔ سیکرٹری انڈسٹری جناب ٹی زیڈ فاروقی اس کے چیئرمین تھے۔

Mr. Chairman, this is a very important item. I would request the treasury benches to listen it, and please do not disappoint us. This is very important.

اس میں پانچ آدمی Federation Chamber of Commerce کی طرف سے تھے ۔

جناب چیئرمین ! پانچ آدمی گدون کی طرف سے تھے۔ انہوں نے اس کے اوپر کافی ڈسکشن کی اور اس پر بہت لمبی میٹنگز ہوئیں۔ یہاں تک کہ وہاں گدون میں جا کر door to door انڈسٹری ٹو انڈسٹری کمیٹی کے یہ لوگ گھومے اور انہوں نے وہاں examine کیااور اس کے بعد کمیٹی کے جو اراکین تھے انہوں نے گدون امازئی اور فیڈریشن چیمبر آف کامرس کی طرف سے دونوں کو یہ کہا کہ آپ آپس میں بیٹھ کر فیصلہ کریں۔ اور جو فیصلہ آپ دونوں کو قبول ہوگا۔ وہ گورنمنٹ قبول کرے گی ۔ Mr. Chairman that is on the record with the industry department کہ چھ سات meetings ہوئیں ۔ آخر کار فیصلہ یہ ہوا۔ کہ ہمیں جو hundred percent incentive دیئے ہیں ۔ اس میں سے آپ ایسا کریں کہ ایک سال کے لیے ۲۵ فیصد incentive import duty پر مزید دے دیں۔ اور اگر ۲۵ فیصد incentive مزید دے دیا تو there will be no other demand تو جناب چیئرمین ! فیصلہ یہ ہوا اور دونوں پارٹیوں نے دستخط کر دیئے اور اس کے موجودہ sign جو ہیں وہ گدون انڈسٹریل اسٹیٹ کی طرف سے جناب جاوید سیف اللہ صاحب تھے اور دو چار حضرات تھے۔ بلکہ آج جو گدون انڈسٹریل اسٹیٹ کے صدر ہیں ۔ ان کے بھی sign وہاں موجود ہیں ۔ خالد وحید صاحب مرحوم بھی وہاں تھے۔ سہگل گروپ کے بھی تھے۔ جناب چیئرمین! وہاں پر جو کچھ بن رہا ہے وہاں ایک سو کروڑ روپے کے ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں آپ کی توجہ رول ۵۸ کی طرف دلاناچاہتا ہوں کہ رول ۵۸ total period جو دیتا ہے وہ آدھا گھنٹے کا دیتا ہے ۔

Mr.Iylas Ahmed Bilour: This is very important Sir,.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ No, No, Let me finish you see اس رول کے نیچے جتنی بھی ڈسکشن ہو گی وہ زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ کے لیے ہو گی۔

So, kindly wind up it in another couple of minutes. Some other members may also like to participate in it.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: I will not take more than five minutes.

جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ میرے جو سوالات تھے اس میں شہاب الدین صاحب نے یہ بھی بتایا کہ میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ ان حضرات نے اپنے بنک

loans کلیئر کرائے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں صرف تین آئٹموں نے ۱۴۰ کروڑ روپے کی بچت کے بعد بھی اپنے بنک loan کلیئر نہیں کرائے۔ تو میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں صرف اتنا فرق ہے کہ آج پھر کہا جا رہا ہے کہ گدون انڈسٹریل اسٹیٹ کو ۲۵ فیصد incentive دیا جائے ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اگر گدون کی عوام کو وہاں کے ساتھیوں کو اس گدون کی انڈسٹری میں شریک کیا جاتا۔ جیسے سعودی عریبہ اور امارات میں ہے ۔ وہاں یہ سسٹم ہے وہاں کی عوام کو اس میں شریک کیا جاتا ہے ۔ اگر Industrialist کے ساتھ شریک کیا جاتا اور گدون کی عوام کو فائدہ ہوتا توہم ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں ۔ اپنے صوبے کے عوام کے لیے ان کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ صرف اور صرف یہ چند industrialist ساتھی ہیں ۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں ان میں سے ۹۰ فیصد جو ہیں ۔ وہ سرحد کے نہیں ہیں ۔ صرف ۱۰ فیصد سرحد کے ہیں ۔ اس کے برعکس وہ پاکستان کے دوسرے حصوں سے ہیں کراچی سے ہیں دوسرے حصوں سے ہیں ۔ جو وہاں industrialist ہیں ۔ اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ صوبہ سرحد کی باقی ساری انڈسٹری سوائے گدون کے اس سے اتنی متاثر ہے ۔ they will be closed completely آپ کو میں صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں ۔ ایک گھی کی انڈسٹری کے متعلق مثال دینا چاہتا ہوں ۔ ایک ٹن کے اوپر ۸۵۵۰ روپے ڈیوٹی ہے ۔ اور اگر ۲۵ فیصد رعایت دی گئی ۔ Mr. Chairman I will request the Minister that this is a very important thing اگر ان کو ۲۵ فیصد رعایت دی گئی تو ہر مل کو چھ ہزار سالانہ کی concession کے ساتھ پانچ کروڑ ۱۲ لاکھ روپے ایک سال میں مزید بچت ہوگی ۔ ہم کہتے ہیں جو انہوں نے کمایا ہے وہ اللہ انہیں نصیب کرے ۔ ہم کسی کے ساتھ بدنیتی نہیں کرتے وہ ان کی قسمت تھی۔ انہوں نے کمایا لیکن اس کے برعکس میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں آج بھی گدون میں جو اصلی industrialist ہیں ۔ ان کی انڈسٹری آج بھی چل رہی ہے ۔ اور کافی منافع میں ہے اور میں یہ ثبوت لایا ہوں ۔ کہ سیف ٹیکسٹائل کے ۱۰ روپے کے شیئر کا ۸۰ روپے آج ریٹ تھا۔ گدون ٹیکسٹائل کے شیئر کا ریٹ ۱۰ روپے کا ۸۵ روپے تھا۔ سر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ بناسپتی میں گدون میں صرف ایک انڈسٹری جو ہے ۔ وہ سٹاک ایکسچینج پر enlist ہے ۔ سورج گھی مل اس کا ۱۰ روپے کا شیئر ۱۵ روپے کا ہے ۔ ورنہ آپ دیکھیئے جو disinvest انڈسٹری ہے ۔ جو سب سے بڑی انڈسٹری ہے ۔ جس پر لوگوں کے اعتراضات تھے۔ disinvest ہوئی ہے ۔ ایسوسی ایٹ انڈسٹری نوشہرہ نے ۳۸۵ روپے فی شیئر لیا تھا۔ اور اس کے شیئر کا دام آج ۱۳۹ روپے ہے۔ اور اس کے شیئرز کا آج دام 385 روپے کی جگہ 139روپے ہے ۔ تو جو اصلی industrialists ہیں جناب! جو کاروبار

کرنے والے ہیں ، جو کاروباری ساتھی ہیں ، جنہوں نے دوپیسے ماشاء اللہ کمائے ہیں ۔ اللہ ان کے نصیب کرے ، ان کی ملیں برابر چل رہی ہیں ، اور جو لوٹ کھسوٹ کے لئے صرف آئے تھے ۔ وہ صرف اس لئے آئے تھے کہ 100% incentive لیں ، اور پیسے کمائیں وہ second hand مشینری لائے تھے اور یہاں تک میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم جب وہاں دیکھنے گئے تھے تو وہاں یہ تھا کہ گھی مل steel structure پر بنی تھی ۔ That is the first gheemill in Pakistan, in the world جو steel structure پر بنی تھی ۔ اور صرف incentive لینے کے لئے وہ آئے تھے ۔ ان کو کوئی دلچسپی نہیں تھی ۔ ان کو پتہ تھا کہ یہ incentive اگر ملا تو پتہ نہیں کتنے دن رہتا ہے ۔ کتنے سال رہتا ہے ۔ تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں جناب کہ اس کے ساتھ کروڑ ہا روپے کا نقصان اور ساتھ ہی ساتھ جناب میں آپ کی حکومت کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ پشاور ہائی کورٹ نے حال ہی میں ان کے خلاف ایک فیصلہ بھی دیا ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کو incentive دیتے ہوئے کم از کم صوبہ سرحد کی جو باقی انڈسٹری ہے ۔ اس کا بھی فکر رکھیں ۔ اس کا بھی سوچیں اور آپکو کہتا ہوں کہ صرف ناردرن پنجاب اور صوبہ سرحد اتنا heavily effect ہوگا اس further incentive سے کہ اس کی کوئی limit نہیں ہے ۔ اگر جناب دو منٹ مزید دے دیں تو بہت مشکور ہوں گا ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر ۔ اگر ساتھ آپ یہ بھی کہتے کہ کوہاٹ ضلع میں بھی industrial estate ہو تو یہ زیادہ بہتر ہوگا ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ نہیں کوہاٹ ضلع کی بھی انڈسٹری بند ہوگی جناب ۔ کوہاٹ ، بنوں ، ڈیرہ اور پشاور کی بند ہوگی ۔ پشاور میں اکیس گھی ملیں جناب باقی سرحد میں باقی ہیں ۔ اور سات گھی ملیں جو ہیں وہ industrial estate میں ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر ۔ اچھا قاسم شاہ صاحب اختصار کے ساتھ پانچ منٹ ۔ جی شاہ صاحب ۔

سید قاسم شاہ ۔ میں اس میں یہ کہوں گا کہ صوبہ سرحد کے اندر واحد یہ ایک industrial estate 1986ء کے اندر قائم ہوئی ، جیسے میں نے بتایا کہ یہ some incentives اس وقت کی حکومت نے دئے کیونکہ گدون امازئی میں ایک واقعہ ہوا ۔ جیسے انہوں نے کہا ۔ تو یہ incentives دیئے گئے ۔ لیکن کوئی انڈسٹری 1986ء میں نہیں تھی اس وقت میں

فیڈرل منسٹر تھا۔ ہم نے بڑی کوشش کی ۔ لیکن یہ پیپلز پارٹی کی حکومت جب 1988ء میں تھی ۔ آج یہ جو مراعات انہوں نے بیان کئے جب ان کا اعلان ہوا تو وہاں صوبہ سرحد میں سب سے بڑی industrial estate قائم ہوئی ۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے ۔ کہ وہاں گدون امازئی کے لوگوں کو فائدہ نہیں ہوا ۔ آج بھی وہاں دیکھیں کہ ہزاروں لوگ کچھ سیکھ کر وہاں محنت مزدوری کررہے ہیں۔ بڑے پیسے کماتے ہیں۔ ان کی زمین کا ریٹ ' ان کا کاروبار کہاں سے کہاں تک پہنچا ہے ۔ میں یہ بات بھی کہتا ہوں کہ جب نواز شریف کی حکومت آئی تو میں صوبہ سرحد اسمبلی کا ممبر تھا۔ اور مجھے پتہ ہے کہ ان لوگوں کو نقصان دینے کے لئے ' جو اس حکومت کے مخالف تھے ۔ یہ سروے بھی یکطرفہ ہوا ۔ یہ جو سینیٹرز کے نام دیئے وہ خود industrialist تھے ۔ اب صوبہ سرحد کے اندر دیکھیں کہ الیاس بلور صاحب اور ان کی فیملی آج یہ industrialists ہیں اور بڑے سرمایہ دار ہیں ا ن کو بھی تھوڑی سی تکلیف ہوئی ۔ تو میں یہ یہاں کہوں گا کہ اگر موجودہ حکومت نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ مراعات جو انہوں نے دی تھیں اور نواز شریف کی حکومت نے مراعات واپس لے لیں۔ ان کو لوگوں کو نقصان ہوا ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ کراچی کے ہیں یا پنجاب کے ہیں ۔ انڈسٹری وہ لگاتا ہے جن کے پاس سرمایہ ہو ۔ بنک سے قرضہ لینا بھی ' یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض لوگ اپنے اثرو رسوخ سے لیتے ہیں ۔ ان کے پاس اثاثے ہوتے ہیں تو تب ان کو قرضہ ملتا ہے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی یہ ایک انتقامی کارروائی ہوئی ہے اور صوبہ سرحد کی حکومت جب کہ میں نے بحیثیت صوبائی ممبر یہ کہا تھا کہ یہ سب سے زیادہ اور بڑی زیادتی صوبہ سرحد کے ساتھ ہوئی کہ وہ کاروبار اور انڈسٹری بالکل وہاں بند کردی گئی اور نواز شریف نے وہاں سے مراعات واپس لے لیں ۔آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس کی صحیح انکوائری ہو کہ پچھلی حکومت نے زیادتی کی ہے اور میری یہ درخواست ہوگی معزز سینٹر صاحب سے بھی کہ اپنے صوبے کی مخالفت کرنی بڑی زیادتی کی بات ہے ۔ اور اس کو اتنی بڑی اہمیت دینا ' میں سمجھتا ہوں کہ اگراس کی صحیح انکوائری ہو تو معلوم ہو گاکہ پچھلی حکومت نے زیادتی کی ہے میری یہ درخواست ہوگی اور معزز سینیٹر صاحب سے بھی کہ اپنے صوبے کی مخالفت کرنی یہ بڑی زیادتی کی بات ہے اور اس کو اتنی زیادہ اہمیت دینے سے ' کاروباری clash ہو سکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے اندر جیسے انہوں نے کہاکہ آپ فرنٹیر کے اندر جائیں 'آپ ہزارہ کے اندر جائیں ' مالاکنڈ کے اندر جائیں 'شاہ سوبہار کے اندر جائیں اور گدون کے علاوہ صوبہ سرحد کے اندر کو ئی

صنعت ہی نہیں ہے ۔یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہو گی کہ اس کو ہم اس بنا پر بات کریں کہ جس طرح نواز شریف حکومت آئی اور اس نے وہ مراعات ختم کیں ۔ابھی ہماری تو یہ درخواست ہے کہ موجودہ حکومت جو ہے وہ مراعات بحال کرے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا آپ نے ایس آر او کی بات کی ہے میں آپ کو سینکڑوں ایس آر او صرف ایک ایک پارٹی کے لئے میں بتا سکتا ہوں کہ وہ پنجاب میں ' وہ سندھ میں ایک ایک پارٹی کے لئے issue ہوئی ہیں ۔جہاں تو پنجاب والے بھی فیکٹری لگاتے ہیں سندھ والے بھی لگاتے ہیں بلوچستان والے اور فرنٹیئر کے لوگوں کی اکثر ہیں یہ بھی غلط بات ہے جتنی فیکٹریاں سندھ کے لوگوں نے لگائی ہیں یا پنجاب کے لوگ اور فرنٹیئر کے لوگ کسی نہ کسی طرح اسمیں حصہ دار ہیں ۔میں اس بات کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب الیاس احمد بلور۔میں request کروں گا ہاؤس سے ہمیں صوبہ سرحد نادرن پنجاب کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہے ہم یہ صرف کہتے ہیں کہ ان کو ۲۵ فیصد دیں ہمیں ۲۰ فیصد دے دیں ہمارے یہ بڑے بھائی ہم ان کے چھوٹے بھائی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے باقی صوبہ سرحد بھی پاکستان کاحصہ ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔اگر ان کو ضرور چاہیئے بے شک یہ ۲۵ فیصد لے لیں اللہ ان کو نصیب کرے باقی صوبہ کو بھی ۲۰ فیصد دے دیں ۔

Mr.Presiding Officer: You will be given another five minutes.

جناب سرتاج عزیز۔جناب چیئرمین بہت شکریہ ' جہاں تک اس گدون industrial Estate اور اس کے ابتدائی مراحل کا تعلق ہے اس پر ہمیں فخر ہے کہ یہ سکیم ۸۶ میں مسلم لیگ کی گورنمنٹ نےشروع کی اور یہ مجموعی طور پر بہت اچھا منصوبہ تھا کیونکہ نہ صرف poppy کے لحاظ سے بلکہ back ward ایریا کو اس قسم کا industrial estate بنانا جو ہے اور اس میں جو مراعات دی گئی تھیں اس میں تین فیصد پر financing تھی اس میں ۵۰ فیصد rebate تھا' بجلی پر ten year tax holiday تھی اور ایک دو اور سہولتیں تھیں تو یہ کافی اچھا package تھا اس میں جو خرابی یا complications پیدا ہوئیں وہ تب ہوئی جب ۱۹۸۹ میں حکومت کی تبدیلی کے بعد انہوں نے بغیر پورے implications سوچے raw material پر ڈیوٹی کی exemption دی ۔اور اس سے بہت زیادہ خرابیاں اس لئے پیدا ہوئیں کہ ایسی صنعت جو صنعت نہیں تھی اور صرف raw material کی concession لینے کے لئے وہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں لگنا شروع ہوئیں کہ جی مثلاً پلاسٹک کی کوئی کمپنی ہے کوئی خام مال ہے اور اس پر ۱۲۰ فیصد ڈیوٹی ہے تو بغیر بہت

سے processing کے بس آپ خام مال منگوا لیں اور تھوڑا بہت کام کر کے اور پھر دوبارہ کسی اورکو بیچ دیں جس کو اس کی ضرورت ہے - sheets ہیں یا iron bars ہیں اس کو بس کاٹ دیں اور کہے یہ جی۔۔۔۔ تو وہ اصلی معنوں میں صنعت نہیں تھی نہ اس سے employment generateہوتی تھی اور اس کا جواثر تھا دوسری صنعتوں پر وہ بہت زیادہ تھا کیونکہ اس میں صنعت کی بجائے خام مال کی قیمتوں میں بہت serious distortion پیدا ہوا اور یہ قاسم شا صاحب کا statement بالکل غلط ہے کہ اس کا اثر کسی اور جگہ پر نہیں پڑا اس میں پوری documentation ہوئی تھی کہ جو صنعتیں اس قسم کی ہیں مثلاً ان کی اپنی vegetable industry دیکھ لیں جس میں جو کام ہو رہا ہے اگر باقی جگہ میں تین ہزار ٹن ڈیوٹی لگ رہی ہے اور یہاں ڈیوٹی نہیں ہے تو ظاہر ہے تو اور کوئی industryفرنیچر کی بھی Compete نہیں کر سکتی اگر تین روپے فی کلو سے نقصان ہو رہا ہے ۔تو اس میں جو کمیٹی کا ذکر کیا باقی ڈیڑھ سال سے بڑی نیک نیتی سے اس کو examine کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ باقی incentives کو ضرور رہنے دیں لیکن جو برائے نام صنعت ہے اور صرف raw meterial میں concession لینے کے لئے وہاں پر لگ رہی ہے اور بدقسمتی یہ ہوئی کہ بہت سی وہ انڈسٹریز negative list میں تھی اور اس کے باوجود ان کووہاں لگنے دیا گیا یا تو اس طریقے سے اس کو streamline کریں کہ اس قسم کی انڈسٹری لگنے ہی نہ پائے جو صرف raw metetial کا concession لینے کے لئے ہو تو یہ میں گزارش کروں گا ان سے اس کو یہ فیصلہ کرنے سے پہلے پوری طرح غور کر لیں کہ اس کے مضر اثرات نہ ہوں ۔

دوسری میری آخری suggession یہ ہے کہ کوئی بھی concession دیتے وقت یہ ضرور دیکھ لیں کہ وہ یونٹ جو ہے انہوں نے اپنے واجبات ادا کئے ہیں کہ نہیں - یہ بہت زیادتی ہے کہ ایک طرف آپ concessionلے لیں اور دوسری طرف ان سوالات میں صاف لکھا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے بنک کے قرضے بھی ادا نہیں کئے ۱۲۰ کروڑ کی concession لے لی ہے تو یونٹ جس نے اپنے واجبات ادا نہ کئے ہوں وہ concession اس سے withhold کیا جائے including the concession of 3% and 50% کیونکہ یہ بہت زیادتی ہے کہ آپ مراعات تو لے لیں جو اپنی قسطیں ہیں وہ بنک کو ادا نہ کریں ۔تو ڈبل نقصان ہے حکومت کو۔ تو یہ میری گزارش ہو گی کہ اس sugession کو بھی حکومت زیر غور لائے ۔

جناب محمد افضل خان ۔ نہیں میں تو جواب دوں گا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر ۔ نہیں ' آپ آخری سپیکر ہو جائیں گے ' کیونکہ انہوں نے پہلے درخواست کی تھی ۔ جی ' پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب چیئرمین ' دراصل سینٹ میں یہ مسئلہ اٹھانے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی تھی جس پر وہ کمیٹی بنی تھی اور ہم نے اس پر نہ کسی علاقے کے نقطہ نظر سے غور کیا۔ اور نہ کسی سیاسی پارٹی کے' ہماری اصل کوشش یہ تھی کہ ایک طرف وہ علاقے جو کم ترقی یافتہ ہیں' انہیں مراعات ملیں' موقع ملے لیکن ساتھ ساتھ اسکے اثرات باقی معیشت کے اوپر بھی خوشگوار ہوں یا کم از کم متصادم نہ ہوں ۔ جناب والا ' concessional اسٹیٹ کے تصور پر ناراض نہیں ہوں لیکن خود اس پر جتنا theoretical کام ہوا ہے' اس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ incentive دیتے وقت متعین شکلیں ہونی چاہئیں اور خصوصیت سے ان صنعتوں کو identify کیا جانے جو صنعتیں develop نہیں ہو پا رہی ہیں اور آپ develop کرنا چاہ رہے ہیں ۔ جو صنعتیں already دوسرے مقامات پر موجود ہیں ۔ اگر آپ اسی صنعت کو ایک concessional اسٹیٹ کے اندر غیر معمولی مراعات دے دیں گے تو یہ اصول competition کے خلاف ہے ۔ اس کے نتیجے کے طور پر نا انصافیاں پیدا ہوتی ہیں ' اسکے نتیجے کے طور پر ترقی رک جاتی ہے ۔ تو ہم نے جو بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ آپ concessional کو rationalize کریں ۔ اور صنعت کے معاملے میں ایک صحیح agreement وجود میں آ گیا تھا لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کو implement نہیں کیا گیا اور پھر اس کے اندر سیاسی پارٹی اور سیاسی مفادات آ گئے ۔ یہ جہاں بھی آئیں گے تو بگاڑ پیدا کریں گے ۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کراچی ' پنجاب دونوں مقامات پر جو صنعتیں ہیں وہ متاثر ہوئی ہیں اس پالیسی کی بناء پر اور فی الحقیقت جتنا فائدہ گدون کے علاقے کو پہنچنا چاہیئے تھا ' وہ نہیں پہنچا اس لئے میں یہ بات کہوں گا کہ حکومت کا فرض ہے کہ سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر خالص جو فلسفے ' جس کی بنیاد پر ہم یہ concessional incentive areas بڑھاتے ہیں' ان کو سامنے رکھیں ' یہ دیکھیں کہ صوبہ سرحد کی صنعت بھی متاثر نہ ہو' پنجاب بھی متاثر نہ ہو ۔ اس کا راستہ موجود ہے' اور اس وقت جو ان کو مراعات دی گئی ہیں ۔ انہیں فی الحقیقت rationalize کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس شکل میں جاری رکھنا مناسب نہیں ۔ شکریہ !

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب افضل خان صاحب۔

جناب محمد افضل خان ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ یہ جو

مسئلہ ہے اس کا ایک خاص پس منظر ہے جو دور دراز کے علاقے ہیں ۔ ہر ایک حکومت کی یہ پالیسی رہتی ہے کہ وہاں ترقی ایسی ہو کہ وہ lopsided نہ ہو کیونکہ lopsided ترقی جو ہے اس سے کوئی ملک بھی بہتری نہیں پا سکتا اور اس کو ترقی نہیں کہی جا سکتی۔ تو متوازن ترقی کے لئے ہر ایک حکومت اور ہر ایک ملک یہ چاہتا ہے کہ پس ماندہ علاقے جو ہیں وہ ایک معیار تک اوپر آ جائیں اور وہاں بھی ترقی ہو جائے ۔ جس سے بہت سی مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ جو ہمارے cities کے جو مسائل ہیں اگر دیہاتوں میں روزگار مہیا کی جائے تو وہاں بھی نوجوانوں کا influx ختم ہو جائے تو عام پالیسی ہے ۔ لیکن گدون امازئی کا جو مسئلہ ہے اس کا ایک خاص پس منظر ہے ۔ یہ وہ علاقے ہیں جہاں کی زمین ایسی ہے کہ وہاں پر فصل کی کاشت نہیں ہو سکتی۔ یہاں پوست کی کاشت صدیوں سے ہوتی ہے اور ہوتی چلی آ رہی ہے ۔ یہ ان کے روز گار اور ان کے بچوں کے معاش کا ذریعہ تھا ' جب ترقی یافتہ ممالک کے لوگ کچھ آلات یہاں لے آئے اور وہ ہیروئن بنانے لگے ۔ اب آلات ان کے تھے لیکن وہ گلے ہمارے پڑ گئے تو وہاں سے یہ اختلافات پیدا ہوئے کہ تمام پسماندہ ممالک پر ترقی یافتہ ممالک کی طرف سے یہ پابندیاں لگ گئی کہ پوست کی کاشت نہ کی جائے ۔ پوست کی کاشت جب بند ہو گئی تو actually ان لوگوں کے لئے نان نفقہ کی کوئی سبیل ہی نہیں رہی ' اور صاحب چیئرمین ایسا ہوا کہ پھر اس کے بدلے جو ڈالرز آتے تھے اور ترقی کے نام پر وہاں جو روزگار اور جو کام کئے جاتے تھے۔ یعنی ترقی گدون کی ہوتی تھی اور ان کا آفس اسلام آباد میں تھا اور جناب چیئرمین! ایک آدمی کی تنخواہ ماہوار تیس ہزار تھی اور ایک آدمی کی پچاس ہزار تھی۔ اور ترقی گدون کی ہو رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی دفعہ ایک دفعہ نہیں ' کئی دفعہ وہ اٹھے احتجاج میں جلوس نکالے گئے اور وہاں فائرنگ ہوئی اور معصوم لوگ جو ہیں وہ اپنے رزق کی خاطر اپنی ہی زمین کی کاشت کی خاطر شہید کئے گئے اور last جو یہ منصوبہ شروع ہوا ۔ last firing میں بارہ آدمی شہید ہوئے اور چوبیس آدمی زخمی ہوئے جس کیلئے ہم فاتحہ کہنے جا رہے تھے تو ہمیں نظر بند کر دیا گیا ۔ تو اس کے بعد یہ منصوبہ آیا کہ وہیں پر ایک انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی جائے تاکہ ان لوگوں کو روزگار مہیا ہو۔ یہ میں نے آج سنا اپنے سابق فنانس منسٹر اور اپنے بھائی سرتاج عزیز صاحب سے کہ ۸۶ء میں ان کا منصوبہ تھا اگر وہ تھا تو بہت اچھا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ منصوبہ جو انہوں نے شروع کیا اسے بھی ختم کر دیا گیا گیا ۔ تو ۸۸ء میں حقیقت یہ ہے کہ محترمہ بے نظیر صاحبہ کی جب حکومت آئی اسی حکومت نے انڈسٹریل اسٹیٹ کو وہ مراعات دیں کہ اس سے وہ انڈسٹریل اسٹیٹ شروع ہو گئی' رواں ہو گئی اب وہ چند سال نہیں رہے۔ ۹۰ء میں الیکشن کے بعد جب ہم آئے تو اسمبلی میں اور اخبارات میں

روز ایک اشتہار آتا تھا کہ کالا ناگ ہے' کالا ناگ ہے۔ جس پر ہم نے کئی دفعہ اسمبلی میں تقریر کی کہ یہ عجیب منطق ہے کہ یہاں پہ اٹک کے اس پار اگر کارخانہ بند ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ بھئی اس کو کروڑوں روپے معاف کر دو۔ write off کر دو تا کہ نیا بلڈ آ جائے اور کارخانہ چالو ہو جائے۔ یہ ملک کی بھلائی ہے اور وہاں اگر کارخانہ چالو ہوتا ہے تو وہ کالا ناگ ہے اس کا سر کچلنا چاہئیے کیونکہ یہ ملکی مفاد میں ہے - یہ سب کچھ ہوتا رہا اور آج الیاس بلور سے سن کر مجھے تعجب ہوا لیکن یہ حقیقت ہے کہ سرمایہ دار کا کوئی ملک نہیں ہے کوئی اس کی منطق نہیں ہے۔ سرمایہ دار کی وہی منطق ہے جہاں اس کو منافع ہوتا ہے کیونکہ ایک قوم پرست پارٹی کے ناطے سے ان کا ممبر یہاں اگر وہ اس علاقے کا ہے جو کہ ہمارے صوبے میں جسے صوبہ سرحد کے نام سے پکارتے ہیں' وہ پختونو ں کا بے نام صوبہ ہو کہ صوبہ پختون خواہ ہے اس صوبے میں انڈسٹری کا تو نام ہی نہیں ہے۔ جو کچھ ہے وہ بند پڑا ہے۔ اور سرتاج عزیز صاحب نے جو یہ ابھی فرمایا اگر اس پر بھی وہ ۹۰ ، کی اسمبلی میں یہ عمل کرتے تو یہ گدون امازئی کا انڈسٹریل اسٹیٹ جو ہے یہ تباہ نہ ہوتا - اگر ابھی یہ جو میں نے سنا اس میں اگر وہ مراعات بحال رکھتے اور باقی وہ را، میٹیریل کیلئے لیتے لیکن میں نے یہ request اس وقت فلور پر اپنے بھائی سے کی تھی کہ بھئی آپ اس علاقے کے ہیں خدا کیلئے وہاں پر کوئی روزگار نہیں ہے۔ یہ ایک انڈسٹریل اسٹیٹ ہے کہ اب ہو رہی ہے۔ جو پہلے کارخانے تھے وہ تو بند پڑے ہیں۔چارسدہ شوگر مل بند پڑی ہے۔ پیپر مل بند پڑی ہے۔ جوبھی اور کارخانے ہیں وہ بند پڑے ہیں - اسی فیصد کارخانے ہمارے صوبے کے جو ہیں وہ تو بند پڑے ہیں - تو یہ ایک انڈسٹریل اسٹیٹ ہے اس کو آپ بند نہ کریں اور آپ اس سرزمین کے ہیں آپ پر اس کا زیادہ حق ہے۔ پاکستان کے ہم سب ہیں لیکن اس سرزمین کا ہم پر اس مٹی اور اس پانی کا ہم پر سب سے زیادہ حق ہے۔ آج میں حیران ہوتا ہوں کہ الیاس بلور کوشش کرتا ہے کہ انڈسٹریل سٹیٹ گدون کا نہ چلے۔ تو جناب چیئرمین' یہ حکومت جو ہے' محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت' جو ۸۸ ، میں تھی انہوں نے incentives دی تھیں تاکہ وہ چالو ہو جائے اور آج یہ حکومت کے پروگرام میں ہے کہ اس پر غور کرکے ایسے incentives اور ایسی رعائتیں ان کو دیں تاکہ وہ دور دراز علاقہ اور پسماندہ علاقہ ہونے کے سبب وہ سب ملک میں compete کر سکے۔ صاحب چیئرمین ' کراچی کا جو کارخانہ ہے ' لاہور میں جو کارخانہ ہے ' فیصل آباد میں کارخانہ ہے اور اگر گدون میں اسی انداز سے اور اسی شرائط سے وہ کارخانہ لگائے تو وہ کیسے compete کرے گا ؛ تو یہ حکومت جو ہے یہ actively اس پر سوچ رہی ہے کہ ان کارخانوں کے incentives کو بحال کیا جائے اور روزگار بحال کیا جائے - یہ حقیقت ہے

میں بھی ان کو کہتا ہوں کہ اس علاقے کے لوگوں کو جتنا بھی فائدہ پہنچنا چاہئیے تھا وہ نہیں پہنچا لیکن وہ سرمایہ داروں کی سرشت ہے ۔ کہ وہ پیسہ خود لے لیتے ہیں exploitation کرتے ہیں۔ غریب کا خون چوستے ہیں وہ اکٹھا ہوتے ہیں تو اپنے سرمایہ دار کے ساتھ۔ جب تک وہ نظام ختم نہ کیا جائے وہ جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ تو یہ مصیبت توہوگی ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے باوجود وہاں لوگوں کو فائدہ ہوا ہے ' ہزاروں کی تعداد میں ان کو روزگار ملا ہے۔ وہ ہزاروں لوگ جو بے روزگار ہو گئے یہ سب حکومت کی active consideration میں ہے اور انشاء اللہ بہت جلد گدون امازئی کے وہ incentives اور وہ رعائتیں بحال ہوں گی تاکہ وہ انڈسٹریل سٹیٹ جو ہے وہ تباہی سے بچ جائے اور وہ جو صوبہ ہے اس کی بھی کوئی کفالت ہو جائے اور وہ لوگ' پشت با پشت سے جن کی وہ زمینیں تھیں اور اپنی زمینوں پہ ان کی کاشت بند ہو گئی' ان کی بھی خوراک کی کوئی سبیل اور ان کے بچوں کے روزگار کی بھی کوئی سبیل بن جائے تو یہ حکومت کی پالیسی ہے اور انشاء اللہ یہ ہو کر رہے گی اور اس پہمیں فخر ہے اس وقت ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ جناب چیئرمین صاحب' just two minutes

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ I will give you لیکن ایک بات ہے ۔

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Just two minutes not more than that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ایک بات میں کرتا ہوں ابھی قاسم شاہ صاحب نے تھوڑی دیر پہلے اشارہ کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ سلسلہ چل نکلے گا۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ نہیں میں تو صرف دو منٹ میں ایک وضاحت کرتا ہوں ۔ میں mover ہوں سر۔ میں اپنے معزز وزیر صاحب کی تقریر کے متعلق جو انہوں نے سیاسی تقریر کی ہے ان کو بدقسمتی سے علم نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ نہیں میں تو سمجھتا ہوں کہ الیاس بلور صاحب اس ناطے سے کیونکہ اس صوبے سے میرا بھی تعلق ہے میں تو یہ سمجھتا تھا ابھی نئے incentives میں' ہمارے جو پسماندہ علاقے ہیں جیسے کوہاٹ ڈویژن ہو گیا ' جیسے مالاکنڈ ڈویژن ہو گیا' ان لوگوں کو بھی زیادہ مراعات دیں گے۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ جی ہاں ۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بزرگ منسٹر صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی سیاسی اور وہ گیلری کی تقریر تھی ۔ جب ہم فٹ بال کھیلتے

تھے تو بڑی چھلانگ مار کر ہیڈ مارتے تھے ہم ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ایک منٹ ہے آپ ضروری بات کر لیں غیر ضروری بات نہ کریں ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ تو اس پر ہم گیلری شو بناتے تھے ۔ ویسے میرے بزرگ ساتھی نے جو کہا ان کو علم نہیں ہے کہ گدون میں جو انڈسٹریز ہیں آج بھی چل رہی ہیں جو اچھے entrepreneurs ہیں قاسم شاہ جیسے ، سیف اللہ جیسےان کی ملیں متواتر چل رہی ہیں اور ساری ملیں چل رہی ہیں۔ ملیں کوئی بند نہیں۔ میں نے جیسے عرض کیا تھا کہ ملیں صرف وہی بند ہیں جو سیکنڈ ہینڈ مشینری لانے تھے جو صرف لوٹ کھسوٹ کیلئے آئے تھے۔ باقی جو ملیں ہیں آج بھی جا کر کسی سینٹ کے آفیسر کو بھیجئے یا اپنے وزیر قانون صاحب کو بھیج دیجئیے کسی صاحب کو بھیج دیجئیے گا۔ ڈاکٹر عباسی کو بھیجئیے ۔ ساری ملیں چل رہی ہیں جو genuine ملیں ہیں ۔ اور میرے وزیر صاحب کو علم نہیں ہے بدقسمتی ہے تب ہی انہوں نے یہ بات کی ہے۔ ہم پختونوں کے حق کیلئے جان بھی دینے کیلئے تیار ہیں ۔ ذاتی مسائل کیلئے نہیں ۔ ہم نے یہ کہا کہ اگر ان کو پچیس فیصد دیں تو باقی صوبہ سرحد کو بیس فیصد دے دیں ۔ شکریہ جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ یہ متاثرین گدون کی جو ایسوسی ایشن بنی تھی ان لوگوں نے تو یہ کہا تھا کہ یہ تو اب صنعتی قبرستان بن گیا ہے۔ جب انہوں نے withdraw کر لی تھیں ۔ اچھا جی ۔

سید قاسم شاہ ۔ ایک بات میں نے بھی personal explanation پر کرنی ہے ۔ دیکھیں جی دو چیزیں ہیں ۔ ایک ہوتی ہے کاروباری حکومت ، ایک عوامی حکومت ہے۔ عوامی حکومت نے تو ان کو یہ مراعات دی ہیں اور کاروباری حکومت میں یہ مراعات چھینی گئی ہیں ۔ ابھی بھی جو دو معزز سنیٹرز اس کی ترجمانی کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ کاروباری بات ہے تو کاروبار کی بات کاروبار میں ہونی چاہئیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اچھا جی۔ میں معزز اراکین کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے یہ تعاون کیا کہ آج ساڑھے نو بجے تک وہ تشریف فرما ہونے۔ اور مولانا صاحب آپ دیکھ لیں کتنے اچھے حال میں ہیں ۔ آپ ڈھونڈ رہے تھے ہمارے اقبال حیدر صاحب کو۔ تو ماشاء اللہ ہشاش بشاش بیٹھے ہیں ۔ آپ تھوڑی دیر کیلئے ابھی گئے ہوئے تھے ۔ آپ بھی آ گئے ہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ میں بے حال نہیں ہوا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ تو انشاء اللہ کل ساڑھے نو بجے تک کیلئے آج کے اس اجلاس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔ اور کل ساڑھے نو بجے صبح دوبارہ اجلاس شروع کیا جائے گا۔ شکریہ جی۔

(اجلاس کو اگلے روز صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا گیا)

[The House adjourned to meet agein at 9.30 in the morning on Thursday, August 4, 1994.]

PCPPI—4492(97) Senate—04-10-97—180.